WWW.PAKSOCIETY.COM

تم کون پیا!

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ماہا ملک کا ایک اور خوبصورت ناول...... جس میں صرف اور صرف جذبوں کا بیان ہے...... جذبے جو کسی منطق اور دلیل کے محتاج نہیں ہوتے

تم کون پیا؟

مصنفہ: ماہا ملک

علم و عرفان پبلشرز

40-الحمد مارکیٹ، اُردو بازار لاہور

فون: 042-7352332-7232336

نوٹ:

اس ناول کے جملہ حقوق بحق مصنفہ اور پبلشرز (علم و عرفان) محفوظ ہیں۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	....	تم کون پیا......
مصنفہ	....	ماہا ملک
ناشر	....	گل فراز احمد علم وعرفان پبلشرز، لاہور
مطبع	....	زاہدہ نوید پرنٹرز، لاہور
پروف ریڈنگ	....	منصور احمد بٹ
کمپوزنگ	....	انیس احمد
سن اشاعت	....	جنوری 2010ء
قیمت	....	=/250 روپے

......ملنے کے پتے......

علم وعرفان پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40۔ اُردو بازار، لاہور

فون 7352332-7232336

سیونتھ سکائی پبلیکیشنز

غزنی سٹریٹ الحمد مارکیٹ 40۔اُردو بازار لاہور

فون: 7223584 موبائل: 0300-4125230

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

☆......کتابی شکل میں ملنے کے پتے......☆

خزینہ علم وادب الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
کتاب گھر کمیٹی چوک، راولپنڈی
علی سٹیشنرز، حیدری چوک، لالہ موسیٰ
رحمٰن بک ہاؤس اُردو بازار، کراچی
احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
مسٹر بکس سپر مارکیٹ اسلام آباد
مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار، راولپنڈی
گڈ بکس شاپ صدر بازار، راولپنڈی
بختیار سنز قصہ خوانی بازار، پشاور
بنگش بکڈپو اردو بازار، سیالکوٹ
ماڈرن بکڈپو سیالکوٹ کینٹ
کھوکھر بکسٹال مسلم بازار، گجرات
بلال بکڈپو، گجرات
کتاب مرکز امین پور بازار، فیصل آباد
کتب خانہ مقبول عام امین پور بازار، فیصل آباد
شریف سنز کارخانہ بازار، فیصل آباد
کارواں بک سنٹر، ملتان کینٹ
دارالکتاب کالج روڈ، لیہ
الیاس کتاب محل کچہری بازار، جڑانوالہ
ڈار برادرز تحصیل بازار، جہلم
جالندھر بکڈپو، ڈسکہ
یونائیٹڈ بک ہاؤس، کچہری روڈ، منڈی بہاؤالدین
شاکلہ بک ایجنسی محلہ چوہدری پارک، ٹوبہ ٹیک سنگھ
میاں ندیم مین بازار، جہلم
اسلامی کتب خانہ، حافظ آباد
کارواں بک سنٹر، بہاولپور
گلیکسی بکس، خان آرکیڈ، کچہری روڈ، سرگودھا
السنور بک کارنر محمدی پلازہ، میر پور آزاد کشمیر

مکتبہ قابل اردو بازار، لاہور
کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور
فہیم بکڈپو، راجپوت مارکیٹ اردو بازار، لاہور
اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک راولپنڈی
فضلی سنز اردو بازار، کراچی
ویلکم بک پورٹ اُردو بازار، کراچی
کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
سعید بک بنک اسلام آباد
کیپٹل بکڈپو، اردو بازار، راولپنڈی
سعید بک بنک، پشاور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار، پشاور
حافظ بک ایجنسی اقبال روڈ، سیالکوٹ
بک سنٹر اردو بازار، سیالکوٹ
پنجاب بکڈپو سرکلر روڈ، گجرات
سلطان بک پیلس، گجرات
فائن بکس امین پور بازار، فیصل آباد
نیو مکتبہ دانش امین پور بازار، فیصل آباد
مقبول بک ایجنسی چوک پاک گیٹ، ملتان
الکریم نیوز ایجنسی، اوکاڑہ
چوہدری بکڈپو مین بازار، دینہ
عمر بک سنٹر جی ٹی روڈ، سرائے عالمگیر
شکیل بکڈپو، سمندری
مسلم بک لینڈ، بینک روڈ، مظفر آباد
نیو وہاڑی کتاب گھر، جناح روڈ، وہاڑی
بلال کاپی ہاؤس لیاقت روڈ، میاں چنوں
نیو نفیس بکڈپو مین بازار، میانوالی
خالد کتاب محل، سیالکوٹ روڈ، اگوکی
پاکستان بکڈپو مین بازار، جلال پور جٹاں
جہلم بک کارنر، جہلم
منور بک ڈپو گجرات

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پیش لفظ

''تم کون پیا'' میرا نیا ناول آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس ناول کو لکھنے کا مقصد شاید لفظ ''عورت'' کی تشریح کرنا ہے۔

عورت جو بیٹی ہے تو ماں باپ کے لیے سکون اور ٹھنڈک کا احساس ہے۔

بیوی ہے تو شوہر کی راہ کے تمام کانٹے اپنے آنچل میں سمیٹ کر اپنی ہستی میں کھلے ہوئے سارے پھول وپھل اس کی راہ میں بچھا دینے کی قائل۔

بہن ہے تو ایک دلی، روحانی، اخلاقی سہارا اور ماں ہے تو عظمت کا ایسا احساس کہ خدا کا گمان ہونے لگے۔

میں نے اس سادی سی کہانی میں صرف اور صرف جذبوں کا بیان کیا ہے۔جذبے جو کبھی کسی منطق اور کسی دلیل کے محتاج نہیں ہوتے۔

آخر میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہوں گی کہ یہ ناول مکمل اور اصلی ہے۔علم عرفان پبلشرز کے علاوہ جس پبلشرز نے یہ ناول چھاپا ہے۔وہ نامکمل اور جعلی ہے۔اس ناول کے حقوق میں نے تین سال کے عرصہ کے لیے گلفراز صاحب، علم وعرفان پبلشرز کو تفویض کیے ہیں۔ اور وہی اسے چھاپنے کے مجاز ہیں۔

ناول پڑھ کر اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیں تو درج ذیل ای میل پر لکھ بھیجیں۔آپ کی محبتوں اور عنایتوں کی مقروض۔

ماہا ملک

mmwr@hotmail.com

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انتساب!

محمد احمد کے نام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

http://kitaabghar.com

تم کون پیا......

پوچھے ہے جیا
تم کون پیا؟
یوں دور کھڑے
کیا سوچا کیے؟
ہر سانس میں ہیں
صدیوں کے گلے
سینے میں چھپا کر
ہم تو چلے......
کس اوک چلے
کیا تم کو پتا......

شیشے کی دیوار کے پار نظر آتا وہ وجود ساکت وصامت تھا......نہ سینے سے سانسوں کے اتار چڑھاؤ کا پتہ چلتا تھا نہ پلکوں کی کسی مدھم جنبش سے کوئی در امید وا ہوتا تھا!

سسٹر مختلف مشینوں پر آتی ہوئی ریڈنگ لے کر باہر نکلی تو وہ پرائے معلوم ہوتے قدموں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھا......شیشے کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اس نے دباؤ ڈالنا چاہا......اس کے ہاتھ کپکپائے......اسے احساس ہوا، وہ اندر جانے کے خیال سے جیسے ڈر سا رہا تھا......کیوں؟ ایسا کیوں تھا؟ وہ نظریں، جن سے نظر ملانے کی وہ تاب نہ رکھتا تھا، بند تھیں......وہ لب......جن کی گویائی سے وہ خوفزدہ تھا......خاموش تھے! وہ چہرہ......اپنے اتار چڑھاؤ کھو کر بالکل بے تاثر تھا......پھر بھلا وہ کس بات سے خوفزدہ تھا؟

آہستگی سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا......گھسٹتے قدموں سے آگے بڑھا......اس کی نظر فولڈنگ بیڈ کی سلاخوں سے نظر آتے ان پیروں پر پڑی......لحہ بھر کے لیے اس کا دل ٹھہر سا گیا وہ پیر بالکل سفید رنگ کے تھے......جیسے ان میں دوڑتا لہو نچوڑ لیا گیا ہو......سفید، سپاٹ تکوے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کفن سے جھانکتے معلوم ہوتے تھے......اس کے دل کو نجانے کیا ہوا......وہ آگے بڑھا اور اس نے ان پیروں کو تھام لیا......پھر جھک کر اپنے لب ان پر رکھ دیے!

''اب آئے ہو!''

وہ چونکا......ہڑبڑایا......اس نے ان بند پلکوں، ساکت لبوں اور بے تاثر چہرے کو دیکھا......پھر بے حس مشینوں پر دوڑتی نامرادی ریڈنگز پر نظر ڈالی......خاموش کھڑی مگر ناظر دیواروں کو دیکھا......پھر ایک گہری سانس بھری۔

''آ تو گیا نا......''اس کی آنکھ سے آنسو سا بہہ نکلا''صبح کا بھولا اگر شام کو لوٹ آئے......''

''شام؟''وہ ہنسی''یہاں تو......اندھیری رات اتر آئی ہے......اور اندھیری رات کے لیے ہر چہرہ اجنبی......بھولا بھٹکا!''

''تم آنکھیں کھول دو......''وہ ملتجی ہوا''ہزار ہا ستارے چمک اٹھیں گے......تم مسکرا دو......یہاں سے وہاں تک دیے ہی دیے چراغاں کریں گے......ایک بار......بس ایک بار......''

''یہی تو مقامِ بے بسی ہے......زندگی......بس''ایک بار''ہی تو ہے......اس میں تکرار کی خو کہاں؟''

کیسا بے رحم جواب تھا! وہ ڈر گیا......اس نے ان ٹھنڈے، سفید پیروں کو اور مضبوطی سے تھاما''میں......میں نہیں جانے دوں گا تمھیں......''وہ بڑبڑایا۔

''میں نے بھی تو......ایک دن......یونہی......تمھارے پیر تھام کر روکا تھا تمھیں......بھول گئے؟''

اس کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔احساسِ بے بسی رگ رگ میں سرایت کرنے لگا۔

''میں تو مرد تھا نا......''وہ سامنے والی دیوار کو تکنے لگا''کیسے رکتا؟مرد کو رکنا نہیں آتا......پلٹنا آتا ہے......شرمسار ہو کر......''

''میں شرمسار نہیں ہوں......اور......پلٹنا میرے بس میں نہیں ہے......''

''اتنی......کٹھور نہ تھیں!''اس کا دل شکوہ کناں ہوا۔

''میں کیا ہوں......میں کیا تھی......مجھے تو کچھ یاد نہیں پڑتا......ہر طرف دھند ہی دھند ہے......میں دھند میں آگے بڑھ رہی ہوں......میری آنکھیں اسی دھند سے مانوس ہونے کی کوشش کر رہی ہیں......پیچھے مڑ کر دیکھتی ہوں تو اندھیرا ہی اندھیرا ہے......اندھیرا ہی اندھیرا......ہاں ایک چمکیلی سی صبح......دور کھڑی مسکراتی ہے......ہاتھ ہلا ہلا کر الوداع کہتی ہے......میرا جی کرتا ہے میں ایک گھڑی کو رکوں اور غور سے اس صبح کو دیکھوں......لیکن......لیکن میں رک نہیں سکتی......کوئی میرا ہاتھ پکڑے جیسے بادلوں میں محوِ پرواز ہے......مجھے مڑ کر......بس ایک بار......اس چمکیلی صبح کو یاد کر لینے دو!

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پوچھے ہے جیا

تم کون پیا؟

سانسوں میں گھلے

یوں ہم سے ملے

آنکھوں کے دیے

تم سے ہیں جلے

یہ پیت سدا

روشن ہی رہے

میں نے یہ جنم

تیرے نام کیا......

بند پلکوں پر بہت خوبصورت، چمکیلی صبح نے دستک دی تھی! اس نے دھیرے سے پلکیں کھولیں۔ نظر یہاں سے وہاں تک خوبصورتی سے سجی ہوئی چھت سے جا ٹکرائی! اس کا دل دھڑک کر رہ گیا! گزری ہوئی رات کے خیال نے جیسے چٹکی سی بھری تھی...... بمشکل ذرا سی گردن گھما کر اس نے دیکھا...... زرباب اس کے بالکل برابر میں بے خبر سویا ہوا تھا...... علمہ کے لبوں پر شرمیلی مسکان سج گئی۔ نظروں نے فوراً ہی رخ بدلا پھر اسے خیال آیا! اس نے بھلا کب زرباب کو غور سے دیکھا تھا؟ نسبت طے ہونے کے بعد سے شادی کے دن تک جب بھی سامنا ہوا، وہ نظریں اور سر دونوں کو جھکا کر گزر گئی تھی! گزری ہوئی رات بھی نگاہوں کے سامنے شرم و حیا کا دبیز پردہ پڑا رہا تھا...... اب پہلی بار ایسا تھا کہ زرباب کی آنکھیں بند تھیں اور علمہ کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اس نے پھر چوری چوری گردن پھیر کر دیکھا...... چند لمحے دیکھتی رہی...... گھنے براؤن بالوں اور گندمی رنگت کے ساتھ وہ ایک اچھی شکل وصورت کا مالک تھا۔ گرمی کا آغاز تھا۔ اسی لیے وہ بنیان پہنے ہوئے تھا، اس کی سلیپنگ سوٹ کی شرٹ بے پروائی سے سامنے والے صوفے پر پڑی ہوئی تھی۔ بنیان سے جھانکتا اس کا فراخ سینہ اور مضبوط بازو بے حد خاموشی سے علمہ کو ایک طاقتور سا احساس بخش رہے تھے۔ ایک باوقار، مضبوط شخص اس کا بن گیا تھا۔ وہ کسی مہربان سائبان کے نیچے پناہ گزین ہو گئی تھی......

زرباب نے کروٹ لے کر آنکھ کھولی تو علمہ اس کی جانب کروٹ لیے، ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے بڑی محویت سے اسے تک رہی تھی۔ ایک بے ساختہ مسکراہٹ صبح کا پہلا تحفہ بن کر اس کے لبوں کو چھو گئی...... علمہ بری طرح سے جھینپ گئی تھی...... اس نے رخ موڑنا چاہا لیکن زرباب کے مضبوط بازو نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔

"اب کیوں شرماتی ہو؟" وہ بھاری آواز اور مخمور لہجے میں بولا تھا، "تمہیں کیا صرف میری آنکھوں سے شرم آتی ہے؟"

علمہ کا سانس سار کنے لگا...... سجی ہوئی چھت مسکرانے لگی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"میں......واش روم جاؤں......اس سے پہلے کہ کوئی آئے......"

"بند کمرے میں کون آ سکتا ہے؟" وہ اس کی بے بسی سے لطف اندوز ہونے لگا۔

"کسی نے......دروازہ بجایا تو......"

"بے وقوف! نئے دولہا دولہن کا دروازہ اتنی جلدی کوئی نہیں بجایا کرتا......" یہ اندیشہ بھی مسترد کر دیا گیا۔

"میں......کھڑکی کھول دوں......گرمی ہو رہی ہے!" اس نے زرباب کے مضبوط بازو تلے دبا اپنا آپ چھڑانا چاہا۔

"کھڑکی کھولو گی تو صبح اندر آ جائے گی......میں چاہتا ہوں ابھی کوئی بھی اندر نہ آئے!"

علمہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ وہ شرارت سے مسکرا رہا تھا!

"صبح نے تو اندر آنا ہی ہے......آپ کھڑکی بند رکھیں گے تو وہ درزوں سے گھس آئے گی......" وہ زیرلب مسکرا کر بولی۔

"جانتی ہو علمہ......یہ صبح......مجھے اپنی دشمن معلوم ہو رہی ہے......بھلا یہ آج اتنی جلدی کیوں چلی آئی......کیا اسے بھی تمہارا یہ بکھرا بکھرا روپ دیکھنے کی جلدی تھی!" اس نے علمہ کی ایک لٹ کھینچتے ہوئے پوچھا۔

علمہ نے اس کا لٹ کھینچتا ہوا ہاتھ محبت سے تھام لیا۔

"جانتے ہیں زرباب! مجھے آج کی صبح بہت خوبصورت لگی! نئی نویلی، چمکیلی......سجی بنی......صبح......ورنہ صبح کا چہرہ تو بہت سادہ اور مدھم مدھم سا ہوتا ہے......آہستہ آہستہ اجاگر ہوتا ہے......لیکن آج کی صبح بہت مختلف ہے......میری آج تک کی ہر صبح سے مختلف......"

زرباب نے آہستگی سے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"تم نے اپنے رات کے روپ کی چمک اس صبح کو بخش دی ہے علمہ......تم بکھری ہو تو صبح نکھری ہے!"

علمہ سے کچھ بولا نہ گیا۔ اس کی آنکھیں ذرا ذرا سی پھیل گئیں......حیرت سے وہ ایک ٹک اس شخص کو دیکھنے لگی جو چند لمحوں میں اپنا بنا تھا اور چند گھنٹوں میں اس کی پوری زندگی پر کسی آسمان کی طرح محیط ہو گیا تھا۔ وہ ایک ٹک اسے دیکھتی گئی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

"آپ کو......" اس کے لبوں نے جنبش کی۔

"ہمیشہ ایسے ہی دیکھتی رہو گی نا؟"

"آپ سامنے سے نہ ہٹیں......میں دیکھتی رہوں گی!"

"میں سامنے سے ہٹ جاؤں تو بھی مجھے ہی دیکھتی رہنا علمہ......"

وہ فرط جذبات میں قریب ہونا چاہتا ہی تھا کہ دروازے پر دستک نے ان کے مابین قائم ہوئی شدت پر ضرب سی لگائی۔

زرباب چونک کر سیدھا ہوا۔ علمہ اچھل کر بیٹھ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''دروازہ کھولو......'' زرباب نے اسے ٹہوکا دیا۔

''نہیں آپ کھولیں......'' وہ اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔

زرباب اٹھا اور لپک کرواش روم میں گھس گیا۔علمہ نے بند دروازے کو گھورا پھر جلدی سے اٹھ کر کنڈی گرائی۔باہر اس کی ساس کھڑی تھیں۔ علمہ کو بے حد و حساب شرم آئی۔ بھلا ایسے موقعوں پر ساسیں آنا کہاں پسند کرتی ہیں۔وہ کسی ملازم یا پھر لڑکی کی ہم عمر کسی لڑکی کو بھیجتی ہیں۔لیکن شرافت بیگم سیدھی اندر گھستی چلی گئی تھیں۔کمر پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے کمرے کا جائزہ لیا۔علمہ مزید پانی پانی ہوئی۔پھر انہوں نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔

''نیچے ناشتہ تیار ہے۔''

''جی......جی آنٹی......ہم لوگ ابھی آتے ہیں......'' مارے گھبراہٹ کے اس کا سانس پھولنے لگا۔

''آنٹی نہیں امی کہو......'' ان کا لہجہ محبت بھرے اصرار سے عاری، حاکمیہ تھا۔

''جی......جی امی......'' اس نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔

انہوں نے ایک نگاہ اس کے سفید پڑتے، خوبصورت چہرے پر ڈالی پھر پلٹ گئیں۔جاتے ہوئے انہوں نے چوپٹ دروازے کو بند کرنے کی زحمت محسوس نہ کی تھی۔

ان کے چلے جانے کے بعد علمہ کچھ دیر یونہی کھڑی رہی۔زرباب سے ملاقات جس قدر دلکش اور خوشگوار تھی، شرافت بیگم سے اتنی ہی روکھی، اور بدمزہ۔اس کے نازک، نفیس جذبات پر چوٹ سی لگی تھی۔سجی سنوری صبح نے جیسے ٹیکا اتار کر ایک طرف رکھ دیا تھا۔

زرباب بالکل فریش ہو کر، چٹے سفید تولیے سے سر رگڑتا باتھ روم سے برآمد ہوا تو علمہ گم صم سی تھی۔زرباب نے تولیہ اس پر پھینکا تو وہ بری طرح سے چونکی۔زرباب کی شوخ مسکراہٹ کے جواب میں اس نے ذرا سا مسکرانے کی بھی کوشش کی پھر تولیہ کرسی کی پشت پر پھیلانے لگی۔

''دروازے پر کون تھا؟'' زرباب بالوں میں کنگھا پھیرنے لگا۔

''امی!''

زرباب نے مڑ کر اسے حیرت سے دیکھا۔

''آپ کی امی!'' علمہ نے اس کی حیرت کو سمجھتے ہوئے وضاحت کی۔''اب تو میری بھی امی ہیں نا!'' زرباب کی آنکھوں میں خوشی کے ستارے جھلملائے۔علمہ لمحہ بھر میں اس گھر میں اپنا مقام سمجھ گئی۔

''گریٹ!'' زرباب نے اسے شانوں سے تھام لیا۔''بالکل ویسی ہو جیسی میں نے چاہا۔''

''آپ مجھے......بن چاہے ہی مل گئے!'' اس نے سر جھکا لیا۔

''بن چاہا تو کہہ دیا......اب ان چاہت مت کہہ دینا!''

''کیسی باتیں کرتے ہیں!'' وہ ہنس پڑی۔''اچھا اب آپ نیچے جائیں۔امی کہہ گئی ہیں، ناشتہ تیار ہے''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ دونوں ساتھ ہی چلیں گے!"

"دیر ہوگئی تو شاید امی مائنڈ کریں!" اسے امی کی نیچر سمجھنے میں وقت نہ لگا تھا۔

"شاید نہیں وہ یقیناً مائنڈ کریں گی!" زرباب ہنس دیا، "لیکن ہم دیر کیوں کریں...... تم پانچ منٹ میں نہاؤ اور پانچ منٹ میں تیار ہو جاؤ...... دس منٹ کا مارجن تو مل سکتا ہے ہمیں!" علمہ نے حواس باختہ سی ہو کر گھڑی کو دیکھا۔

"جلدی کرو...... ایک منٹ تو یہیں ہو گیا!" زرباب نے اس کی صورت سے حظ اٹھایا۔

علمہ گھبراہٹ میں گیلا تولیہ ہی اٹھا کر واش روم میں گھس گئی!

☆

علمہ کو احساس ہوا تھا کہ اس کا اندازہ درست تھا! ایسی چمکیلی، سجی سنوری، بے فکر، مستِ خرام صبح زندگی میں بس کبھی کبھی ملتی ہے...... جب آنکھ کھلنے پر بھی حقیقتیں اس سجی ہوئی چھت کی طرح لگتی ہیں...... دور اور خوبصورت...... مسکراتی ہوئی...... ایسی صبح کے شام ہوتے ہی...... چھت تو شاید سجی ہی رہتی ہے لیکن حقیقتیں ساری چمک دمک اتار پھینکتی ہیں۔ گرہستی کی کشتی میں سوار علمہ کو وہ حسین صبح کسی مانوس کنارے کی مانند لگی...... آہستہ آہستہ دور جاتی ہوئی۔

زرباب کی چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں۔ اسے آفس جانا تھا، علمہ اس کی شرٹ بہت احتیاط سے پریس کر رہی تھی تبھی اس کی ساس نے غیر محسوس سے انداز میں ایک بڑی سی گانٹھ اس کے قریب رکھ دی۔ علمہ ان کی آمد پر ہمیشہ چونک کر سہمتی تھی اور سہم کر چونکتی تھی۔

"یہ کپڑے......" وہ قدرے نرمی سے بولیں، "شادی کے دنوں میں جمع ہو گئے تھے...... ماسی دھو کر گئی ہے...... استری تمہیں کرنا ہے!"

"جی!" علمہ نے پہلے بول کر بعد میں اس گانٹھ کی جانب دیکھا۔ اسے چکر سا آ گیا۔ اتنے ڈھیر سارے کپڑے استری کرنے کا اس نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا۔

اس نے ان سے پوچھنا چاہا کہ کیا وہ سارے کپڑے ایک ساتھ استری کرنے ہیں یا آیا وہ انہیں چند دن لگا کر بھی استری کر سکتی ہے، لیکن اس سے پیشتر ہی وہ وہاں سے جا چکی تھیں۔ علمہ نے گھڑی کی جانب دیکھا پھر اس گانٹھ کی جانب جس میں سے جھانکتے مختلف النوع کپڑے بتا رہے تھے کہ وہ مختلف النوع افراد کے ہیں...... اس نے زرباب کی شرٹ ہینگر میں لگا کر گٹھڑی کھولی۔

بے تحاشا کپڑے یہاں سے وہاں بکھر گئے۔ اس میں شرافت بیگم، ثوبیہ، عارف اور زرباب کے کم از کم مہینے بھر کے کپڑے بندھے ہوئے تھے۔

زرباب اسے تیار ہونے کے لیے کہہ گیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ آفس جانے سے قبل وہ علمہ کو اس کے میکے بھی لے جائے اور وہ ڈنر بھی کہیں باہر کریں۔

"بھابی......" عارف اچانک کہیں سے برآمد ہوا تھا، "میری شرٹیں سب سے پہلے پریس کریں...... کل سے میں بھی آفس جاؤں گا...... اور

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میری الماری میں ایک بھی شرٹ نہیں ہے!"

علمہ نے اثبات میں سر ہلایا اور کپڑوں کے اس ڈھیر سے شرٹیں علیحدہ کرنے لگی۔

زرباب آیا تو وہ مردانے کپڑے تقریباً ختم کر چکی تھی لیکن ابھی زنانہ کپڑوں کا ڈھیر ہنوز غرار ہا تھا۔علمہ نے دوپٹے کے پلو سے چہرہ پونچھا۔چھت کا پنکھا کسی شرابی کی مانند جھومتے ہوئے گنگنا رہا تھا۔نیچے کی منزل پر گھٹن اور گرمی بہت زیادہ تھی۔علمہ کا کمرہ چھت پر تھا اس لیے اسے اب تک اس قیامت خیز گرمی کا احساس نہ ہوا تھا۔دوپہر کا کھانا بنا کر وہ اوپر چلی جاتی تھی۔نہا دھو کر رات تک کے لیے فریش ہو جایا کرتی تھی۔آج کا روٹین خاصا مختلف تھا۔اب شاید یہی روٹین فالو کرنا تھا علمہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"جی......وہ میں یہ......"

شرافت بیگم اپنے کمرے سے نکلی تھیں۔

"کیا بات ہے زرباب!"

"کچھ نہیں امی جی......" زرباب کا لہجہ موسم بدلنے لگا، "میں سوچ رہا تھا علمہ کو اس کے ابو سے ملا لاؤں کل سے آفس جانا ہو گا......پھر شاید کافی دن وقت نہ ملے......"

"اچھا......ہاں......ٹھیک ہے......" وہ سوچ سوچ کر بولیں، "علمہ اب بس کرو......نہا دھو کر تیار ہو جاؤ......یہ کام کوئی ایسا ارجنٹ تو نہیں ہے......بعد میں ہوتا رہے گا......"

"جی!" کھڑے کھڑے اس کی ٹانگیں شل ہو گئی تھیں۔اس نے استری کا پلگ نکالا اور ایک نظر اس انبار پر ڈالی جو تہہ بہ تہہ ڈیڑھ دو گز لمبا ہو گیا تھا۔پھر اس نے پلٹ کر زرباب کو دیکھا نجانے کیوں اس کے دل میں خواہش سی ابھری کہ زرباب بھی اس کی اس محنت شاقہ کو ایک نگاہ دیکھے۔اسے سراہے......اس کے شانوں کو پیار سے تھپتھپا دے تو مست خرام لہروں کی مانند دور تک پھیلتی تھکن اس کے پیار بھرے لمس سے ٹکرا کر دم توڑ دے......

زرباب اس کی جانب متوجہ نہ تھا۔وہ اپنی ماں کے قریب کھڑا نجانے کن مسائل کی بابت بہت توجہ اور دھیان سے سن رہا تھا۔

علمہ تھکے تھکے قدم اٹھاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔پھر کپڑوں کا انتخاب کرتے ہوئے، نہاتے ہوئے وہ اپنے سابقہ گھر کے متعلق سوچتی رہی......اپنے بوڑھے، ریٹائرڈ باپ کے متعلق، اپنی دو چھوٹی بہنوں کے متعلق...... جو ابھی قدرے نادان اور گھر داری کی الجھنوں سے کچھ دور دور تھیں......نجانے اتنے دنوں میں انہوں نے کیا کچھ سیکھ لیا تھا! مہمانوں کی آمد پر وہ دونوں ہی اکثر گھر کے مختلف گوشوں میں چھپ جایا کرتی تھیں......اب تو علمہ ہی ایک مہمان بن کر وہاں جا رہی تھی۔نجانے اب مہمانوں سے ان کا رویہ کیسا ہوتا تھا! بوڑھے باپ کا خیال آنے پر اس کی آنکھوں کی نمی بہتے پانی میں مل کر کہیں بہہ گئی......نجانے وہ دونوں ان کا خیال رکھتی بھی تھیں یا نہیں!

یونہی مختلف خیالوں کی رم جھم میں وہ تیار ہوئی۔زرباب دروازہ کھول کر اندر آیا۔اپنی رو میں بھٹکتی علمہ نے اس کے چہرے کی جانب نہ دیکھا تھا۔وہ کافی پریشان سا لگتا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پھر وہ آہستگی سے کھنکھارا۔ علمہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ زرباب کے چہرے پر سنجیدگی اور ماتھے پر سوچ کی لکیر تھی۔ علمہ ڈر سی گئی۔ شاید دیر ہو جانے پر زرباب خفا تھا۔ زرباب کی خفگی کے خیال سے اس کا دل بیٹھنے لگا۔

''میں تیار ہوں بس......'' وہ بے ساختہ ہی کھڑی ہو گئی۔

''ہوں!'' زرباب دیر سے متوجہ ہوا پھر اس نے علمہ کو غور سے دیکھا۔ اس کی نظروں کے سامنے بھی سوچ کا پردہ سا تنا ہوا تھا۔

''کیا بات ہے زرباب!'' علمہ اس کے قریب ہوئی، ''آپ کچھ پریشان سے لگتے ہیں!''

''علمہ......'' وہ جیسے کچھ کہنے کی ہمت باندھ رہا تھا۔ ''تمہاری سلامی میں کتنے پیسے جمع ہوئے ہیں؟''

''تقریباً آٹھ ہزار......'' اس نے رقم گن کر ہی رکھی تھی۔

''ہوں!''

''آپ کو رقم چاہیے زرباب؟'' علمہ نے مسکرا کر زم، مہربان لہجے میں پوچھا

زرباب نے کچھ چونک کر اسے دیکھا۔ علمہ کے لہجے نے اس کی مشکل کو آدھا حل کر دیا تھا۔

''وہ......دراصل......عارف پرائیویٹ ایم بی اے کر رہا ہے نا۔ اس کی فیس جمع کروانی ہے شادی کی وجہ سے گھر میں خرچا اتنا ہو گیا کہ......''

جتنی دیر میں وہ اپنی بات مکمل کرتا اتنی دیر میں علمہ نے ڈریسنگ ٹیبل کی اوپری دراز کھول کر لفافہ نکالا تھا۔

''یہ لیں......'' اس نے لفافہ اس کی جانب بڑھایا۔

زرباب کی آنکھوں میں پھر وہی الوہی چمک کا لمحہ لہرایا جسے دیکھنے کی خواہش میں علمہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔ لفافہ تھامنے کے بجائے اس نے علمہ کو تھام لیا۔

''جانتی ہو علمہ......جب میں نے پہلی بار تمہیں دیکھا تھا......تو کیا سوچا تھا؟''

علمہ بھلا کیا جانتی تھی......وہ خاموشی سے اس کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھتی رہی۔

''میں نے سوچا تھا......اس لڑکی کا نام ضرور......''شانتی'' ہو گا!''

علمہ کو ہنسی آ گئی......پھر بمشکل اس نے اپنی ہنسی پر قابو پایا تھا۔

''کیوں......میں کیا کسی مندر کی گھنٹی بجا رہی تھی؟''

زرباب بھی بے اختیار ہنس دیا۔

''نہیں جناب......تم میرے دل کی گھنٹی بجا رہی تھیں......ٹن ٹن ٹن......اور اس سریلی گھنٹی کی آواز سے میرے رگ و پے میں سکون و شانتی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔''

اس نے علمہ کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر رکھ لیا۔ اس کی بے ساختہ محبت کا اظہار علمہ کو جیسے مبہوت کر دیا کرتا تھا۔ وہ اس کی کشادہ آنکھوں

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں سمٹ کر خود کو دیکھنے لگی۔

تبھی دروازے پر زوردار دستک ہوئی......علمہ سہم کر زرباب سے علیحدہ ہوئی۔

"بھائی......" باہر عارف تھا جس نے دروازے پر اتنے زور سے ہاتھ مارا تھا، "میرے دوست کھڑے ہیں باہر......امی نے کہا ہے میں آپ سے فیس کے پیسے لے لوں!"

"ہاں......آتا ہوں......" زرباب نے علمہ سے لفافہ لیا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔

علمہ گہری سانس بھر کر چادر اوڑھنے لگی۔

دونوں بائیک پر سوار، تیس پینتیس منٹ میں ہی علمہ کے میکے جا پہنچے تھے۔ علمہ گھر میں داخل ہوئی تو صحن میں بندھی الگنی پر لٹکتے تولیہ سے وقار صاحب ہاتھ پونچھ رہے تھے۔

علمہ کو دیکھ کر ان کی بوڑھی، اداس آنکھوں میں زندگی آ گئی۔

علمہ دوڑ کر ان سے لپٹ گئی۔

"ابو جی......" نجانے کہاں سے دو آنسو چپکے سے نکلے اور وقار صاحب کی قمیض میں جذب ہو گئے۔

انہوں نے محبت سے اس کا ماتھا چوما پھر زرباب کو دیکھ کر جیسے کسی خواب سے جاگے۔

"ارے بھئی زرباب میاں......آئیں آئیں......خوش آمدید......"

وہ آگے بڑھ کر بہت پرجوش انداز میں زرباب سے ملنے لگے۔ اندر سے علمہ کی چھوٹی بہنیں ارما اور سیما بھی نکل کر آ گئیں۔ وہ دونوں علمہ سے لپٹ گئیں۔ چھوٹے سے آنگن میں خوشی رونق بن کر پھیل گئی۔

گرمی کی مناسبت سے صحن میں ہی کرسیاں لگا لی گئیں۔ علمہ کو یہ دیکھ کر بے حد و حساب خوشی ہوئی کہ بے پروا اور کھلنڈری صفت ارما اور سیما اس کے اس گھر سے جاتے ہی "فارم" میں آ گئی تھیں......انہوں نے نہ صرف پورا گھر چمکایا ہوا تھا بلکہ نہایت مزیدار سا کھانا بھی تیار تھا۔

ہر چند کہ ان دونوں نے ڈنر کہیں باہر کرنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا لیکن ارما اور سیما کے معصوم اصرار کے سامنے وہ دونوں ہی 'نہ' نہ کر سکے۔

سو کرسیوں کے بیچ میز لگا کر، فرائی بھنڈیاں اور شاہی دال مزے لے لے کر کھائی گئیں......بہنوئی سے تکلف برتتے ہوئے انہوں نے فریز کیے ہوئے چکن کباب اور چیز بالز بھی فرائی کر لیے تھے۔ کھانے کے بعد آئس کریم اور چائے کا دور چلا۔ "باجی......شادی کے گفٹس آپ یہیں چھوڑ گئی تھیں......ہم لوگوں نے کھول کر دیکھ بھی لیے......" سیما نے چائے کے برتن سمیٹتے ہوئے اسے بتایا

"اچھے ہیں؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا "کیا کیا نکلا؟"

"چند ایک اشیاء تو بہت خوبصورت ہیں......وہ آپ اپنے ساتھ لے جائیں......جو یونہی خوامخواہ کا ٹرخاوا ہے......وہ ہم دونوں نے رکھ لیا ہے......" ارما نے سیما کو شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ تینوں ہنس پڑیں......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زرباب وقار صاحب کے ساتھ مصروف گفتگو تھا۔ علمہ، سیما اور ارما کے ساتھ اندر کمرے میں چلی آئی......اس کی نظریں بلا ارادہ اس پلنگ سے الجھیں جو شادی سے پہلے اس کا تھا......جس پر اس نے اپنی زندگی کے کتنے ہی ماہ و سال دھنک رنگ خوابوں کو اپنے ساتھ سلایا تھا......وہ آگے بڑھ کر اسی پلنگ پر بیٹھ گئی......اسے بہت اچھا محسوس ہوا۔ سیما اور ارما الماری سے چیزیں نکال رہی تھیں۔ زیادہ تر اشیاء آرائشی تھیں۔ کمرے کی سجاوٹ کے لیے مختلف وال ہینگنز اور ڈیکوریشن پیسز......علمہ کو احساس ہوا کہ اس کا کمرہ ان چیزوں سے قطعاً عاری تھا۔ اس کی وہاں آمد سے قبل کسی کو اس کا کمرہ سجانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی۔

وہ تمام اشیاء کو بغور دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ کون سی چیز لے جا کر اپنے خوابوں کے مسکن کو سجائے......تبھی ارما نے ایک ڈبہ اس کے سامنے کر دیا۔

''خاص الخاص......آپ کے لیے!''

علمہ نے چونک کر دیکھا......ڈبے میں ایک بہت خوبصورت، بہت قیمتی، بہت نازک سی رسٹ واچ تھی۔

''یہ آپ کے لیے......رامش بھائی کا تحفہ!''

''علمہ کا دل یوں دھڑکا جیسے اس نے کوئی چوری کی ہو......اس نے ہاتھ مار کر 'کھٹ' سے باکس کو بند کر دیا۔

''باجی......کل بھی رامش بھائی آئے تھے......اتنے کمزور ہو رہے تھے جیسے بیمار ہو گئے ہوں......وہ آپ سے بہت......''

''شش......'' علمہ نے سیما کو بری طرح گھورا، ''چپ ہو جاؤ!''

''علمہ......'' زرباب کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا، ''اب گھر چلیں؟ ساڑھے بارہ بج گئے ہیں......''

''جی......جی......'' علمہ کو احساس ہوا کہ کمرے میں گھٹن اور گرمی تھی۔ اس کا دم گھٹنے لگا تھا......وہ چادر کے پلو سے ماتھا پونچھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

''باجی......یہ گفٹس؟'' ارما نے جلدی جلدی بڑے شاپر میں سب اشیاء ڈالنا شروع کیں۔ ''اب نجانے کتنے دن بعد آئیں گی آپ......''

زرباب مڑ گیا تھا۔ علمہ اس کے پیچھے لپکی......ارما شاپر اٹھائے علمہ کے پیچھے۔

علمہ نے دیکھا، سب سے اوپر رسٹ واچ کا باکس تھا! اسی لمحہ زرباب نے بائیک بڑھائی تھی......زوردار جھٹکے سے علمہ اچھل کر رہ گئی۔ اس نے شاپر کو مضبوطی سے تھاما، اسے لگا جیسے شاپر میں رکھے اس باکس نے چپکے سے اس کا ہاتھ تھام لیا ہے۔

''ڈرو مت......میں تمھارے ساتھ ہوں......''

علمہ نے مزید ڈر کر زرباب کے شانے کو مضبوطی سے تھام لیا۔

''خوش ہو؟'' باکس نے اس کے ہاتھ پر گرفت اور مضبوط کی۔

''ہاں......بہت!'' وہ زرباب کی پشت سے لپٹ گئی۔

''اور میں؟'' لہجے میں آزردگی در آئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''میں کیا جانوں......خود سے پوچھو......'' اس نے اپنا چہرہ زرباب کے کاندھے پر رکھ لیا۔

''میں اس قابل کہاں جو ایسی باتوں کے جواب دے پاؤں...... مجھے تو اور کوئی کام بھی نہیں آتا سوائے محبت کے!''

''مجھ سے ایسی باتیں مت کرو، میں تمھیں جانتی نہیں...... تم کون ہو!''

''ایسا لگتا ہے جیسے اب میں بھی خود کو نہیں جانتا...... تم ہی بتاؤ!''

''دیوانے ہو......'' وہ بے اعتنائی سے بولی، ''اب جاؤ!''

''تم کتنی اچھی ہو...... میں اب جاتا ہوں!''

جھٹکے سے بائیک رکی تھی۔ علمہ گرتے گرتے بچی، گھر آ گیا تھا۔

''اتنی تیز بائیک مت چلایا کریں زرباب...... مجھے ڈر لگتا ہے!'' وہ اترتے ہوئے بولی زرباب نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

''تمھیں ڈرانے کو ہی تو چلاتا ہوں...... تم ڈرتی ہو تو......''

اس نے شرارت سے کہا۔ علمہ سے کچھ کہا نہ گیا، یہ بھی نہیں کہ دروازے پر شرافت بیگم کھڑی ہیں!

زرباب نے بھی دوسرے ہی لمحے ماں کو دیکھ لیا تھا۔

''السلام علیکم امی......'' وہ بائیک اندر لے جاتے ہوئے بولا۔

علمہ نے بھی ڈرتے ڈرتے سلام کیا

''وعلیکم السلام!'' انہوں نے خشونت سے کہا، ''تمھیں خیال کرنا چاہیے کہ میں رات میں جلد سونے کی عادی ہوں...... آدھی رات تک سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہو اور یہاں پریشانی سے مجھے نیند نہیں آئی......''

انہوں نے دونوں میں سے کسی کو بھی مخاطب کیے بغیر کہا۔ زرباب نے ماں سے یہ نہ کہا کہ وہ تو گھر سے ہی گیارہ بجے نکلے تھے۔ علمہ نے تو گھبرا کر سیڑھیوں کا رخ کیا تھا۔

''علمہ......'' ان کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔

''جی...... جی امی!''

''صبح زرباب اور عارف دونوں آفس جائیں گے اور ثوبیہ کالج......''

''جی امی......''

''ساڑھے سات بجے ناشتہ تیار ہونا چاہیے...... اسی حساب سے نیچے اتر آنا!''

''جی...... ٹھیک ہے......'' وہ مؤدبانہ بولی۔

زرباب اس کے قریب سے گزرتا ہوا اوپر چلا گیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اور جو کپڑے پریس نہیں کیے وہ کل مکمل کر لینا...... ہمارے ہاں کام کو وقت پر کر لینے کا رواج ہے......''

''جی......'' وہ ہنوز کٹہرے میں کھڑی تھی۔

''میرا خیال ہے رات کے برتن ابھی دھو کر کچن سمیٹ لو...... صبح تمھیں ہی آسانی ہوگی!''

''جی!'' اب کی بار آواز اور لہجہ دونوں ہی دم توڑ رہے تھے۔

''کپڑے تبدیل کر کے آجاؤ!''

علمہ سر جھکا کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ گھر کے ادھورے کام کسی ذی روح کے آرام اور خوشی سے زیادہ اہم نہیں ہوتے، لیکن یہ بات سمجھنے اور سمجھانے کے لیے وسیع قلبی، ذہنی پختگی اور گہرے شعور کی ضرورت ہوتی ہے۔

علمہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ آج زریاب کی چھٹی کا آخری دن تھا! اور چھٹی بھی کون سی لمبی چوڑی تھی۔ محض دس دن کی چھٹی تھی جس کے ابتدائی دو تین دن تو شادی اور ولیمے میں ہی گزر گئے تھے! علمہ کا ارادہ تھا کہ آج وہ لوگ دیر تک جاگ کر باتیں کریں گے...... کتنی ہی باتیں منہ بند سیپیوں کی مانند دل کی تہہ میں پڑی کسی ہلچل کی منتظر تھیں...... اس کے جذبوں کی لہروں میں آج مدھم مدھم سا اضطراب تھا۔ اس رات کی وہ صبح سے ہی منتظر تھی اور اب ذرا سی آؤٹنگ اور اپنے پیاروں سے مل آنے کی مشترکہ خوشی نے دل کی سطح پر کتنے ہی کنول کھلائے ہوئے تھے......

وہ کپڑے تبدیل کر کے واش روم سے نکلی تو زریاب ٹی وی لگائے بیٹھا تھا۔

''کہاں جا رہی ہو؟'' وہ اس کا رخ دیکھ کر پوچھنے لگا۔

ہر چند کہ وہ ماں کی پوری نہیں تو چند ہدایات تو سن ہی چکا تھا۔

علمہ کچن میں آئی تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا، کچن میں نہ صرف برتنوں کا ڈھیر تھا بلکہ لفافے اور شاپر زبتا رہے تھے کہ رات کا کھانا باہر سے آیا تھا اور بہت فضول خرچی کے ساتھ آیا تھا۔ کھانے میں بھی بہت بے پروائی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ چیزوں کا بے حد زیاں ہوا تھا۔ علمہ غائب دماغی سے برتن سمیٹنے لگی۔

''ہمارے ہاں کام کو وقت پر کر لینے کا رواج ہے......'' اسے شرافت بیگم کا رعونت بھرا جملہ یاد آیا پھر وہ سر جھٹک کر آستینیں چڑھانے لگی۔ وہ ہر طرح کے کام کاج کی عادی تھی اور اسے گھر کے کام کبھی بھی برے معلوم نہ ہوئے تھے...... لیکن کبھی کبھی...... دل...... بے جان تو نہیں...... پر آزادی مانگتا ہے...... بے فکری چاہتا ہے...... علمہ دل کو اور دل کی پگلی امنگوں کو بھول بھال کر کام میں مصروف ہو گئی۔

برتن دھو کر کچن صاف کرنے میں گھنٹہ تو لگ ہی گیا تھا۔ وہ کچن سے نکلی تو لاؤنج میں لگی وال کلاک میں دو بج رہے تھے۔ لائٹس آف کرتی ہوئی وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ زریاب نے آفس جانا تھا اس لیے وہ علمہ کا انتظار کرنے کے بجائے کروٹ لے کر سو گیا تھا۔ علمہ صبح کی اٹھی ہوئی تھی۔ دن بھر اس نے کام بھی کیا تھا لیکن نجانے کیوں اس کا دل سونے پر آمادہ نہ تھا۔

اس نے زریاب کے پاس بیٹھ کر پیار سے اس کے بازو پر ہاتھ پھیرا۔ زریاب گہری نیند میں تھا۔ پھر وہ اٹھ کر لائٹ بجھانے کے ارادے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے بڑھی تھی کہ اس کی نگاہ اس شاپر پر جا پڑی۔ علمہ کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے مڑ کر زرباب کو دیکھا۔ وہ بے خبر سو رہا تھا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی شاپر تک گئی۔ وہ باکس اس میں نکال کر علمہ نے پھر مڑ کر زرباب کو دیکھا پھر اس نے باکس کھولا۔ اس کی پسند واقعی بہت اعلیٰ، بہت باکمال تھی! وہ گھڑی ایسی ہی تھی کہ کوئی نظر بھی اس سے صرف نظر نہ کر پاتی۔

علمہ نے گھڑی نکال کر اپنی کلائی پر لگائی۔ گوری، سڈول، خوبصورت کلائی نے جیسے ہیروں کا تاج پہن لیا۔ علمہ نے باکس پر تحریر برانڈ کا نام پڑھا۔ وہ صرف اتنا جانتی تھی کہ اس برانڈ کی گھڑیاں مہنگی ترین گھڑیوں میں شمار ہوتی تھیں۔

نجانے "اس" نے علمہ کو اتنا مہنگا تحفہ کیوں دیا تھا؟

"پگلی...... محبت میں مہنگے، سستے کا سوال نہیں ہوتا......"

"پھر بھی...... بنا کسی ناطے کے......"

"ایسا تو تم کہہ سکتی ہو نا......"

"لیکن گھڑی ہی کیوں......"

"گھڑی نہیں...... وقت کہو...... میں چاہتا ہوں...... وقت تمھارا ہو جائے...... ماہ و سال، دن، ہفتے، گھنٹے، منٹ، سیکنڈ...... سب تمھارے نام!"

"اور تمھارے نام؟"

"انتظارِ لاحاصل!"

علمہ نے گھڑی واپس باکس میں رکھ دی۔ پھر اس نے باکس بہت احتیاط سے اپنی ڈریسنگ ٹیبل کی دراز میں رکھ دیا۔ دراز کو لاک کر کے اس نے چابی ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے گلدان میں ڈال دی پھر وہ آہستگی سے زرباب کے قریب لیٹ گئی تھی، ایسے کہ اس کی نیند بھی نہ خراب ہو اور علمہ کو اس کے وجود سے اٹھتی مہک بھی آتی رہے۔

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

روشن، چمکیلی صبحوں میں آہستہ آہستہ تھکن اور پژمردگی سی شامل ہونے لگی تھی۔ علمہ کو رات گئے تک مختلف کام نمٹانے پڑتے تھے۔ شرافت بیگم اس کی اس گھر میں آمد سے قبل کچھ کرتی تھیں یا کچھ بھی نہیں کرتی تھیں، علمہ اس سلسلے میں کوئی بھی اندازہ لگانے سے قاصر تھی۔ علمہ کی آمد کے بعد انہوں نے فرض کر لیا تھا کہ ان کے تمام فرائض ادا ہو چکے تھے! ثوبیہ صبح کالج جاتی تھی، دوپہر میں ڈٹ کر سوتی تھی، شام کو محلے میں مختلف گھروں میں حاضری لگواتی تھی اور رات کو کمرے کا دروازہ بند کر کے پڑھتی تھی۔ علمہ نے کبھی بھی اسے کمرے کا دروازہ کھول کر پڑھتے ہوئے نہ دیکھا تھا۔

سو پانچ نفوس کے گھر میں وہ واحد ہستی تھی جسے الف سے یے تک گھر کے تمام کاموں سے نبرد آزما ہونا پڑتا تھا! وہ گھر کی صفائی ستھرائی کرتی، کھانا بناتی، برتن دھو کر کچن صاف کرتی، ایک ماسی ہفتے میں دو دن کپڑے دھونے کے لیے آتی تھی، علمہ کو ہر ہفتے کپڑوں کے ایک بڑے سے ڈھیر کو استری بھی کرنا پڑتا تھا۔ اسے گھر کو صاف ستھرا رکھنے کا شوق تھا جو اب اسے بہت مہنگا پڑتا کیوں کہ اتنے ٹف روٹین کے بعد اضافی کاموں کے لیے اضافی انرجی کی ضرورت تھی جو کہ علمہ کے پاس نہ تھی۔

لیکن پھر بھی علمہ خوش تھی' تھکے ہارے دن کے بعد تازہ دم رات بھی آتی تھی...... زرباب جب گھر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا تو علمہ کا ذہن قطعاً فراموش کر دیا کرتا تھا کہ دن بھر اس کا جسم کن کاموں میں مصروف رہا ہے...... اس کا ذہن، اس کی روح، اس کے جسم کو فراموش کر دیا کرتے تھے۔ زرباب کے آس پاس وہ کسی آزاد، بے فکری تتلی کی مانند پھرا کرتی زرباب آفس سے آ کر نچلی منزل پر ہی رہتا تھا۔ وہیں کپڑے بدلتا، وہیں ٹی وی دیکھتا، ماں اور بہن بھائی سے باتیں کرتا پھر دس گیارہ بجے کے قریب وہ اوپر کا رخ کرتا تھا۔

جلدی جلدی کاموں کو نمٹاتی علمہ کی نظریں بے قراری سے اس کے قدموں سے لپٹا کرتی تھیں۔ پھر وہ بھی ہر ممکن کوشش کر کے گیارہ بجے تک اوپر چلی آتی تھی۔ وہ جانتی تھی زرباب نیند کا کچا ہے۔ اسے لیٹتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ یہ اس کی مجبوری بھی تھی۔ سارا دن کا تھکا ہارا بندہ آرام دہ بستر پر لیٹ کر بھلا کتنی دیر نیند سے مصروف جنگ رہ سکتا تھا؟ وہ ہفتے کی رات تھی۔ دوسرے دن زرباب کی چھٹی تھی سو وہ بے فکری سے ماں کے قریب بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا۔ بہت دن کے بعد علمہ کا جی تیار ہونے اور سجنے سنورنے کو چاہا تھا۔ ابھی اس کی شادی کو عرصہ ہی کتنا ہوا تھا!

وہ اپنا ایک خوبصورت سا سوٹ پہن کر، ہلکا سا میک اپ کر کے نیچے آئی...... کمرے میں قدم رکھتے ہی اس نے شرافت بیگم کی خود پر پڑنے والی نظر میں ایک چبھن سی محسوس کی تھی علمہ کے قدم لمحہ بھر کے لیے رک سے گئے۔ پھر اس کی نظر زرباب پر پڑی جو نظروں میں اشتیاق اور محبت کے رنگ بھرے اسے دیکھ رہا تھا۔ علمہ پہلی نظر کو بھول کر اس دوسری نظر کے سہارے آگے بڑھی اور ان کے قریب جا بیٹھی۔

''علمہ......'' زرباب نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ ''کل ثوبیہ کو دیکھنے کچھ لوگ آ رہے ہیں...... امی کے پرانے جاننے والوں میں سے ہیں!''

''اچھا!'' علمہ خوش ہو گئی۔ ''یہ تو بہت اچھی خبر ہے!''

''امی چاہ رہی ہیں کہ کل کھانے پر خاصا اہتمام کیا جائے تاکہ وہ لوگ پہلی ملاقات کا اچھا تاثر لے کر جائیں۔ دراصل وہ لوگ کئی برسوں بعد ہم سے ملیں گے۔ ان کے ذہن میں ہمارا وہی پہلے والا خاکہ ہوگا...... جب ابو زندہ تھے...... اس وقت ہمارے حالات کافی اسٹرانگ تھے......''

زرباب اسے کچھ سمجھانا چاہ رہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''امی صرف ڈشز بتادیں......میں سب بنالوں گی!'' وہ رسانیت سے بولی

''ڈیٹس گڈ!'' زرباب خوش ہوگیا۔

شرافت بیگم کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ وہ خاموشی سے لیٹی رہیں۔

''چلو......باہر کا چکر لگا کر آتے ہیں......'' زرباب کو اچانک اس کی بزبانِ خامشی بولتی ہوئی تیاری کا احساس ہوا تھا۔

علمہ بھی تو ایسا ہی کچھ چاہتی تھی۔ اس کے دل کی کلی کھل اٹھی۔

''اب رہنے دو......'' شرافت بیگم دفعتہً بیزاری سے بولیں ''گیارہ ساڑھے گیارہ کا ٹائم ہے......اس وقت جا کر پھر کب لوٹو گے......میں یونہی بیکار میں جاگتی رہوں گی!''

علمہ کا چہرہ بجھ گیا۔ وہ جانتی تھی، ماں کے ایک بار کے انکار کے بعد دوبارہ اصرار کی ہمت زرباب میں نہ تھی۔ ایسا ہی ہوا۔ وہ بھی فوراً ہی ارادہ بدل گیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر آپ آرام کریں امی......ہم لوگ اوپر اپنے کمرے میں ہیں!''

''ہوں!'' وہ مطمئن انداز میں بولیں۔

علمہ کا معصوم دل اسی خیال سے مہک اٹھا۔ کتنے دن بعد انہیں یوں وقت سے اپنے ہی کمرے میں جانا نصیب ہوا تھا! زرباب کی نظروں سے اس کا چہرہ لودے اٹھا۔

زرباب ماں کو شب بخیر کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔ علمہ بھی اس کی تقلید میں چلی۔

''سنو!''

اس کے قدم ٹھہر گئے۔

''کل اہتمام صرف کھانے پر کرنا......خود پر نہیں......یاد رہے، وہ لوگ ثوبیہ کو دیکھنے آرہے ہیں۔''

علمہ کے قدم من من بھر کے ہوگئے۔ وہ بڑی مشکلوں سے اپنے کمرے تک پہنچی تھی۔

''کیا بات ہے......'' زرباب نے اس کے گم صم سے انداز کو دیکھا۔

''جی؟'' اس نے زرباب کا چہرہ دیکھا پھر سر جھٹک کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

''کچھ بھی تو نہیں!''

''ہم پھر کسی دن چلیں گے......'' وہ اسے منانے کے سے انداز میں بولا، ''پھر ڈنر بھی باہر کریں گے......یوں بھی جتنی رقم میرے پاس تھی وہ کل کی دعوت کے لیے امی کو دے دی ہے......یہ دیکھو بٹوہ!''

زرباب نے اپنا خالی بٹوہ اسے دکھایا۔ علمہ کے دل کو کچھ ہوا۔ اس کا بٹوہ حقیقتاً بالکل خالی تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس نے زرباب کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے تھام لیا۔

''میں نے تو کچھ نہیں سوچا زرباب...... آپ کو یونہی غلط فہمی ہو رہی ہے...... میں تو بہت خوش ہوں کتنے دن بعد یوں بے فکری سے مل کر بیٹھیں گے...... کل آپ کی چھٹی ہے...... دیر تک باتیں کریں گے۔''

''تم اکثر ایسے کہتی ہو۔'' وہ ہنس دیا۔'' آخر تمہارے پاس مجھ سے کہنے کے لیے کتنی باتیں جمع ہیں؟''

''کبھی سن کر دیکھیں......'' وہ شرارت سے مسکرا دی پھر قدرے سنجیدہ ہوئی ''لیکن میرا دل تو یہ کہتا ہے کہ آپ بولیں اور میں سنوں!''

''ایسا ہو ہی نہیں سکتا!''

''کیوں؟'' علمہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

''تم پاس ہو اور تنہا ہو...... تو کس کم بخت کا دل باتیں کرنے کو چاہے گا!''

''ہٹیں بھی......'' علمہ جھینپ گئی ''کبھی رومینس سے ہٹ کر بھی کچھ سوچا کریں!''

''ہا...... بیوی!'' اس نے سانس بھری ''ہم شاعر لوگ تو ہیں نہیں...... آرٹسٹ بھی نہیں ہیں...... ہم تو مزدور لوگ ہیں...... اور مزدور لوگ جب فارغ ہوتے ہیں تو یا تو کھانا کھاتے ہیں...... یا......''

علمہ ہنستے ہوئے اس سے دور ہو گئی۔ پھر وہ الماری تک گئی اور اسے کھول کر اپنا پرس نکالا۔ پرس میں سے کچھ رقم نکال کر وہ لائی اور زرباب کے بٹوے میں رکھ دی۔

''یہ مالی مدد کس لیے؟'' وہ ہنس دیا۔

''بھلا ایسے خالی ہو کر یہ اچھا لگ رہا تھا؟'' اس نے بٹوہ ہلایا۔

''عجیب بیوی ہو...... بیویاں تو شوہروں کے بھرے بٹوے خالی کر کے دلی تسکین محسوس کرتی ہیں اور تم ہو کہ اپنا ہی پرس خالی کر رہی ہو......''

''مجھے پرس بھر کر کیا کرنا ہے...... آپ کے پاس ہمیشہ نہ کچھ رقم ہونا چاہیے!''

''ارے یار...... یہ اپنے پرس میں ہی رکھ لو...... مجھے چاہئیں ہوں گے تو میں تم سے مانگ لوں گا'' زرباب نے سو، سو کے تین چار نوٹ واپس اسے تھمانا چاہے۔

''نہیں...... یہ نہیں ہو سکتا......'' علمہ پیچھے ہٹ گئی۔

''پلیز علمہ...... میں کہہ رہا ہوں نا......''

''آپ کچھ اور کہیں...... میں سو بار سنوں گی!'' علمہ نے رقم واپس اس کے بٹوے میں رکھ دی زرباب نے بے بس ہو کر اسے کھینچا اور خود سے لپٹا لیا۔

''کیوں ہو اتنی اچھی تم...... میرا جی کرتا ہے...... کہ......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ نے سر اٹھا کر اس کا شدتِ جذبات سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔

"کیا؟" دھیرے سے اس نے پوچھا "کیا جی چاہتا ہے آپ کا؟"

"کہ تمہیں سالم نگل جاؤں!"

"ہٹیے بھی..." وہ برامان کر پرے ہوگئی، "اتنی غیر رومانی بات!"

زرباب ہنسنے لگا۔ بالآخر علمہ کو بھی ہنسی آ گئی۔

"اچھا... تم بتاؤ..." زرباب نے اسے پھر سے قریب کیا "تمہارا دل کیا چاہتا ہے؟" علمہ سوچ میں پڑ گئی۔

"پتا ہے زرباب... میں سوچتی ہوں... ایک بہت پُرفضا سا مقام ہو... جہاں بہت خوبصورت، مہکتی ہوائیں چلتی ہوں... جہاں آسمان پر مختلف رنگوں کے بادل اڑتے پھرتے ہوں۔ کالے، سرمئی، گلابی، نیلے... اور وہاں ہم دونوں ہوں... میں اور آپ... ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر ہم دونوں دور تک جائیں..."

"پھر؟" زرباب مسکرا رہا تھا۔ شاید اسے ہنسی آ رہی تھی۔

"پھر... پھر کیا؟"

"پھر دن بھی تو ڈھلے گا... رات بھی تو ہوگی... کہانی جاری کیوں نہیں رکھتیں؟"

"ہاں تو رات ہوگی تو ہم کسی اچھے سے ہوٹل میں رکیں گے نا!"

زرباب کو زور سے ہنسی آ گئی۔ علمہ شرمندگی اور خفت سے اسے دیکھنے لگی۔

"اس میں بھلا ہنسنے کی کیا بات ہے؟"

زرباب نے جواب نہ دیا۔ وہ ہنستا ہی چلا جا رہا تھا۔ پھر بمشکل اس نے ہنسی روکی۔

"پوری کہانی میں بس یہی ایک کام کا پوائنٹ ہے... اچھا سا ہوٹل اور خوبصورت سی رات... یہاں میں متفق ہوں..."

"ہا!" علمہ نے سانس بھری اور حسرت سے سر ہلایا۔

"اب کرو نا باتیں۔" زرباب نے جیسے اسے چھیڑا، "یا بس یہی ایک بات یاد تھی؟ ویسے اگر ڈھکے چھپے لفظوں میں تم مجھے ہنی مون کی بابت یاد دلا رہی ہو تو مائی ڈیئر وائف، ایسے بٹوے کے ساتھ فی الوقت تو یہ کسی طور ممکن نہیں!"

"نہیں... آپ غلط سمجھ رہے ہیں!" وہ سنجیدہ ہوگئی، "ہنی مون کا تو مجھے کوئی خیال بھی نہیں... میں تو بس خیالوں میں ایسی ایک جگہ سوچتی ہوں جہاں ذہن ہر قسم کی ٹینشن سے آزاد ہو جہاں رات کو صبح سے شکایت ہو نہ صبح کو رات سے..."

"یہاں تمہیں کس سے شکایت ہے۔" زرباب نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"جی؟" علمہ ٹپٹا گئی، "نہیں... بخدا کسی سے نہیں!"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''پھر تم ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟ کوئی ٹینشن ہے تمہیں؟''

''نن...... نہیں...... زرباب...... آپ غلط سمجھ رہے ہیں......'' وہ روہانسی سی ہوئی۔

''اچھا بابا...... اب بس کرو!'' اس نے جماہی لی ''ایک بجنے کو ہے...... خالی خولی باتوں میں ہی آدھی رات گزر گئی......''

''خالی خولی باتیں......'' علمہ کی جمالیاتی حس پر چوٹ سی پڑی۔

زرباب واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا!

☆

اگلی صبح نہ چاہتے ہوئے بھی اسے نیچے جانے میں ذرا سی دیر ہوگئی۔ نو بجے وہ نیچے کچن میں پہنچی تو شرافت بیگم پراٹھے بنا رہی تھیں۔ انہوں نے علمہ کے گیلے بالوں پر سلگتی ہوئی نگاہ ڈالی

''لائیں امی...... میں بناتی ہوں!'' علمہ نے ان کے ہاتھ سے بیلن لے لیا

وہ اسے بیلن تھما کر بپھرے ہوئے انداز میں باہر کی جانب بڑھیں۔

''شرم نہیں ہے......''

علمہ کے کانوں میں ان کی بڑبڑاہٹ سلگتا کوئلہ بن کر اتری...... اس کے دل پر داغ پڑ گیا...... آنکھوں کے کٹورے بھر گئے...... بھلا اس کا قصور کیا تھا!

عارف جھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔

''بھابی جلدی کریں...... مجھے کبائن اسٹڈی کے لیے جانا ہے...... پورا سنڈے ضائع ہو جائے گا!''

علمہ سے اسے جواب نہ دیا گیا۔ اس کے گلے میں پھندے پڑ رہے تھے۔ گزری رات کی ساری سرخوشی، ساری تازگی بھک سے اڑ گئی تھی۔ اس کے ذہن سے شرافت بیگم کا جملہ دہکتے ہوئے لوہے کے ٹکڑے کی مانند چپکا ہوا تھا۔

پراٹھے بنا بنا کر وہ اندر ناشتہ کرتے افراد کو دیتی گئی...... پھر اس نے چائے بنا کر کیتلی میں ڈالنی چاہی تو نجانے کیا ہوا...... ساس پین الٹ کر اس کے ہاتھ پر پوری چائے گر گیا۔ چند گھٹی گھٹی چیخیں اس کے لبوں سے نکلی تھیں۔ زرباب دوڑتا ہوا آیا۔

''کیا ہوا علمہ...... کیا ہوا......''

پھر علمہ کا تکلیف سے بگڑتا چہرہ اور لالہ سرخ پڑتا ہاتھ دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کیا ہوا تھا پورے فرش پر چائے بہہ رہی تھی۔

علمہ کا دوسرا ہاتھ تھام کر وہ اسے تیزی سے فریج تک لے گیا۔ برنال نکال کر اس کے ہاتھ پر لگائی۔ شرافت بیگم اور ثوبیہ بھی قدرے فکرمند سے انداز بنائے کھڑی تھیں دونوں نے اس کی تسلی کے لیے ایک لفظ بھی نہ کہا تھا۔

عارف کو ناشتے کے بعد چائے نہ ملنے کا افسوس تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''خیر کوئی بات نہیں۔'' وہ کتابیں اٹھا کر بولا ''میں دوست کے ہاں بنوالوں گا!'' زرباب علمہ کے پاس بیٹھ گیا۔

''تکلیف تو نہیں ہو رہی؟'' وہ فکر مند سے انداز میں پوچھنے لگا۔

''نہیں......اب ٹھیک ہے......'' وہ آہستگی سے بولی

''کھلے بالوں کے ساتھ کچن میں گھسوگی تو ایسا ہی ہوگا!'' شرافت بیگم نے خاصے تدبر سے کہا، ''یا بالوں سے الجھوگی یا برتنوں سے......''

علمہ خاموش بیٹھی آنسو پینے کی کوشش کرتی رہی۔ اس کی ماں عرصہ ہوا وفات پا گئی تھی اور بن ماں کی بچیوں کو آنسو پینے میں زیادہ مشکل درپیش نہیں ہوتی۔

''ناشتہ کروگی؟'' زرباب کو نجانے کیوں پوچھنے کی ضرورت پیش آئی۔

''نہیں......ابھی دل نہیں چاہ رہا......'' وہ پھر آہستگی سے بولی۔ حالانکہ جس وقت وہ سیڑھیاں اتر کر کچن میں داخل ہوئی تھی اسے بھوک کا شدید احساس ہوا تھا۔

''چائے پی لو!''

''چائے......'' اس نے حیرانی سے زرباب کو دیکھا۔

''ثوبیہ بنا لے گی!''

ثوبیہ کے چہرے پر گزرتا رنگ علمہ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

''جاؤ ثوبیہ......'' شرافت بیگم مزید تدبر سے گویا ہوئیں، ''چائے بنالو......کھانے کی تیاری سے پہلے علمہ کو بھی کچھ ریسٹ مل جائے گا!''

علمہ کو آنسو پی کر چائے کی بھی کچھ ایسی طلب نہ رہی تھی پھر بھی محض زرباب کے خیال سے اس نے خالی معدے کو چائے سے بھرلیا۔

زرباب کچھ دیر اس کے پاس بیٹھا پھر شرافت بیگم سے ضروری اشیاء کی لسٹ لے کر بازار چلا گیا۔ علمہ جانتی تھی کہ مجروح ہاتھ کو لے کر بیٹھے رہنے سے اسے کچھ حاصل نہ ہوتا تھا وہ جلن اور سوزش کو نظر انداز کرتی اپنے کام میں لگ گئی۔ شرافت بیگم نے جو ڈشز اسے گنوائی تھیں ان پر وہ کھلی آنکھوں سے کچھ دیر ان کا چہرہ دیکھتی رہ گئی تھی پھر خاموشی سے کچن میں آ کر ان اشیاء کی ابتدائی تیاری میں مصروف ہوگئی۔

ثوبیہ نے کم از کم اتنا احسان ضرور کیا کہ گھر کی صفائی ستھرائی میں لگ گئی تھی ورنہ شاید علمہ کو یہ بھی کرنا پڑتا۔ زرباب بازار سے لوٹا تو ایسے لدا پھندا تھا گویا مہینہ بھر کا سامان لایا ہو۔ گوشت، مرغی، مچھلی، جھینگے، سبزیاں، میٹھے کے لیے دودھ کے پیکٹ، مٹھائی کے ڈبے......ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کسی بڑی دعوت کا انتظام تھا۔ نجانے ثوبیہ کی بات طے ہونے اور پھر منگنی اور شادی پر شرافت بیگم نے کیا کرنا تھا؟

علمہ کھانا بنانے میں ماہر تھی......اسے کام بھی نہایت تیزی سے نمٹانے آتے تھے......پھر بھی شام تک کچن میں مصروف عمل رہ کر وہ تھکن سے چور ہوگئی۔ اس نے کوئی پندرہ سولہ مختلف آئٹمز تیار کیے تھے جن میں مختلف قسم کے سلاد، میٹھے بھی شامل تھے۔

ثوبیہ گھر کی صفائی سے فارغ ہو کر اب فریش اور اسمارٹ نظر آنے کے جتن کرنے میں مصروف تھی وہ بار بار کچن میں آتی اور کبھی لیموں،

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کبھی کھیرے کبھی برف کے ٹکڑے لے جاتی۔ بالوں کو بھی اس نے ایک بڑے سے تولیہ میں لپیٹا ہوا تھا۔

علمہ کو جب ہر چیز گول گول گھومتی ہوئی نظر آنے لگی تو وہ دیوار کا سہارا لیتی ہوئی کچن سے نکلی۔ شرافت بیگم لاؤنج میں بیٹھی تربوز کھا رہی تھیں۔ انہوں نے ایک لاتعلق سی نگاہ علمہ پر ڈالی اور خالی چھلکے سمیٹنے لگیں۔ علمہ کو یاد آیا۔ وہ صبح سے بالکل بھوکی تھی۔ کام میں مصروف ہو کر اسے یہ بھی یاد نہ رہا تھا کہ اس نے نہ ناشتہ کیا ہے اور نہ ہی دوپہر کا کھانا کھایا ہے۔ وہ خالی صوفہ دیکھ کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ زرباب سیڑھیاں اترتا چلا آیا۔

''ارے بھئی..... آج رات کی دعوت کا مطلب دوپہر کا فاقہ ہے کیا؟''

''بھوک لگی ہے۔'' علمہ نے نرمی سے پوچھا۔

''ظاہر ہے..... ٹائم دیکھو ذرا..... ناشتہ کیے ہوئے چار پانچ گھنٹے گزر گئے ہیں!''

علمہ اٹھ کر پھر سے کچن میں چلی گئی۔ فریج میں سے رات کا سالن نکال کر گرم کیا۔ روٹیاں بنائیں پھر ٹرے اٹھا کر باہر لا ہی رہی تھی کہ اسے زور سے چکر آیا۔ وہ دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی۔ ٹرے اس کے ہاتھوں سے چھوٹنے لگی۔ تبھی زرباب نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا۔

''علمہ..... کیا ہوا ہے؟''

علمہ سے جواب نہ دیا گیا۔ آنسو اس کے گالوں پر روانی سے رستہ بنانے لگے۔

''آج کل کی بنا سپتی لڑکیاں.....'' شرافت بیگم نے نخوت سے اسے دیکھ کر سر جھٹک کر کہا، ''چند گھنٹے باورچی خانے میں کیا گزار لیے..... لگیں ادھر اُدھر گرنے..... ہونہہ!''

زرباب کا چہرہ اتر گیا۔ وہ علمہ کو ساتھ لگائے، ایک ہاتھ سے ٹرے سنبھالے بمشکل سے صوفے تک آیا۔

''بیٹھ جاؤ!'' اس نے علمہ کو سہارا دے کر بٹھایا، ''کھانا کھالیا؟''

علمہ نے نفی میں سر ہلایا۔ آنسوؤں کی فراوانی کی وجہ سے اسے کچھ بھی نہ دکھائی دیتا تھا۔

''کچھ تھا جو نہیں..... کھاتیں کیا؟'' شرافت بیگم طنز سے ہنسیں، ''برتن اوندھے پڑے ہیں سارے!'' زرباب نے پلیٹ میں سالن نکالا۔ نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالا۔ شرافت بیگم شاید یہ منظر دیکھنے کی تاب نہ رکھتی تھیں۔ وہ اٹھ کر اندر چلی گئیں۔ زرباب کی نظر کے سامنے علمہ کا چہرہ تھا جو خطرناک حد تک زرد ہو رہا تھا۔ اسے شادی کے اولین روز والی علمہ یاد آئی جس کا گلاب چہرہ سیج کے گلابوں کو مات دے رہا تھا!

''کیا ہوا ہے علمہ؟'' اس نے محبت سے پوچھا۔

''پتا نہیں..... طبیعت خراب ہو رہی ہے.....'' اس نے چہرہ دوپٹے سے صاف کیا۔

''کچھ آرام کر لو..... تمھارا ہاتھ بھی تو جل گیا ہے نا.....''

اسے اب خیال آیا تھا جب وہ سارا کام سمیٹ چکی تھی۔

''جی!'' وہ آہستگی سے بولی

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھر زرباب کے ساتھ تھوڑا سا کھانا کھا کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ طبیعت کھانے سے بھی راضی نہ تھی۔ وہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔ پہلے نہانے کا ارادہ کیا پھر یونہی بستر پر لیٹ گئی۔

اس کی آنکھ کھلی تو شام کے سات بج رہے تھے۔ علمہ حیرت سے گھڑی کی سمت دیکھتی رہی۔ وہ کچھ گھنٹے سے سو رہی تھی...... کسی نے اسے نہ جگایا تھا۔ سامنے ہی میز پر اس کے کپڑے رکھے تھے جو اس نے رات ہی نکال کر پریس کر لیے تھے۔ وہ بمشکل اٹھی۔ جی چاہتا تھا اب بھی یونہی سستی اور بیزاری سے لیٹی رہے، لیکن ایسا ممکن نہ تھا سو وہ بہت بے دلی سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔

نہا کر، بہت عام سا ہلکے رنگ کا سوٹ پہن کر بنا کسی میک اپ اور زیور کے جب وہ نیچے آئی تو ثوبیہ دستر خوان چن چکی تھی۔ مہمان کھانے کے لیے بیٹھ رہے تھے۔

علمہ پر نظر پڑی تو مہمان خواتین ٹھہر گئیں۔ شرافت بیگم لمحہ بھر کو ٹھٹکیں پھر محبت سے چور لہجے میں گویا ہوئیں۔

"یہ میری بہو ہے علمہ......"

"ماشاء اللہ...... پیاری ہے......"

علمہ آگے بڑھ کر اخلاق سے ملی۔ سبھی نے اس محبت سے دیکھا تھا۔

"ہم کب کے آئے بیٹھے ہیں......" ایک عمر رسیدہ سی خاتون نے محبت بھرا شکوہ کیا تھا

"آپ اب آئی ہو؟"

"بس بہن...... آج کل کی لڑکیاں کہاں ان باتوں کا دھیان کرتی ہیں......" شرافت بیگم زور سے ہنس کر بولیں۔

"آؤ...... ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ......" وہ اس کا ہاتھ تھام کر دستر خوان پر لے گئیں، "دیکھو تمھاری نند نے کتنا اہتمام کر لیا ہے......"

علمہ بیٹھتے بیٹھتے ٹھٹکی...... پھر شرافت بیگم کی ٹھنڈی، سرد نگاہ نے اسے سب سمجھا دیا۔

"میں حیران ہوں...... ایک اکیلی بچی...... تین چار گھنٹوں میں کیسے اتنا سب بنا سکتی ہے؟"

دوسری خاتون بولی تھیں۔ علمہ نے دیکھا۔ دستر خوان پر یہاں سے وہاں تک اس کی محنت جگمگا رہی تھی۔ جھینگا بریانی، نرگسی کوفتے، چکن کڑاہی، شامی کباب، ریشم کباب، مکس سبزی، پالک گوشت، دو طرح کے سلاد، رائتہ، چٹنیاں...... پھر میٹھے میں فروٹ ٹرائفل اور رس ملائی وہ کل چھ مہمان تھے۔ چار خواتین اور دو مرد۔ لڑکے کی دادی اور ماں اور دو بہنیں تھیں۔ ساتھ دو چھوٹے بھائی تھے۔ انہوں نے کھانے کو اتنا سراہا اور اتنے شوق سے کھایا کہ علمہ کا دل باغ باغ ہونے لگا۔ اس کے چہرے پر رونق آ گئی۔ ہر چند کہ شرافت بیگم بار بار یہ ذکر کر رہی تھیں کہ ثوبیہ صبح سے کچن میں گھسی تو شام کو برآمد ہوئی اور یہ کہ علمہ تو صبح ہاتھ جلنے پر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ سارا دن اس نے آرام ہی کیا ہے۔

زرباب نے ایک بار بھی ماں کے چہرے کی جانب نہ دیکھا تھا۔ وہ مہمان مردوں کے ساتھ بیٹھا چپ چاپ کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

اچانک ہی علمہ کو یاد آیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اوہ......'' اس کے منہ سے نکلا، ''مچھلی تو رہ گئی!''

''مچھلی؟'' ثوبیہ اور شرافت بیگم ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگیں۔

''وہ کہاں رکھی تھی؟'' ثوبیہ کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلا پھر جیسے اس پر گھڑوں پانی پھر گیا۔

علمہ اٹھ کر گئی اور اوون سے تلی ہوئی مچھلی نکال لائی جو اس نے گرم رہنے کے خیال سے اوون میں رکھ دی تھی۔ مہمان خواتین نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور مسکرا دیں۔

علمہ کو اپنا چہرہ شرافت بیگم کی تیز، سلگتی نظر سے جلتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اس سے پھر کھانا نہ کھایا گیا۔ وہ معذرت کر کے اٹھ گئی۔

''اب چائے تو بنا لو......'' شرافت بیگم نے لہجے کو حتی الامکان ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن انہیں اس میں خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی تھی۔

''صبح سے ثوبیہ کام کر کر کے تھک گئی ہے!''

''جی!'' علمہ نے آہستگی سے کہا۔

''بیٹی...... یہ جھینگا بریانی کیسے بنائی ہے۔'' ثوبیہ کی دادی ساس بہت محبت سے پوچھنے لگیں ثوبیہ کے چہرے کا رنگ غائب ہونے لگا۔

''چلو رہنے دو علمہ......'' دفعتاً شرافت بیگم یوں تیز آواز میں بولیں کہ سب کی توجہ ان کی جانب مبذول ہو گئی، ''چائے بھی ثوبیہ ہی بنا لے گی...... تمہارا تو پہلے ہی ہاتھ جلا ہوا ہے...... تم ابھی چولہے کے پاس نہ ہی جاؤ تو اچھا ہے......''

ثوبیہ لپک کر اٹھی اور کچن میں جا گھسی۔ علمہ کھانے کے برتن سمیٹنے لگی۔ مہمان خواتین واہ واہ کرتی شرافت بیگم کے کمرے میں جا بیٹھیں۔ ان کے چہروں پر چمک اور خوشی تھی۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ثوبیہ کے لیے وہ لوگ 'ہاں' کہہ گئے تھے۔ گھر بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ یہ ایک بہت اچھا رشتہ تھا۔ لڑکا دبئی میں ملازمت کرتا تھا اور ثوبیہ نے شادی کے بعد اس کے پاس دبئی جانا تھا لڑکے کی تنخواہ ابھی سے قابلِ قدر تھی اور آگے بڑھنے کے مواقع بھی بے شمار، وہ لوگ فرقان کی تصویر بھی دے گئی تھیں۔ وہ ایک قبول صورت نوجوان تھا۔

ثوبیہ تتلی بنی ادھر سے اُدھر پھر رہی تھی۔ وہ بار بار جا کر آئینہ دیکھتی۔ کبھی اپنی قمیص کی فٹنگ پر غور کرنے لگتی کبھی دن بھر کی محنت کے بعد چمکتے چہرے کا جائزہ لیتی جواب خوشی سے مزید چمکنے لگا تھا، شرافت بیگم بھی خوش تھیں۔ علمہ کے باقی ماندہ قصور معاف کر کے وہ اس سے کافی رسانیت سے گفتگو کر رہی تھیں۔

''اب ہمیں بھی ان کے گھر جانا ہوگا!'' انہوں نے زرباب سے کہا تھا

''جی امی...... کیوں نہیں!''

''خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ پانچ کلو مٹھائی اور لڑکے کی ماں کے لیے ایک قیمتی سوٹ لے کر جائیں گے۔ ایسی ہی باتوں سے عزت بڑھتی ہے۔''

زرباب خاموش ہو گیا۔ آج کی دعوت نے جیسے اس کی کمر توڑ دی تھی۔ مہینے کے آخری دنوں کے لیے کچھ بھی نہ بچا تھا۔

''رقم کی فکر مت کرو۔'' شرافت بیگم بولیں، ''میں زبیدہ (پڑوسن) سے ادھار لے لوں گی۔ وہ بہت جوڑ جوڑ کر رکھتی ہے پیسے...... تنخواہ ملنے پر لوٹا دینا!''

''ٹھیک ہے......'' زرباب بولا اور جماہی لینے لگا۔ ''چلو علمہ...... مجھے اب نیند آ رہی ہے۔''

''جاؤ سو جاؤ......'' علمہ کے بجائے شرافت بیگم بولیں، ''علمہ برتن صبح دھو لینا...... تم بھی تھک گئی ہو گی۔''

علمہ چپ چاپ اٹھ کر زرباب کے پیچھے چل دی!

☆

''آج تم نے کمال ہی کر دیا میری جان!'' وہ اسے دونوں شانوں سے تھام کر مسرور سا ہو کر بولا، ''آج جو کچھ بھی ہوا، تمہاری وجہ سے ہوا...... ثوبیہ کا رشتہ اتنی اچھی جگہ، اتنی آسانی سے ہو جائے گا، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا...... جانتی ہو علمہ...... یہ لوگ ہمارے پرانے شناسا ہیں ان کی فیملی ایسی ہے کہ مزید کسی معلومات کی ضرورت ہی نہیں...... بندہ آنکھ بند کر کے ہاں کہہ دے......''

وہ سرشار سا کہے جا رہا تھا۔ علمہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھتی رہی۔ یہ سب کچھ سننے کی وہ متمنی تو نہ تھی لیکن اتنا ضرور تھا کہ زرباب کے یوں کہہ دینے سے اسے بہت سکون سا محسوس ہوا۔ آخر کسی نے تو اس کی محنت کا اعتراف کیا تھا؟

زرباب نے اس کا ہاتھ تھاما۔ اس کی گوری جلد پر پڑنے والا داغ سیاہی اختیار کر رہا تھا زرباب نے اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیے۔

''مجھے ایسا لگا علمہ...... جیسے وہ چائے میرے سینے پر گری ہو......''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ کی ساری تھکن ساری جلن اس کے لفظوں کے ٹھنڈے میٹھے چشمے میں بہہ گئی۔

''آئندہ کبھی ایسا نہ ہو......''

''میں نے جان بوجھ کر تو ایسا نہیں کیا زرباب!'' وہ مسکرائی۔

''پھر بھی...... پھر بھی علمہ...... وعدہ کرو...... آئندہ ایسا کچھ نہ ہو...... میں تمھارے اس حسین جسم پر ایسا کوئی بدنما داغ دیکھنا نہیں چاہتا......''

علمہ اس کے بچپنے پر صرف مسکرا ہی سکتی تھی۔

''اور تمھارا چہرہ اتنا مرجھا کیوں گیا ہے زندگی؟'' اس نے علمہ کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا، ''ابھی ہماری شادی کو عرصہ ہی کتنا ہوا ہے......''

علمہ اس بات پر بھی صرف مسکرا دی۔ حالانکہ اس کے جواب میں پوری داستان کہی جا سکتی تھی۔

''میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ ایسی ہی خوبصورت رہو...... اتنی ہی دلکش...... اتنی ہی معصوم......'' زرباب کے لہجے میں شدت سی آتی گئی۔

علمہ نے اپنے گالوں سے لگے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

''زرباب...... میری ساری دلکشی آپ کی محبت سے ہے...... کبھی اس لو کو مدھم نہ ہوئے دیجئے گا...... یہ لو جتنا بھڑکے گی اس کی روشنی میں میں آپ کو اتنی ہی زیادہ خوبصورت دکھائی دوں گی......''

''یقین نہیں آتا...... کہ میرا خدا مجھ پر اتنا مہربان ہے......'' زرباب اس پر جھک گیا۔

علمہ کے چاروں اور دھنک بکھر گئی۔ وہ چھوٹا، گرم کمرہ دور دور تک پھیلی ہوئی جنت نظر آنے لگا۔ محبت کی تاثیر اس کی دنیا بدل دیتی تھی...... علمہ کو بدل دیتی تھی...... اس کی روح اس کے جسم سے نکل کر مستانہ وار، اجلی نکھری فضاؤں کی سیر کر آتی تھی۔ وقت کی قید سے آزاد...... زمان و مکان کی قید سے آزاد......

☆

صبح زرباب کا موڈ بہت خوشگوار تھا، آفس جانے کے لیے وہ آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر تیار ہو رہا تھا۔ سیٹی پر کوئی دھن بجاتے ہوئے وہ بہت شاداں و فرحاں تھا۔

علمہ اس کے لئے ناشتہ بنا کر لائی تو اس نے علمہ کے گال پر چٹکی بھری۔

''یوں میرے آگے پیچھے پھرو گی تو میری ساری عادتیں خراب ہو جائیں گی...... بھلا کیا ضرورت تھی ناشتہ اوپر لانے کی......''

''کتنی دیر سے نیچے آپ کا انتظار کر رہی ہوں...... میں نے سوچا چائے ٹھنڈی نہ ہو جائے!'' وہ بڑے پر سے کروشیے کا کور ہٹاتے ہوئے بولی۔

''چلیں اب جلدی سے آ جائیں......''

زرباب اس کی جانب متوجہ نہ تھا۔ علمہ نے دیکھا۔ وہ اپنا بٹوہ ٹٹول رہا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں!'' اس نے گہری سانس بھری۔ ''میں تمھیں کہہ رہا تھا نا...... وہ پیسے بٹوے میں نہ رکھو...... کل کی اشیاء میں وہ پیسے بھی لگ گئے...... یہ پھر خالی ہے!''

''اچھا!'' علمہ پریشان سی ہوگئی، ''اب تو میرے پاس بھی......''

اچانک اسے یاد آیا تھا۔ اس کی کچھ رقم امانتاً سیما کے پاس رکھی ہوئی تھی۔

اس نے اٹھ کر پرس میں سے باقی ماندہ رقم نکالی اور زرباب کے بٹوے میں ڈال دی

''میں کہہ رہا ہوں تم میری عادتیں خراب کر رہی ہو...... پھر گلہ مت کرنا!''

''ایک بات بتاؤں زرباب......''

''ہوں؟''

''مجھے گلہ کرنا آتا ہی نہیں ہے......''

''اور تمھاری ہر ادا پہ مجھے پیار آتا ہے...... بتاؤ کیا کروں؟''

''آفس جائیں......'' وہ کھلکھلا کر ہنس دی، ''اور پہلے ناشتہ کریں......''

''ہاں......'' اس نے سانس بھری، ''مجبوری ہے جانو...... خالی بٹوہ اور خالی پیٹ...... زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکتے......''

وہ ناشتہ کرنے لگا۔ علمہ اس کے قریب بیٹھ گئی۔

''تنخواہ ملنے میں تو...... ابھی کافی دن باقی ہیں نا......''

''ہاں!'' وہ آہستہ سے بولا

''یہ رقم تو ساتھ نہیں دے پائے گی!''

''میں امی سے ادھار لے لوں گا!'' وہ بولا

''امی سے؟'' علمہ کو حیرت ہوئی۔

زرباب ہنس دیا تھا۔

''ہاں...... کچھ ایسا ہی ہے...... تنخواہ ملتی ہے تو امی کا ادھار چکا دیتا ہوں...... تنخواہ ختم ہوتی ہے تو پھر سے لینے لگتا ہوں......''

''میرے کچھ پیسے سیما کے پاس پڑے ہیں، میں لے آتی ہوں!''

''وہ بھی ختم ہو جائیں گے یار......'' وہ بے دلی سے ہاتھ پونچھنے لگا

''اللہ اور دے گا!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ٹھیک ہے، تمھاری مرضی!"

"آپ تو لیٹ آئیں گے...... میں رکشہ کر کے چلی جاؤں؟" وہ اجازت لینے لگی۔

"رکشہ؟ کیا ضرورت ہے...... عارف پانچ بجے تک آجاتا ہے...... اس کے ساتھ چلی جانا!"

"اچھا...... یہ ٹھیک ہے۔" وہ مطمئن سی ہوگئی۔

زرباب سیڑھیوں کی جانب بڑھا تو وہ بھی پیچھے پیچھے چل دی۔ زرباب ماں کو 'خدا حافظ' کہنے لگا تھا۔ پھر اسے یاد آ گیا۔

"امی...... علمہ آج اپنے میکے جائے گی...... آپ عارف سے کہیے گا اسے چھوڑ آئے، میں واپسی پر لے لوں گا!"

شرافت بیگم کے چہرے پر ناگواری سی نمودار ہوئی۔

"عارف کچھ دیر آرام کر کے پڑھنے چلا جاتا ہے۔"

"جب جائے تو علمہ کو بھی لیتا جائے......"

"روٹ مختلف ہو جائے گا۔" وہ بولیں پھر دفعتہً ہی لہجہ تبدیل کر کے کہنے لگیں، "خیر...... ایسا بڑا مسئلہ نہیں ہے...... میں اسے کہہ دوں گی......"

زرباب نے مڑ کر اسے تسلی دینے والے انداز میں دیکھا اور خدا حافظ کہتا ہوا باہر نکل گیا!

☆

علمہ نے شام بہت مشکلوں سے کی تھی! نجانے کیوں اس کی طبیعت بہت مختلف سی ہو رہی تھی! گھر کے سارے کام منہ کھولے اس کی مہربانی کے منتظر تھے...... وہ خود شام کی منتظر تھی سو ایک کے بعد ایک کام ہمت اور ارادے سے کرتی گئی۔

بالآخر پانچ بجے علمہ تیار ہو کر صحن کے کئی چکر لگا چکی تھی۔ عارف کی بائیک اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ کھل اٹھی۔

عارف کپڑے تبدیل کر کے آیا تو وہ میز پر کھانا رکھ چکی تھی۔

"عارف بیٹا......" شرافت بیگم اپنے کمرے سے نکل کر آئیں "کھانا کھا لو تو علمہ کو اس کے میکے چھوڑ آؤ۔ زرباب کہہ گیا ہے...... واپسی پر وہ لیتا آئے گا!"

"لیجیے...... اچھی رہی!" وہ آدھی روٹی ہاٹ پاٹ میں تقریباً پھینک کر بولا تھا، "اب یہ بھی کرنا ہوگا...... سبحان اللہ!"

علمہ جو اس کے لیے چائے بنا رہی تھی، خفت سے اپنی جگہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ اگر اسے عارف کے اس طرح کے ردعمل کا اندازہ ہوتا تو وہ رکشہ کر کے چلی بھی گئی ہوتی۔

"چلو آج تو وہ کہہ گیا ہے...... آئندہ احتیاط کریں گے......" شرافت بیگم نے گویا اسے ٹھنڈا کیا۔

"کوئی بات نہیں عارف...... میں رکشے میں چلی جاؤں گی...... تم آرام کر لو......" علمہ نے چائے کا کپ اس کے سامنے رکھتے ہوئے دھیرج سے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عارف نے اس کی بات کا جواب نہ دیا جو وہ کوئی نتیجہ اخذ کر پاتی۔ بہت بے چین سی وہ ادھر اُدھر پھرتی رہی۔

''چلیں......'' چائے اطمینان سے پی کر وہ آستین سے ہی منہ پونچھتا ہوا صحن میں چلا آیا۔

علمہ جو پریشان سی کھڑی تھی اس نوازش پر شکر مند ہو کر فافٹ چادر اوڑھنے لگی۔

☆

سیما اور ارما اسے دیکھ کر کھل اٹھیں۔

''بن موسم برسات......'' وہ کھلکھلائیں۔

''زحمت ہے یا رحمت۔'' وہ بھی ہنس دی۔

''خود اندازہ کر لیں......'' ان کے چہرے اس کی آمد کی خوشی سے چمکنے لگے تھے۔

''ابو جی کہاں ہیں......'' علمہ نے بے چین سی ہو کر پوچھا۔

''وہ...... اپنے کمرے میں ہیں......'' ان کے چہرے قدرے اتر سے گئے، ''آرام کر رہے ہیں......'' ''خیر تو ہے؟'' وہ فکر مند ہوئی۔

''چل کر مل لیں...... پوچھ لیں طبیعت...... لگتا ہے وہ آپ کے جانے سے بہت اُداس ہو گئے ہیں!''

علمہ تیزی سے ان کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

علمہ کمرے میں داخل ہوئی تو وقار صاحب نے آنکھیں کھولی تھیں۔

''علمہ آئی ہے؟'' وہ کمزور سے لہجے میں بولے۔

''جی ابو جی...... میں آئی ہوں...... آپ کی علمہ!'' وہ ان کے سینے سے لگ گئی۔

''بہت بے مروت ہوتی ہیں یہ بیٹیاں!'' وہ آہستہ آہستہ اس کا سر تھپکنے لگے، ''نئی محبتیں پاتے ہی پرانی محبتیں فراموش کر دیتی ہیں!''

علمہ کے لب کانپے...... چند قطرے آنکھوں کے گوشوں میں جاگے پھر وہیں سو گئے۔

''ٹھیک کہتے ہیں ابا جی آپ......'' وہ آہستگی سے بولی، ''یہ بے مروتی تو...... قسمت ہی رکھ دیتی ہے ہمارے خمیر میں...... ہمارا اس پر اختیار نہیں......''

''ارے پگلی......'' وہ ہنسنے لگے...... ''میں تو یونہی چھیڑ رہا تھا تجھے! اچھا یہ بتا، زرباب میاں کیوں نہیں آئے۔ پچھلی مرتبہ ہم انہیں ڈھنگ سے کچھ کھلا بھی نہ سکے...... کہیں برا تو نہیں مان گئے؟''

''ارے نہیں ابو جی...... وہ ایسی باتوں پر غور بھی نہیں کرتے...... جو ملتا ہے صبر شکر سے کھا لیتے ہیں اور پھر کیا کمی کی تھی آپ لوگوں نے...... اس سے بڑھ کر کوئی کسی کے لیے کیا کر سکتا ہے...... ہم آپ کے اپنے ہیں ابو جی...... مہمان نہیں......''

''پھر بھی بیٹا...... دامادوں کے آگے تو دل نکال کر رکھ دینے کو جی کرتا ہے...... بیٹی کا معاملہ ہوتا ہے نا!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ کی آنکھیں پھر بھیگنے لگیں۔ وہ سر جھٹک کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ پھر اس کی نظر کین کی کرسی پر ٹک گئی۔ نجانے کیوں...... وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی۔

''کب آئیں گے زرباب میاں؟'' وقار صاحب کو بے چینی سی لاحق تھی۔

''سات آٹھ بجے تک آجائیں گے!'' وہ کرسی سے نگاہ ہٹائے بغیر آہستگی سے بولی

''سیما...... ارما...... بیٹا جلدی کرو...... مغرب تو ہونے والی ہے...... زرباب میاں کے لیے آج اچھے سے کھانے کا بندوبست کرو...... وہ کہیں گے، کیا ان کے گھر روز روز دال ہی پکتی ہے......''

''کیا پکاؤں ابا جی؟'' سیما نے چہک کر پوچھا

''اس سے کیا پوچھتی ہو...... وہ جو کل میں گوشت لایا تھا، وہی پکاؤ۔ ایسا پکانا جیسا میری علمہ پکایا کرتی تھی......'' ان کے لہجے میں علمہ کی یادیں بسی ہوئی تھیں۔

''کوشش کرتی ہوں......'' وہ ہنسی اور کمرے سے باہر چلی۔

''جاؤ ارما...... بہن کا ہاتھ بٹاؤ...... وقار صاحب نے چھوٹی والی کو پیار سے سمجھایا۔

''میں اپیا کے پاس نہ بیٹھوں؟'' وہ قدرے تنکی

''روٹیاں پکالو...... پھر فراغت سے بیٹھنا!''

علمہ کو محسوس ہوا تھا جیسے وقار صاحب ان دونوں کو جان بوجھ کر وہاں سے اٹھانا چاہ رہے تھے، سو اس نے بہن کی حمایت میں کچھ نہ کہا۔

ان دونوں کے جانے کے بعد وہ ان کا چہرہ دیکھنے لگی۔

''تمہاری خالہ کا فون آیا تھا۔ سکھر سے......'' وہ بتانے لگے

''انہوں نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ سیما مجھے دے دیں۔''

''انہوں نے سیما کا ہاتھ مانگا ہے...... اپنے ساجد کے لیے!''

علمہ جانتی تھی۔ خالہ پروین کا ارادہ ایک عرصے سے یہی تھا۔ وہ سیما کو بہو بنانا چاہتی تھیں لیکن علمہ کی شادی تک انہیں خاموشی اختیار کرنا پڑی۔ اب اس کی شادی ہوتے ہی انہوں نے اپنا مدعا بیان کر ڈالا تھا!

''کیا سوچنے لگیں تم...... ساجد...... سیما کے لیے...... ٹھیک ہی ہے نا!'' انہوں نے جیسے علمہ سے زیادہ خود کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی۔

''میرا خیال ہے...... اس کا فیصلہ ہم سیما پر ہی چھوڑ دیتے ہیں!'' وہ سر جھکا کر دھیمی آواز میں بولی۔ وقار صاحب کچھ دیر کے لئے خاموش ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگے

''علمہ......'' انہوں نے دھیرے سے اسے پکارا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

”جی ابو جی؟“ وہ چونکی

انہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا نحیف، نیم جان ہاتھ رکھا

”تم خوش ہو نا بیٹی؟“

علمہ بے اختیار مسکرا دی۔

”جی ابو جی...... الحمدللہ...... میں بہت خوش ہوں......“

”میرا فیصلہ درست تھا نا!“

”جی...... بالکل درست تھا!“ وہ پُر یقین لہجے میں بولی

”میں اونچے خاندانوں میں بیٹی بیاہنے کا قائل نہیں میری بچی...... میں چاہتا ہوں کہ سسرال والے جی جان سے لڑکی کی قدر کریں...... اس کی خدمت کی قدر کریں...... اس کی محبت کی قدر کریں...... روپیہ پیسہ تو مادی اشیاء ہیں علمہ...... مادی اشیاء کو میں نے کبھی اہمیت نہیں دی تو میری اولاد کیسے دے سکتی ہے بھلا؟“

”ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ!“

”زریاب اچھا ہے نا!“

”بہت...... بہت اچھے ہیں ابو جی!“

”اس کی ماں؟ بہن؟ بھائی؟“

”سب لوگ بہت اچھے ہیں......“

”قدر کرتے ہیں تیری؟“

”بہت......“ اس کے لہجے میں کمزوری سی اترنے لگی۔

”مجھے تو تو کمزور لگ رہی ہے...... ایسا کیوں؟“

”آپ اتنی محبت بھری نگاہ سے دیکھیں گے تو ایسا ہی لگے گا......“ وہ مسکرائی۔

”رامش آیا تھا کل...... میری طبیعت پوچھنے!“

علمہ یکا یک ہی خاموش ہوئی۔

”بہت اچھا ہے...... بہت اچھا...... اللہ اسے خوش رکھے......“

علمہ سے پھر کچھ بولا نہ گیا۔ اس کی نظر کین کی کرسی میں جا الجھی۔ خالی کرسی کی آنکھوں میں نجانے کیسا اضطراب پنہاں تھا...... علمہ سے نظر ہٹائی نہ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وقار صاحب بول بول کر تھک سے گئے تھے۔ انہوں نے آنکھیں موند لیں۔ علمہ کا جی چاہا، وہ کچھ دیر جا کر بہنوں کے پاس بیٹھے۔ زرباب آنے ہی والا تھا۔ اس کی آمد سے قبل مونس وہمدرد بہنوں سے کچھ دل کی باتیں ہو جاتیں تو اچھا رہتا۔

وہ اٹھنے لگی تھی۔

"اے...... رکو تو سہی......"

علمہ اٹھتے اٹھتے رہ گئی۔

"کیا ہے؟" اسے جھلاہٹ سی ہوئی۔

"کچھ دیر یہاں بیٹھو نا......"

"کیوں؟" وہ برہمی سے بولی، "اتنی دیر سے تو بیٹھی ہوں!"

"وہ تو...... وہ تو...... اپنے ابو جی کے لیے...... کچھ دیر میرے لیے بھی بیٹھو!" اس کا لہجہ ملتجی ہوا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے شاید......" اسے غصہ آنے لگا۔

علمہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور کمرے سے نکل آئی۔

سیما اور ارما کچن میں مصروفِ عمل تھیں۔ ان کی باتوں کی اور ہنسنے کی آوازیں صحن تک آ رہی تھیں۔ علمہ کے قدم رکے۔ کتنی آزادی تھی ان آوازوں میں...... فجر کے وقت ہارسنگھار کے درخت پر چہچہاتی چڑیوں کی آوازوں کی مانند...... نکھری نکھری...... بے فکری...... چہچہاہٹیں......

علمہ نے سانس بھری اور چند قدم آگے بڑھ کر کچن کے دروازے پر جا پہنچی۔

"آ گئیں نا آپا......" ارما اسے دیکھ کر چہکی، "ہم تو ترس گئے ہیں آپ کے ساتھ بیٹھنے کو...... سنا تو تھا کہ شادی کے بعد لڑکی پرائی ہو جاتی ہے لیکن اتنی پرائی؟"

"بکومت...... کوئی نہیں پرائی ورائی...... وہی بہن ہوں تمہاری......" اس نے بھی اسی بے فکری سے بولنے کی کوشش کی۔

"اتنی دیر سے آئی ہیں...... اتنی جلدی چلی جاتی ہیں!"

"میں کسی دن صبح سے آؤں گی......" اس نے جیسے اسے چمکارا۔

"اور رات بھی رکیں گی؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا

"نہیں...... رات نہیں رک سکتی!" وہ مجبوری سے بولی

"کیوں؟"

"زرباب میرے بغیر سو نہیں پائیں گے......"

"ہائیں؟ اتنے سالوں سے کیسے سو رہے تھے؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''پتا نہیں......'' وہ شرمیلی سی ہنسی ہنس دی، '' وہ تو کہتے ہیں اتنے سالوں سے وہ سوئے ہی نہیں......''

سیما اور ارما اس کی بات کو مذاق پر محمول کر کے خوب ہنسی تھیں۔

''سیما......'' علمہ نے قدرے توقف سے اسے پکارا، '' ابو بتا رہے تھے...... پروین خالہ کا فون آیا تھا......'' گوشت بھونتی ہوئی سیما کے ہاتھوں میں سستی دوڑ گئی۔ اس نے اپنے تاثرات چھپانے کے لیے ذرا سا رخ پھیر لیا۔

''انہوں نے تمہارا رشتہ مانگا ہے...... جانتی ہو تم؟''

''میں کیا جانوں۔'' وہ مدھم سی آواز میں بولی۔

''ستیاناس!'' دفعتہً ارما غصے سے پھنکاری

علمہ اور سیما بری طرح ہڑ بڑا کر اسے دیکھنے لگیں۔

''ابھی سے تمہیں شادی کی سوجھنے لگی؟ آپا تو چلی گئیں...... اب تم بھی چلی جاؤ مجھے چھوڑ کر...... میں اکیلی ہی مرتی رہوں یہاں......'' وہ نہایت غصے سے سیما سے مخاطب تھی۔

علمہ اور سیما کی بے اختیار ہنسی چھوٹی۔ ان دونوں کو ہنستا دیکھ کر وہ اور بھی بل کھا گئی اور کچن سے نکل ہی گئی۔ سیما ہنستے ہنستے خاموش ہو گئی۔

''ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے۔'' وہ آہستگی سے بولی، '' ابو جی کو اتنی جلدی بھی کیا ہے!''

''بات جلدی یا دیر کی نہیں...... بات تمہاری مرضی معلوم کرنے کی ہے...... خالہ کو جواب تو دینا ہے نا!''

''جو ابو ٹھیک سمجھیں!'' وہ سر جھکا کر بولی۔

علمہ نے غور سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں شرم و حیا کی شفق پھوٹ رہی تھی۔ وہ یقیناً اس رشتے سے راضی تھی تب ہی اس کا چہرہ ایسے ایسے خوبصورت رنگ منعکس کر رہا تھا۔ علمہ لمحہ بھر کے لیے سوچ میں پڑ گئی، ساجد گریجویشن پاس ایک عام نوجوان تھا جس کے پاس مستقبل میں کام آنے والا کوئی ہنر فی الحال دکھائی نہ دیتا تھا۔ اگر بات صرف علمہ کی رائے کی ہوتی تو وہ یقیناً اس رشتے پر اپنی دلی خوشی کا اظہار نہ کر پاتی...... لیکن یہاں بات صرف اس کی رائے کی نہ تھی!

علمہ نے ایک گہری سانس بھری۔ سیما کے چہرے سے اسے وقار صاحب کے سوال کا جواب تو مل ہی گیا تھا اب اور کیا باقی تھا؟

''ساجد...... آیا تھا نا میری شادی میں؟'' اس نے ذہن پر زور دیا۔

''جی!'' سیما نے اسی شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ کہا

علمہ کو احساس ہوا کہ یہ پسندیدگی شاید انہی دنوں کی دین تھی ورنہ اس سے قبل تو سیما نے کبھی بھی ساجد کے ذکر پر ایسے ردِ عمل کا اظہار نہ کیا تھا!

اس نے محبت سے اپنی سادہ دل، سادہ مزاج، صابر و شاکر بہن کو دیکھا اور دل کی گہرائی سے اس کی خوشیوں کی تمنا کی۔ اسے نجانے کیوں ثوبیہ اور اس کے متوقع رشتے کا خیال آیا لمحہ بھر کے لئے اس کے ذہن نے سیما اور ثوبیہ کو ترازو کے پلڑوں میں بھی رکھا پھر وہ سر جھٹک کر خود کو ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سرزنش کرنے لگی۔

وقار صاحب ہمیشہ کہتے تھے کہ کبھی بھی اپنی قسمت کا دوسروں کی قسمت سے تقابل نہ کرو۔ کیونکہ خدا کس کو کیا دینا چاہتا ہے اس کا فیصلہ وہ خود کرتا ہے...... وقار صاحب بیٹیوں کو اونچے گھرانوں میں بیاہنے کی بھی قائل نہ تھے۔ وہ کہتے تھے کہ لڑکی ہمیشہ برابر والوں میں دو تا کہ اس کی صحیح طور پر قدر کی جائے اور اس کی خوبیوں کو سراہا جائے...... انہیں معمولی جان کر تضحیک نہ کی جائے۔ کتنے سادہ دل تھے وقار صاحب...... نصف صدی پیچھے کی دنیا میں مگن تھے...... لیکن ان کے اصول، ان کے خیالات، ان کی ترجیحات، ان کی بیٹیوں کو اپنی خوشیوں سے زیادہ عزیز تھے۔

ہارن کی مخصوص آواز پر علمہ چونکی تھی! یہ زرباب کی بائیک کا ہارن تھا۔ علمہ کے سوچوں کے زیر اثر سنجیدہ نظر آتے چہرے پر مسکراہٹ اور رونق آ گئی۔

زرباب کی نظریں بھی اسے دیکھتے ہی مسکرانے لگی تھیں۔ علمہ بہنوں کے سامنے ان بولتی نگاہوں سے جھینپ سی گئی۔

سیما اور ارما نے بہت دل لگا کر کھانا تیار کیا تھا۔ چھوٹے سے دستر خوان پر بہت رونق تھی بھنا ہوا گوشت، فرائی کیے ہوئے آلو، بھنی ہوئی دال...... ساتھ میں مزیدار سا رائتہ اور خوب صورت نظر آتی سلاد...... چھوٹے چھوٹے پھلکے...... زرباب نے نجانے کتنے ہی کھا لیے۔ ''بھئی ایک بات ماننے والی ہے...... تم بہنوں کے ہاتھ میں ذائقہ بہت ہے......''

''سب سے زیادہ کس کے ہاتھ میں ہے؟'' ارما اکثر ہی شرارت سے باز نہ آتی تھی ''ایک کا نام لیجیے......''

''کیسے لوں؟'' وہ برجستہ بولا، ''تم دونوں ناراض ہو جاؤ گی!''

علمہ ہنس پڑی۔ سیما اور ارما مسکراہٹ چھپا کر چہرے پھلانے لگیں۔

چائے کے دوران جب زرباب وقار صاحب کے ساتھ مصروفِ گفتگو ہوا تو علمہ سیما کو لے کر کمرے میں چلی آئی۔

''سیما...... وہ میرے کچھ پیسے لاکر میں رکھے ہیں نا...... وہ نکال دو!''

''کیا بات ہے...... کوئی ہنی مون وغیرہ کا پروگرام ہے؟'' وہ مسکرائی

''ہمارا ہر روز ہنی مون ہی ہے۔'' وہ بے فکری سے بولی

''پھر...... کچھ خریدنے کا پروگرام بن گیا؟ ابھی تو آپ کی سلامی بھی رکھی ہو گی نا...... میری مانیے تو اپنے کمرے میں اے سی لگوا لیں...... کتنا...... گرم ہے آپ کا کمرہ!''

سیما نے جملہ آہستگی سے مکمل کیا مبادا اسے برا لگے۔

''نہیں تو...... ایسا کوئی خاص گرم نہیں...... اوپر ہے نا...... کھڑکیاں کھول لو تو بہت اچھی ہوا آتی ہے۔'' رات ذرا سی گزرے تو اچھا بھلا ٹھنڈا ہو جاتا ہے......''

''پھر کوئی زیور لے لیں...... رقم رکھی رہے تو کہیں نہ کہیں خرچ ضرور ہو جاتی ہے!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اچھابی اماں......اب یہ مشورے بعد میں دینا......زرباب چائے ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوں گے......''

سیما نے محسوس کیا کہ وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تو اس نے بھی اصرار نہ کیا۔ لفافہ نکال کر اسے تھما دیا۔

''گن لیں......''

''توبہ کرو...... مجھے تو یاد بھی نہیں کتنے تھے......''

''بارہ ہزار ہیں پورے......'' سیما اس کا چہرہ غور سے دیکھ رہی تھی۔

علمہ نے لفافہ پرس میں رکھ لیا اور کمرے سے نکل گئی!

☆

دن کچھ اور گزرے تب اس پر ایک خوشگوار انکشاف ہوا۔ علمہ یہ خبر سنتے ہی بادلوں کی سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئی...... قوس وقزح کے رستے تک جا پہنچی...... ستاروں کو چھو کر دیکھنے لگی...... اسے بچے بہت پسند تھے۔ خاص طور پر نومولود بچوں کی خوشبو کی تو وہ دیوانی تھی جب بھی کسی عورت کی گود میں چھوٹا بچہ دیکھتی تھی، اسے مانگ کر تھوڑی دیر اپنی گود میں لے کر ضرور بیٹھتی تھی۔

وہ صبح کا وقت تھا۔ زرباب آفس جا چکا تھا۔ علمہ اس کے جانے کے بعد پڑوسن کے ساتھ قریبی کلینک میں جا کر ٹیسٹ وغیرہ کروا کر آئی تھی۔ اس کی پڑوسن زبیدہ، جو شرافت بیگم کی خاصی اچھی سہیلی تھیں، ایک نیک فطرت۔ اچھی خاتون تھیں۔ ان کی بیٹی صفیہ جاب کرتی تھی جس سے ان کا گھر چلتا تھا۔ انہوں نے علمہ کو شروع میں ہی کہہ دیا تھا کہ جب بھی کوئی بھی کام ہو وہ بے تکلف ان سے کہہ سکتی ہے......سو علمہ نے مارے شرم کے یہ ذکر انہی سے کیا تھا۔ وہ اسی وقت اسے کلینک لے گئی تھیں۔

وہ دونوں لوٹیں تو علمہ کچن میں گھس گئی۔ نجانے کیوں اس کا دل اس متوقع بات پر بھی کسی انہونی سی بات کی طرح دھڑک رہا تھا۔

وہ زبیدہ آنٹی کے لیے چائے لے کر گئی تو شرافت بیگم کا موڈ اسے خوشگوار محسوس نہ ہوا

''ماں نہیں ہے بے چاری کی......'' زبیدہ آنٹی کہہ رہی تھیں، ''پھر کسی سے تو کہنا ہی تھا اسے!''

''میں کیا ماں نہیں ہوں......'' وہ خفگی سے بولیں

''علمہ کے ہاتھ کانپے۔''

''لڑکیاں شرماتی بھی تو ہیں...... خیر اب جانے بھی دو...... کیا مجھے غیر جانتی ہو؟ اتنی اچھی خبر ہے مبارک باد دو بہو کو......''

''جب کچھ ہوگا تو دے لیں گے مبارک باد بھی......'' وہ علمہ کی جانب سے منہ پھیر کر بولی تھیں۔ علمہ کے حساس دل پر چوٹ سی لگی۔ وہ سر جھکا کر کچن میں چلی آئی۔ باہر سے زبیدہ آنٹی کی مدھم مدھم آوازیں آ رہی تھیں۔ وہ یقیناً شرافت بیگم کو سمجھا رہی تھیں۔ علمہ تھکے تھکے سے انداز میں اسٹول پر بیٹھ گئی، نیا گھر...... ایک اجنبی ملک کی مانند...... جہاں کی ہر شے اجنبی لگے...... چہرے، زبان، اصول، قاعدے قانون...... ایسے ہی ایک انجان ملک میں وہ ہراساں سی چلتی چلی جا رہی تھی۔ نجانے اسے ان چہروں اور ان اصول وضوابط سے آشنا ہونے میں کتنا وقت لگنا تھا!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شرافت بیگم کچن میں داخل ہوئیں تو وہ گم صم سی، اسٹول پر بیٹھی، نجانے کیا سوچ رہی تھی۔

''تم نے اب تک ہانڈی بھی نہیں رکھی؟'' وہ جھلائے ہوئے انداز میں بولیں۔

علمہ چونکی......

''میں......میں ابھی رکھتی ہوں......'' وہ اٹھ کر پیاز کی ٹوکری کی جانب بڑھی۔

''دیکھو علمہ......'' وہ اسی سابقہ انداز میں بولیں ''کارگزاری تو سامنے آ گئی ہے......لیکن دھیان رہے...... مجھے لڑکیوں کے نخروں اور ناز انداز سے بہت نفرت ہے......اس میں سے بو آتی ہے......اس میں سے خوشبو آتی ہے......یہ کھانے کو جی نہیں کرتا......وہ کام کرنے سے تھکن چڑھتی ہے......میں ایسی کوئی بناوٹی بات سننا نہیں چاہتی...... یہ وقت ہم نے بھی دیکھا ہے......واقف ہیں سارے اتار چڑھاؤ سے......اور خاص طور پر زرباب کو تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے......ابھی اس کی تنخواہ اتنی نہیں ہے کہ ہم اضافی اخراجات کر سکیں......سمجھ گئیں!''

''جی!'' وہ آہستگی سے ٹھنڈے لہجے میں بولی۔

''اچھی بات ہے۔'' وہ کچن سے نکل گئی تھیں۔

علمہ کچھ دیر کھڑی ان کے لفظ لفظ پر غور کرتی رہی......پھر وہ پیاز کاٹنے لگی تھی!

☆

زرباب کا ردِعمل ویسا ہی تھا جیسی علمہ کی خاموش سوچوں کا تھا۔علمہ نے ساری خوشی چپ چاپ اپنے اندر اتار لی تھی لیکن زرباب خوشی سے اچھلنے لگا تھا۔اس نے علمہ کا چہرہ تھام کر اسے چمکتی نگاہوں سے تادیر دیکھا۔

''کتنی اچھی لگ رہی ہو تم......میری امانت اٹھا کر......''

علمہ جھینپ گئی۔

''امی کو بتایا؟......''

علمہ نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

''امی کتنا خوش ہوئی ہوں گی......ہے نا علمہ؟''

علمہ نے نظریں اٹھائیں۔زرباب کا چہرہ دیکھا۔

''جی......بہت!'' پھر وہ بولی تھی۔

''اور......انہوں نے تمھیں بہت سی نصیحتیں کی ہوں گی......ہے نا!''

علمہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

''علمہ اب آرام کیا کرو......علمہ اب زیادہ سیڑھیاں مت چڑھا اترا کرو......اب اپنے کھانے پینے کا بہت خیال رکھنا......زرباب سے کہنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تمہیں پھل اور جوسز لا کر دے...... وغیرہ وغیرہ......" وہ ہنسنے لگا۔ علمہ زیر لب مسکرا دی۔ زرباب سر کے نیچے دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر لیٹ گیا۔

"علمہ......"

"جی......"

"ابھی کتنے دن ہیں؟"

"دن؟" علمہ کو سچ مچ کی ہنسی آئی۔ وہ کافی دیر ہنستی رہی، "مہینے پوچھیے...... مہینے!"

"نہیں...... مہینے نہیں...... تم مجھے دن بتاؤ!"

"تقریباً ڈھائی سو دن!" وہ سوچ کر ہنسی۔

"ڈھائی سو؟" اس کی آنکھیں پھیل گئیں، "کچھ کم نہیں ہو سکتے؟"

"کیسی باتیں کر رہے ہیں...... بچوں جیسی!"

"بچوں جیسی؟ ٹوئنز (Twins) ہیں کیا؟"

علمہ پھر ہنسی میں ڈوب گئی۔ صبح سے طبیعت پر جو اداسی اور پژمردگی چھائی ہوئی تھی...... سب دور ہوگئی...... زرباب کے چٹکلوں نے اس کا موڈ بحال کر دیا تھا۔

"اچھا...... یہ بتاؤ...... ہم اس کے لیے کیا خریداری کریں۔" زرباب نے اسے قریب کیا۔

"ابھی نہیں...... چند ماہ بعد......" وہ اس کے کالر سے کھیلنے لگی۔

"ہم سب سے پہلے کیا لیں گے علمہ؟" اس نے شوق سے پوچھا۔

"لنگوٹوں کا کپڑا......" وہ سنجیدگی سے بولی۔

"کیا؟" وہ چونکا پھر ہنسنے لگا۔

علمہ بھی ہنسنے لگی۔ دونوں ہنس ہنس کر بے حال ہوگئے پھر زرباب نے اسے سینے سے لگایا اور لائٹ بجھا دی!

☆

شرافت بیگم۔ زرباب اور عارف کے ہمراہ جا کر ثوبیہ کا رشتہ دیکھ آئیں۔ وہیں ان لوگوں نے اپنی رضامندی لڑکے والوں پر ظاہر کر دی۔ اس طرح ثوبیہ کی بات طے ہوگئی۔

علمہ اور ثوبیہ گھر پر تھیں۔ جب وہ لوگ لوٹے تو مسرت ان کے چہروں پر رنگین قمقموں کی طرح روشن تھی۔ زرباب کے ہاتھ میں مٹھائی کا بڑا سا ڈبہ تھا جو لڑکے والوں نے شگن کے طور پر ہمراہ کیا تھا۔

علمہ نے ثوبیہ کو گلے لگا کر پیار کیا اور مبارکباد دی۔ شرافت بیگم ثوبیہ کو پیار کرنے لگیں تو انہیں ڈھیروں ڈھیر رونا آیا۔ دونوں ماں بیٹی نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

متوقع جدائی کے پیش نظر خوب آنسو بہائے۔ ماں بیٹی کی بے ساختہ محبت دیکھ کر علمہ کے آنکھوں کے گوشے بھیگ گئے۔ وہ دوپٹے کے پول سے آنکھیں پونچھنے لگی۔

''لپٹنے کا کام کرنا ہو تو خادم حاضر ہے۔'' زرباب نے جھک کر خاصے سنجیدہ انداز میں سرگوشی کی علمہ محفل میں اس حرکت پر ہڑبڑا کر ہی رہ گئی۔ خجل سی ہو کر اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔ سوائے عارف کے کسی نے زرباب کو سرگوشی کرتے نہ دیکھا تھا۔

''بھابی...... چائے تو بنائیں۔'' اس نے بے مزہ سا ہو کر فوراً کہا

علمہ با دلِ نخواستہ اٹھی۔ چائے کا خیال آج کل اس کے لیے سوہانِ روح تھا۔ چائے کی خوشبو، اس کی رنگت، اس کا ذائقہ...... سب کچھ ناقابلِ برداشت تھا۔ علمہ سوچتی تھی کوئی اس سے ہزار کام کروالے لیکن چائے بنانے کے لیے نہ کہے۔

عارف نجانے کیوں آج کل چائے بہت پینے لگا تھا۔

علمہ چائے بنا کر لائی تو ثوبیہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔ بقیہ تین افراد کے مابین گھر میں خاموشی تھی۔ علمہ کو احساس ہوا کہ اس کی آمد سے قبل وہ لوگ کسی خاص موضوع پر گفتگو کر رہے تھے۔ وہ وہاں بیٹھنے لگی تو شرافت بیگم بول اٹھیں۔

''اس وقت کیا پکاؤ گی؟''

''جی؟......'' علمہ ذرا سا اٹکی، ''جو آپ کہیں!''

''آج تو کوئی زبردست سی ڈش ہو جائے...... خوشی کا موقع ہے...... کیوں بھائی...... کیوں باہر کھانا ہو جائے؟'' عارف نے نیا شوشہ چھوڑا۔

زرباب کے چہرے پر رنگ سا آ کر گزرا۔ ابھی ثوبیہ کی سسرال جانے کے لیے اس نے علمہ سے تین ہزار روپے لیے تھے جن سے لڑکے کی ماں کا جوڑا اور مٹھائی وغیرہ خریدی گئی تھی۔

''دفع کرو۔'' شرافت بیگم بیزاری سے بولیں، ''زا خرچا...... وہ بھی غیر ضروری...... علمہ بریانی بنالے گی...... گھر پر ہی دعوت کھالو......''

علمہ صبح سے کام کر کر کے نڈھال ہو رہی تھی۔ یہ بات سن کر اس کے کاندھے درد سے اکڑنے لگے وہ تو کچھ دیر آرام کرنا چاہتی تھی۔

''بس...... زبردست...... بریانی ہو جائے......'' عارف نے منکا لہرایا۔

زرباب اس وقت نجانے کیوں علمہ کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔

''نہیں امی......'' وہ آہستگی سے بولا ''عارف کا اگر کچھ اچھا کھانے کا موڈ ہے تو میں باہر سے کچھ لے آتا ہوں......''

شرافت بیگم چونکیں۔ انہوں نے کچھ دیر زرباب کو دیکھ کر اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ آیا یہ بات اس نے عارف کی خواہش کے پس منظر میں کہی ہے یا علمہ کا اترا ہوا چہرہ اس کا باعث بنا ہے۔

''جیسی تمہاری مرضی......'' اندازہ قائم نہ ہو سکنے پر وہ بیزاری سے بولیں، ''جو چاہے کرو!''

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اس روز ایک عجیب سی بات ہوئی! وہ اتوار کا دن تھا، زرباب گھر پر تھا۔ علمہ کچن میں گھسی حسب معمول سب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ ناک پر دوپٹہ بھی رکھتی جاتی تھی۔ دو مرتبہ وہ کچن کے سنک میں منہ دے کر ابکائیاں بھی لے چکی تھی۔

اچانک باہر قدرے انجان زنانہ آوازیں ابھرنے پر وہ چونکی۔ نجانے کون آیا تھا...... اس نے ذرا سا جھانک کر دیکھا۔

دو خواتین، جن کی عمروں میں خاصا فرق تھا، بہت چہک چہک کر شرافت بیگم اور ثوبیہ سے مل رہی تھیں۔ زرباب بھی مسکرا کر ان سے سلام دعا کر رہا تھا۔

علمہ کو تجسس سا ہوا لیکن وہ باہر نہ گئی۔ اس وقت اس کا حلیہ ایسا تھا کہ اسے ان گوری چٹی، تیار شیار خواتین سے خفت سی محسوس ہوئی۔

"علمہ ...... علمہ......" شرافت بیگم اسے آواز دے رہی تھیں۔ "ناشتہ لے بھی آؤ...... مہمان بھی آئے ہیں چائے زیادہ بنانا!"

علمہ جوڑے سامنے رکھے تذبذب کا شکار تھی، ناچار اسے اٹھا کر باہر نکلی۔

"السلام علیکم......" اس نے خاصے ادب اور تہذیب سے سلام کیا۔

دونوں خواتین نے جواب میں کچھ منمنا کر اس کا تفصیلی جائزہ اس طرح لیا کہ علمہ کو ان کی نظروں سے الجھن ہونے لگی۔

اس نے دیکھا، وہ ماں بیٹی معلوم ہوتی تھیں۔ دونوں کے چہروں میں شباہت تھی۔

"یہ میری بہو ہے علمہ......" شرافت بیگم نے تعارف کرایا، "اور علمہ یہ ہمارے پرانے پڑوسی ہیں۔ اب پچھلے دو سالوں سے کلفٹن چلے گئے ہیں...... یہ فریدہ ہیں میری دوست اور یہ ان کی اکلوتی بیٹی حوریہ......"

علمہ نے دیکھا، حوریہ ایک ابرو چڑھائے، تیکھے انداز میں اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک اچھی شکل صورت کی لڑکی تھی جس نے ناز و انداز سے اپنی شخصیت میں کئی گنا، مثبت اضافہ کیا ہوا تھا۔ اس نے شوخ رنگوں کا سوٹ اور سفید کڑھائی والا دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ پیروں میں خوبصورت میچنگ سینڈل تھی اور اس کے بال بہت خوبصورت انداز میں تراشیدہ تھے۔ "خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔"

علمہ کو صُم بکُم دیکھ کر وہ سر ہلا کر، مسکرا کر بولی۔ ایسا کرنے سے اس کے ریشمی سلکی بال بڑے انداز سے ہلے۔

"شکریہ!" علمہ بمشکل بولی

پھر وہ مڑ کر کچن میں چلی آئی۔ ابھی کتنا ہی کام باقی تھا۔ ثوبیہ کو آواز دے کر اس نے چائے اس کے حوالے کر دی اور خود دوپہر کے کھانے کی تیاری میں مصروف ہوگئی۔

باہر سے باتوں اور بلند آہنگ قہقہوں کی آوازیں آتی رہیں۔

علمہ چاولوں کو دم پر رکھ رہی تھی جب ان مہمان خواتین نے جاتے ہوئے، رسماً کچن میں جھانکا۔

"اچھا بھئی علمہ...... ہم چلتے ہیں...... آپ تو ہمارے پاس ذرا بھی نہیں بیٹھیں......" حوریہ نے اسی دلکش انداز میں کہا۔

علمہ جلدی سے باہر آئی اور ان سے رسمی سی معذرت کی۔ وہ لوگ انہیں بھی اپنے گھر آنے کی دعوت دے کر چلی گئیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ کچن میں جانے لگی تو اس نے دیکھا، زرباب قدرے خاموش سا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نجانے کیا سوچ رہا تھا جو اس نے علمہ پر بھی توجہ نہ کی تھی ورنہ تو اس کی نظریں علمہ کے سراپے سے کسی مقناطیس کی طرح چپکی رہتی تھیں۔

دوپہر کے کھانے کے بعد علمہ برتن دھو رہی تھی۔ ثوبیہ دسترخوان سے برتن سمیٹ کر لا رہی تھی۔ "بھائی نے آپ کو بتایا تو ہوگا...... حوریہ آپی کے بارے میں......" وہ شوخ سے انداز میں بولی ورنہ عموماً وہ علمہ سے اس لہجے میں کم ہی بات کیا کرتی تھی۔

"نہیں!" علمہ نے بے حد حیرانی سے کہا۔

بھلا زرباب اسے اس اجنبی لڑکی کے متعلق کیا بتا سکتا تھا!

"پسند کرتے تھے نا بھائی انہیں......" علمہ کے ہاتھ سے پلیٹ چھوٹ کر سنک میں گری۔

ثوبیہ کو ہنسی آ گئی۔ اس نے علمہ کی کیفیت سے کافی حظ اٹھایا۔

"پھر......" علمہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی۔ نجانے کیسے اس کی زبان پر آ گیا۔

"پھر کیا...... امی بھلا ایسی تیز طرار لڑکی کو بہو بنا سکتی تھیں...... انہیں تو کوئی اللہ میاں کی گائے...... میرا مطلب ہے...... معصوم، سیدھی سی لڑکی کی تلاش تھی...... امی کے انکار پر بھائی خاموش ہو گئے...... وہ امی کے سامنے کبھی سر نہیں اٹھا سکتے۔"

اس کے لہجے میں نجانے ماں کے رعب دبدبے کا فخر تھا یا بھائی کی اطاعت گزاری کا۔

"حوریہ آپی کا دل ٹوٹ گیا...... وہ اپنی ماں سے ضد کر کے یہاں سے ہجرت ہی کر گئیں بچاری...... بھائی کی آپ سے شادی ہوئی تب بھی یہ لوگ نہیں آئے تھے...... آج برسوں بعد نجانے انہیں کیسے ہماری یاد آ گئی......"

ثوبیہ گفتگو مکمل کر کے کچن سے نکل گئی۔ گویا علمہ کو یہ ساری داستان سنانے کے لیے ہی وہ یہاں موجود تھی۔ علمہ کا ذہن کچھ دیر کے لیے خالی سا ہو گیا تھا۔ برتن سمیٹنا اس کے لیے مشکل ہو گئے۔

☆

رات کو نہا کر وہ اپنے کمرے کے باہر بنی چھوٹی سے صحن نما چھت پر بچھی چارپائی پر جا بیٹھی۔

زرباب کمرے میں لیٹا ٹی وی دیکھ رہا تھا۔ آج کل علمہ کو احساس ہوتا تھا کہ سیما اس روز ٹھیک ہی کہتی تھی۔ اس کا کمرہ واقعی گرم تھا!

علمہ بیٹھی مئی کے چاند کو دیکھتی رہی۔ ٹھنڈی ہوا احساس دلاتی تھی کہ خدا اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے۔

کچھ دیر بعد آہٹ محسوس کر کے اس نے دیکھا۔ زرباب اس کے قریب کھڑا تھا۔

"کیا بات ہے...... یہاں اکیلی بیٹھی ہو......"

"یونہی...... اندر کچھ گرمی سی محسوس ہو رہی تھی......" اس نے گیلے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

"ہاں۔ اندر کچھ گرمی تو ہے۔" زرباب اس کے قریب ہی بیٹھ گیا، "اللہ نے جب بھی آسانی دی ہم اپنے کمرے میں اے سی ضرور

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لگوائیں گے؟"

"اے سی تو ایک آسائش ہے......نہ بھی ہو تو فرق نہیں پڑتا!"

زرباب مسکرا دیا۔

"کتنی صابر ہے میری بیوی! ہے نا!"

علمہ خاموش رہی۔ زرباب کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے لمبے، گھنیرے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ علمہ کے رگ و پے میں سکون و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔

"علمہ......"

"جی......"

"ایک بات کہوں......"

"ضرور......"

"مانو گی!"

"کہ کر دیکھ لیں......"

"تم......بال کٹوا لو......"

علمہ کو حیرت اور دکھ کا جھٹکا لگا، اس کے بال اس کی قیمتی متاع کی طرح تھے۔

"یہ......کیا کہہ رہے ہیں آپ......" وہ بولی۔

"اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے؟"

"میرے بال......میں......یہ تو......" اس سے بولا نہ گیا

"جانو......یہ لمبے بالوں سے الجھنے کا زمانہ نہیں......کٹے ہوئے بالوں سے لڑکیاں ماڈرن......اپ ٹو ڈیٹ لگنے لگتی ہیں......ہیں نا!"

علمہ سے بولا ہی نہ گیا۔

"مجھے تو تراشیدہ بال بہت بھاتے ہیں......آگے تمہاری مرضی......میں تمہارے ساتھ کوئی زور زبردستی تو نہیں کروں گا......لیکن یہ کمر پر سانپ کی طرح جھولتی چٹیا کا فائدہ کیا؟"

"جیسی آپ کی مرضی......" وہ آنسوؤں کا گولہ نگل کر بولی

زرباب خوش ہو گیا۔

"دیکھنا تم کتنی اچھی لگو گی......بالکل بدل جاؤ گی......"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ سے نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا گیا۔اس کا دل چاہ رہا تھا......وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

"چلو......اندر چلیں......" زرباب کا لہجہ بدلنے لگا۔

"آپ چلیں......میں ابھی آجاتی ہوں......" وہ بولی

"جلدی آنا......مجھے نیند آجاتی ہے......" وہ بولا

اس کے کمرے میں جانے کے بعد وہ وہیں بیٹھی رہی۔اداسی سے بھری ہوئی۔

"سنو......اداس ہو......"

"تمہیں کیا......"

"مجھ سے تمہارا ایسا چہرہ نہیں دیکھا جاتا......تم ہنستی ہوئی کتنی اچھی لگتی ہو......"

"تم میرا چہرہ مت دیکھو......نہ اداسی میں......نہ ہنستے ہوئے......"

"اتنی کڑی سزا کیوں؟ ہماری کبھی دشمنی بھی نہیں رہی......"

"ہماری کبھی......دوستی بھی تو نہیں رہی......"

"میری بدقسمتی......"

"تو قبول کر لو اپنی قسمت کو......"

"تمھاری طرح؟"

"بکومت......میں بہت خوش ہوں!"

"پھر یہ چہرہ؟"

"یہ تو......یونہی......"

"اور......یہ بال؟......"

"تمھیں کیا......

"مجھے؟ محبت......اور کیا! یاد ہے تمھیں......جب میں نے پہلی مرتبہ تمھیں دیکھا......تو تمھارے بال سیاہ گھٹاؤں کی مانند تمھارے وجود کے چاند پر بکھرے ہوئے تھے، تمھارا نازک وجود موتیا کے پھول کی مانند دمک رہا تھا، مہک رہا تھا......کھلے ہوئے بالوں میں تم کتنی حسین نظر آرہی تھیں......شاید میں بتا نہ سکوں......ایسا منظر کیا بھلایا جاسکتا ہے کبھی؟"

"تم آخر میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتے؟" اس کے لہجے میں بیزاری تھی۔

"میں پیچھے ہی تو ہوں......اور تم مڑ کر بھی نہیں دیکھتیں......پھر تمھیں برا کیوں لگتا ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''میں مڑ کر نہ بھی دیکھوں تب بھی میرا اچھا مت کرو......''

''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ مجھے تو اور کوئی کام بھی نہیں آتا!''

''ہنہ...... پھر سیکھا کیا تم نے محبت سے؟''

''انتظار لا حاصل!''

☆

ثوبیہ کے گھر والے تاریخ رکھنے آ رہے تھے۔ گھر میں اچانک ہی ہلچل سی مچ گئی۔ شرافت بیگم فارم میں آ گئی تھیں۔ انہوں نے عارف کو ثوبیہ کے لیے نیا ریڈی میڈ جوڑا اور میچنگ چوڑیاں وغیرہ لینے کے لیے بھیجا اور زرباب کو دعوت کا سامان لانے کے لیے لسٹ تھمائی، علمہ کو انہوں نے پھر دس بارہ ڈشز کے نام گنوائے تھے۔ علمہ کو اب گدھے کی طرح بوجھ ڈھونے کی عادت سی ہوگئی تھی۔ اس نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا اور پیاز چھیلنے چل دی شام تک اسے پھرکی کی مانند گھومنا تھا پھر اپنا جوڑ جوڑ سمیٹ کر بستر پر جا گرنا تھا...... لیکن ابھی بستر کا خیال دریا کا دوسرا کنارہ معلوم ہوتا تھا!

زرباب سامان لے کر آیا تو اس نے علمہ کو اپنا موبائل فون دیا۔

''میں بازار میں تھا جب سیما کی کال آئی...... تم اس سے بات کرلو!''

علمہ زرباب کے موبائل کو بہت کم کم ہاتھ لگاتی تھی۔ اتنے دن بعد سیما کے فون کا سن کر وہ بے تاب سی ہوگئی۔ اس نے وقار صاحب کے موبائل کا نمبر ملایا۔ فون سیما نے اٹینڈ کیا تھا۔

''ہیلو باجی...... السلام علیکم...... کیسی ہیں؟......''

''میں بالکل ٹھیک ہوں سیما...... تم سناؤ...... ابو جی کیسے ہیں؟''

''اب بہتر ہیں...... آپ تو کبھی حال ہی نہیں پوچھتیں۔''

علمہ خاموش ہوگئی۔

''اچھا سنیں...... آپ آج شام آ جائیں...... ضرور......''

''کیوں؟ خیر ہے؟'' اسے حیرانی ہوئی۔

''جی بالکل خیر ہے...... وہ...... پروین خالہ...... آ رہی ہیں...... انگوٹھی اور جوڑا لے کر!'' اس نے شرمگیں سے انداز میں بتایا، ''ابو نے پیغام دیا ہے آپ اور زرباب بھائی آٹھ بجے تک پہنچ جائیں...... یوں سمجھیں...... چھوٹی سی، منگنی کی تقریب ہے!''

علمہ خاموشی سے، پریشانی سے، گم صم سی ہوگئی۔

''ہیلو...... سن رہی ہیں نا......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آں...... ہاں...... لیکن سیما...... میں کیسے آؤں...... آج تو ثوبیہ کے سسرال والے آ رہے ہیں اسکی شادی کی تاریخ رکھنے......"

"میں کچھ نہیں جانتی......" سیما خفا ہوئی "کوئی بہانہ نہیں چلے گا...... بس آٹھ بجے تک پہنچ جائیے گا!"

علمہ نے فون بند کیا تو اس کا ذہن جیسے دو حصوں میں بٹا ہوا تھا!

☆☆☆

وہ بہت جلدا لجھی الجھی سی، کھوئی کھوئی سی تھی۔ زرباب نے اپنا سیل فون اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے بہت غور سے اسے دیکھا۔

"خیریت ہی ہے نا؟؟"

"ہوں؟" علمہ نے چونک کر زرباب کا چہرہ دیکھا، "کیا کہا آپ نے"

"میں پوچھ رہا ہوں، سب ٹھیک تو ہے؟ آخر سیما نے ایسا کیا کہہ دیا جو تم اب تک وہیں کھوئی ہوئی ہو۔"

"زرباب!" علمہ کو خیال آیا کہ آخر اسے اکیلے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ کوئی ہے جو اس کی ہر خوشی اور ہر پریشانی میں شیئر کر سکتا ہے۔ کیا خبر وہ اس کی پریشانی کا کوئی حل چٹکیوں میں نکال دے۔

"زرباب...... اتفاق ایسا ہوا کہ آج ہی سیما کی بھی منگنی ٹھہر گئی۔"

"سیما کی منگنی......" زرباب کو حیرت ہوئی، "لیکن کس سے؟"

"خالہ پروین کے بیٹے ساجد سے...... دراصل سیما کا رشتہ انہوں نے ہماری شادی سے پہلے کا مانگا ہوا تھا۔ اب ان کا فون آیا تو ابو نے انہیں ہاں کر دی...... سیما بتا رہی تھی کہ خالہ ایک چھوٹی سی رسم کرنے آ رہی ہیں۔"

زرباب کے چہرے پر سوچ اور قدرے فکرمندی کے آثار نمودار ہوئے۔ علمہ بہت آس سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"لیکن علمہ...... ہم وہاں کیسے جا سکتے ہیں؟" چند ہی لمحوں بعد وہ بولا "جب ہمارے اپنے گھر میں ایک تقریب ہے......"

"کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ زرباب...... کہ...... میں مہمانوں کو کھانا کھلانے کے بعد...... وہاں چلی جاؤں اس طرح شرکت بھی ہو جائے گی اور سیما کا گلہ بھی نہیں رہے گا!" علمہ ڈرتے ڈرتے بولی "کیا بات ہے؟"

شرافت بیگم کی آواز پر علمہ بُری طرح چونکی تھی...... وہ نجانے کس وقت یوں دبے قدموں آئی تھیں کہ علمہ اور زرباب کو بالکل بھی علم نہ ہوا تھا، اور اب وہ ایک دم ہی کمرے میں داخل ہو گئی تھیں "کک...... کچھ نہیں امی جی...... زرباب شاید علمہ سے بھی زیادہ گھبرایا، "وہ بس یونہی......"

شرافت بیگم کی تیز، بے مہر نگاہ علمہ کا چہرہ پڑھ رہی تھی۔ علمہ نے سر جھکا لیا تو انہیں غصہ آ گیا "کچن میں گوشت، مچھلی، دودھ سبھی کچھ رکھ کر تم کہیں لڑانے یہاں اوپر آ گئی ہو...... بلیوں کی دعوتِ شیراز کے لئے...... ابھی میں کچن میں نہ جاتی تو بلی کوئی نہ کوئی چیز گندی کر دیتی...... میرے پاس حرام کے پیسے نہیں ہیں جنہیں میں بلیوں پر لٹاؤں۔"

انہیں علمہ کے یوں چوری چوری زرباب سے بات کرنے کا گلہ تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''دراصل......امی جی......علمہ کی چھوٹی بہن۔سیما کی منگنی بھی آج ہی ٹھہر گئی اتفاق سے تو علمہ......'' زرباب ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اپنا مدعا بیان کرنے جا رہا تھا...... شرافت بیگم نے بھڑک کر اس کی بات کاٹی۔

''اچھا! تو یہاں یہ منصوبہ سازی ہو رہی ہے کہ کس طرح گھر کی تقریب کے کاموں سے جان چھڑا کے میکے سدھارا جائے......''

علمہ نے چونک کر گھبرا کر زرباب کو دیکھا۔وہ بھی ماں کے اچانک حملے سے بڑبڑایا تھا۔

''نن......نہیں......'' علمہ نے بولنا چاہا۔

''دیکھو علمہ......میں نے یہ سر دھوپ میں سفید نہیں کیا ہے۔'' وہ اپنی پوری فارم میں آ چکی تھیں۔

''خوب سمجھتی ہوں اس گھریلو سیاست کو میں......لڑکیاں چار دن آگے پیچھے پھر کر واہ واہ سمیٹتی ہیں اور پھر اس طرح حیلے بہانوں سے جان چھڑانے کے جتن کیا کرتی ہیں......''

''امی جی......آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔'' علمہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے......گلے میں جیسے پھندے سے پڑ گئے۔بولنا مشکل ہونے لگا۔

زرباب کو بھی احساس تھا کہ ماں بلا ضرورت ہی جذباتیت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

''علمہ نے یہ تو نہیں کہا کہ یہ یہاں کا کام چھوڑ کر وہاں جا رہی ہے۔'' وہ بولا، ''آخر آپ اتنا اپ سیٹ کیوں ہو رہی ہے۔''

''پھر اس بے وقت کی میٹنگ کا کیا جواز؟'' وہ چیخ کر بولیں۔

''دراصل علمہ چاہ رہی ہے کہ وہ یہاں مہمانوں کے لئے کھانا لگا کر......پھر اس کے بعد......اپنے میکے جائے......تاکہ......دونوں تقریبات میں شرکت ہو جائے......''

علمہ کو اندازہ ہوا کہ زرباب علمہ کے لئے تکلیف کا باعث بنا۔شوہر کو تو ایک مضبوط ڈھال کی مانند ہونا چاہئے جو بیوی کی جانب بڑھتے ہر وار کو روکنے کی صلاحیت رکھتی ہو......ایک ایسا مہربان سائبان جس کے تلے عورت خود کو ہر طرح محفوظ خیال کر سکے۔

''ایسا بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟'' شرافت بیگم جھنجھلا گئیں، ''دو کشتیوں کا سوار ہمیشہ بیچ میں ڈوبتا ہے،اور پھر میکے کی چھوٹی موٹی تقریبات کو اتنا سر پر سوار کرنا ہمارے ہاں کا دستور نہیں ہے۔اپنا گھر چھوڑ کر پرائی فکریں سمیٹنے کی کیا ضرورت ہے۔''

زرباب کو علمہ کی ٹوٹی پھوٹی سی حمایت کرتا دیکھ کر شرافت بیگم وہاں زیادہ دیر نہ رکیں۔اپنا دو ٹوک موقف بیان کر کے وہ باہر نکل گئیں۔

علمہ نے زرباب کو دیکھنا چاہا۔پھر اسے لگا کہ اس کے آنسو زرباب کو ڈسٹرب کر دیں گے۔وہ بھی سر جھکا کر باہر چلی آئی۔

سیما نے آٹھ بجے تک پہنچنے کا کہا تھا۔علمہ کو ایسا لگا جیسے اس کے دل پر گھڑی بن گئی ہو۔یا اس کا دل ہی گھڑی بن گیا ہو۔اس کے ہاتھ کام میں مصروف تھے،لیکن اس کا ذہن اپنے میکے کی اس چھوٹی سی خوشی میں شریک نہ ہونے پر اسے ملامت کئے جاتا تھا۔ثوبیہ کی آج تو خوشی ہی دیدنی تھی۔وہ تتلی بنی یہاں سے وہاں اڑتی پھر رہی تھی۔شام کے لئے تیار شدہ سوٹ کو استری کر کے اس نے ایک نمایاں جگہ ہینگ کر دیا تھا جہاں سے گذرتے ہر بار وہ اس پر ایک نظر ڈالتی تھی۔میچنگ سینڈلز،چوڑیاں اور جیولری وغیرہ بھی اس نے نکال کر اپنی ڈریسنگ ٹیبل پر اوپر ہی رکھ لی تھیں تاکہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عین وقت پر کسی گڑبڑ کا احتمال نہ رہے۔ علمہ بے حد مصروف تھی لیکن ثوبیہ کی خوشی سے پھولی ہوئی حرکات اتنی واضح تھیں کہ وہ بار بار متوجہ ہو جاتی تھی۔

اب وہ فریج کھولے کھڑی تھی۔

”بھابی......“

علمہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔ وہ اس وقت قورمے کا مصالحہ بھون رہی تھی۔ پسینہ اس کے بالوں سے پھوٹتا تھا اور ایڑیوں میں پہنچ کر جذب ہوتا تھا۔

”ایک بات تو بتائیں......“ ثوبیہ فریج بند کر کے، اس سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

”ہاں...... پوچھو!“

”شادی سے پہلے...... آپ اسکن پر کیا لگاتی تھیں؟“

”کچھ بھی نہیں۔“ علمہ نے حیرانی سے کہا۔ ثوبیہ کا سوال اس وقت اس کے سر پر سے گذر گیا تھا۔

”اب بنیں نہیں!“ اس نے خفگی سے فریج بند کر دیا ”مجھے پہلے ہی پتہ تھا آپ مکر جائیں گی۔“ ”میں واقعی نہیں سمجھی ثوبیہ...... شادی سے پہلے بھلا...... میں کیا لگاؤں گی...... اسکن پر...... اور کیوں؟“ ”شادی کے وقت آپ کا چہرہ ٹیوب لائٹ کی طرح چمکتا تھا......“ ثوبیہ بھی چمک کر بولی، ”اور اب ذرا آئینہ دیکھیں آپ...... کالے کالے دھبوں سے پورا چہرہ بھر گیا ہے...... اس کا یہی مطلب ہوا نا کہ شادی کے وقت تک آپ کوئی ایسا پروڈکٹ یوز کر رہی تھیں جو چھوڑ دینے سے آپ کے چہرے کا یہ حال ہوا ہے...... بھلا بتائیں تو سہی...... کون سی کریم تھی؟ کوئی دیسی نسخہ تھا؟ یا کوئی حکیمی دوا...... کچھ تو تھا نا بھابی؟؟“

علمہ آنکھیں پھاڑے ثوبیہ کو دیکھ رہی تھی...... پریگنینسی کے دوران چہرے پر نمودار ہو جانے والی چند چھائیوں کا اس نے کس قدر بے رحمی سے تجزیہ کیا تھا۔

مصالحہ جلنے کی خوشبو آنے لگی تو علمہ بری طرح چونکی۔ پانی کا چھینٹا دے کر اس نے پتیلی میں چمچہ ہلایا اور ایک بار پھر ثوبیہ کو دیکھا۔

”ثوبیہ...... اگر تم یقین کرو...... تو میں تو کولڈ کریم بھی کبھی کبھار ہی لگایا کرتی تھیں چہرے پر...... یاد آ جائے ورنہ تو...... ایسے ہی گذارا ہو جاتا تھا۔“

ثوبیہ نے اسے جن نظروں سے دیکھا اس سے علمہ کو افسوس ہوا کہ کاش وہ اس کا دل رکھنے کے لئے ہی کسی کریم کا نام لے دیتی!! لیکن پھر اسے خیال آیا...... کس کا؟ کس کریم کا نام لیتی، اسے تو کسی کریم کا نام ہی یاد نہ تھا!

ثوبیہ باہر چلی گئی تو علمہ ٹھنڈی سانس بھر کر سلاد کے سامان کی جانب متوجہ ہو گئی۔

☆

ثوبیہ کے سسرال والوں کی آمد سے قبل ہی پورا گھر شیشے کی مانند چمکنے لگا تھا اور صحن میں رکھی میز پر خورد و نوشت کے برتن طریقے سلیقے سے سج گئے تھے۔ باورچی خانے میں تمام اشیاء بالکل تیار حالت میں موجود تھیں...... اور علمہ...... اپنے کمرے میں کمر کے درد سے بے حال ہو رہی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

''کوئی ٹیبلٹ لے لو میری جان!'' زرباب اس کے قریب فکر مند سا بیٹھا تھا۔

''تھوڑی دیر لیٹ جاؤں تو ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ......'' وہ کراہی

''لیکن تمہیں تیار بھی تو ہونا ہے علمہ...... اور وہ لوگ اب پہنچتے ہی ہوں گے!'' زرباب نے گھڑی کی جانب دیکھا جو اب رات کے آٹھ بجنے کا اعلان کر رہی تھی!

علمہ نے بھی گھڑی کی جانب دیکھا اور پھر دیکھتی ہی رہ گئی! آٹھ بج گئے تھے! نجانے وہاں کیا ہو رہا ہوگا؟ سیما اور ارما نے بھلا کیسے انتظامات کیے ہوں گے...... انہیں تو گھر داری سنبھالے ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن بھی نہ ہوئے تھے! سیما تیار ہو کر بیٹھے گی تو ارما اکیلی کس طرح سب کچھ مینج کر پائے گی۔

سوچوں کے بھنور میں پھنس کر جسمانی تکلیف کا احساس کم ہو چلا تھا...... بھنور سے نکلی تو پھر سے ایک ٹیس اٹھی۔ علمہ کو احساس ہوا کہ زرباب ٹھیک ہی کہہ رہا تھا! اسے درد کی گولی کی ضرورت تھی۔ زرباب تو باتھ روم میں جا گھسا تھا۔ علمہ نے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے پین کلر ٹیبلٹ نکالی اور پانی کی تلاش میں نظر دوڑائی۔

شرافت بیگم قدرے جھنجلائی سی اندر آئی تھیں۔ انہوں نے بھنا کر علمہ پر نظر ڈالی۔

''ایسے بیٹھی ہو جیسے ابھی ابھی دیہاڑی پر مزدوری کر کے لوٹی ہو......'' وہ اس کے حلیے سے خفا تھیں۔

''نیچے مہمان آئے ہیں اور تم اور زرباب یہاں گھسے بیٹھے ہو......''

علمہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن شرافت بیگم کے بولتے ہوئے ناممکن تھا کہ مخاطب کوئی وضاحت دے پاتا۔ وہ بولنے اور صرف بولنے کی عادی تھیں۔

''جلدی کرو...... پانچ منٹ میں کپڑے تبدیل کر کے نیچے آؤ...... کھانا بھی لگانا ہے۔'' وہ پلٹ گئیں۔ علمہ نے تھکے تھکے انداز سے گولیاں واپس دراز میں ڈالیں اور خود کو سنبھالتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔ ثوبیہ کے سسرال والے اچھے لوگ تھے۔ نرم خو اور مہربان صفت۔ ان سے مل کر علمہ کو خوشی ہوئی تھی۔ وہ اپنا درد نظر انداز کر کے ان کی خاطر مدارات میں لگ گئی۔ ثوبیہ کی ہر چند کوئی مایوں کی تقریب نہ تھی لیکن وہ بھی تصور کر کے اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ علمہ اس کے کمرے میں گئی تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ ثوبیہ کسی دلہن کی طرح بیٹھی تھی۔ اس کا سوٹ کا کلر تیز تھا جس کی مناسبت سے اس نے میک اپ بھی تیز رنگوں کا کیا تھا۔

''بھابی...... کون سی ڈیٹ فکس ہوئی؟؟'' ثوبیہ نے خاصی بے تابی سے پوچھا۔

''پتہ نہیں ثوبیہ...... میں تو کھانا لگا رہی ہوں...... میں نے امی سے پوچھا نہیں......''

''کان میں تو پڑ ہی جاتا ہے......'' وہ خفگی سے بولی۔

''اچھا میں پوچھتی ہوں......'' علمہ نے اسے خفا ہوتے دیکھا تو تسلی دینے کی خاطر بولی۔

پھر وہ پلٹ کر کمرے سے نکلی۔ سامنے شرافت بیگم خوشی سے بے حال ہوتی اپنی سمدھن سے گلے مل رہی تھیں۔ ان کے منہ میں لڈو پھنسا ہوا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مبارک ہو بیٹی......'' ثوبیہ کی دادی ساس نے اسے بھی مبارک باد دی، ''نومبر کی بیس تاریخ طے ہوگئی ہے۔''

''خیر......مبارک......آنٹی......'' علمہ کے لبوں سے ٹوٹ کر نکلا۔

نومبر کی اٹھائیس تاریخ تو اسے ڈاکٹر نے ڈلیوری کے لئے دی تھی جو کہ شرافت بیگم اچھی طرح جانتی تھیں۔اس کے باوجود انہوں نے صرف ایک ہفتہ پہلے ثوبیہ کی شادی کی تقریب رکھ دی تھی۔یہ علمہ کے ساتھ اچھی بھلی زیادتی کی بات تھی۔انہیں کم از کم اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر لینا چاہئے تھا! بھلا ایک ڈیڑھ ماہ آگے کی تاریخ رکھ لینے سے کیا نقصان ہو جاتا!

علمہ کا چہرہ بجھ گیا تھا۔اس کا دل بھی بجھ گیا تھا! وہ سوچتی تھی ثوبیہ کی شادی خوب انجوائے کرے گی۔جو بوجھ وہ اٹھائے پھر رہی تھی اس کے ساتھ شادی کی تقریب کو نمٹانا کتنا مشکل تھا، علمہ کو پورا احساس تھا!

''کھانا لگا دو علمہ......'' شرافت بیگم چہکتی ہوئی بولیں۔''اب تو سبھی کو بھوک محسوس ہو رہی ہے!!''

انہیں احساس نہ تھا کہ علمہ کی بھوک یہ خبر سن کر مر سی گئی تھی۔کسی نے اس سے صلاح کی ضرورت نہ سمجھی تھی......کسی نے اسے اس قابل نہ جانا تھا......زریاب تک نے نہیں!!

وہ بے دلی سے کچن میں چلی آئی۔سبھی کچھ تیار تھا۔وہ گرم بھی کر چکی تھی۔اب میبل پر پہنچانے کا کام باقی تھا سو علمہ خاموشی سے وہ بھی کرنے لگی۔

تبھی ثوبیہ کے دو دیور اٹھ کر چلے آئے۔

''بھابی آپ ہمیں بتا دیں کیا کچھ رکھنا ہے۔'' وہ نرمی اور ہمدردی سے بولے تھے، ''آپ صرف بتاتی جائیں۔رکھنا ہمارا کام ہے۔''

''ارے نہیں بھائی......آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں!'' علمہ کو شرم محسوس ہوئی۔

''ہم تکلیف نہیں کر رہے آپ تکلف کر رہی ہیں!'' ایک ہنس کر بولا، ''ہمیں چھوٹا بھائی سمجھیں!'' علمہ کو 'بھائی' کے لفظ سے بہت خوشی اور تقویت کا احساس ہوا۔اسے لگا وہ واقعی تکلف برت رہی تھی۔وہ انہیں ڈشز میں نکال نکال کر سب چیزیں دیتی گئی اور وہ دونوں بے حد تجربہ کاری سے ساری اشیاء ٹیبل پر سجاتے گئے۔علمہ کو واقعی ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کا بہت ہاتھ بٹا دیا ہو۔

کھانے میں علمہ کے ہاتھ کا مخصوص ذائقہ رچا ہوا تھا جسے مہمان خواتین فوراً پہچان گئیں۔

''اتنا ہی عمدہ ذائقہ ہے آج بھی......'' ثوبیہ کی ساس نے چپکے سے انہیں ٹہوکا دیا تھا، اب آپ بھی اپنے پکے ہوئے پلاؤ کی تعریف نہیں کریں گی......

''چلو......بچی اپنے ہی گھر آ رہی ہے نا......ہم اب اس کی تعریفیں کیا کریں گے!'' وہ تدبر سے بولیں......سب لوگ ہنسنے بولنے میں مصروف نظر آ رہے تھے......علمہ کو اپنا دل اس خوشگوار ماحول میں اجنبی سا محسوس ہوا۔وہ ایک نسبتاً تنہا گوشے میں جا بیٹھی جہاں موتیا کے گملے رکھے تھے۔موتیا کی بھینی بھینی مہک علمہ کے دکھ میں گھل مل کر اس کا جی ہلکا کرنے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''سنو! تمہارے دکھ کی خوشبو بھی...... اس خوشبو سے ملتی ہے...... مدہم مدہم...... اپنا آپ چھپاتی...... پھر بھی ظاہر ہوتی...... بھینی بھینی...... پیاری سی...... ہے نا!''

''تم پھر آ گئے؟ کیوں آ جاتے ہو یوں چپکے سے...... بن بتائے؟'' وہ آزردگی سے بولی۔

''پگلی...... میں جاتا ہی کب ہوں؟''

''تو چلے جاؤ...... میں نے تو تمہیں روکا نہیں!''

''کیسے جاؤں، تمہیں میرے پیر میں یہ زنجیر نظر نہیں آتی؟''

''کیسی زنجیر...... مجھے تو کوئی زنجیر نظر نہیں آتی!''

''آہ...... یہ زنجیر محبت ہے...... کاش تمہیں کبھی نظر آئی ہوتی!''

''میرے لئے اب تمہاری ساری باتیں بے معنی ہیں!''

''تمہارے لئے تو پہلے بھی...... میری باتیں بے معنی تھیں!''

''پہلے؟ پہلے تو تم نے مجھ سے کبھی کچھ کہا ہی نہیں؟''

''تم نے میرے کہے بنا...... کچھ سمجھا بھی نہیں؟؟''

''چھوڑو...... پرے کرو...... اب جاؤ تم!'' وہ خفگی اور آزردگی سے بولی۔

''اچھا...... تم ناراض مت ہو...... میں اب کچھ نہیں بولتا!''

''خاموش رہ کر...... کیا کرو گے؟''

''انتظار لاحاصل!''

علمہ جیسے گہری نیند سے جاگی تھی۔ زرباب اس کے قریب کھڑا اسے آوازیں دے رہا تھا۔

''کہاں کھوئی ہوئی ہو زندگی!'' وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

''مجھے...... شاید نیند سی آ گئی تھی!'' علمہ کو اپنی بے پناہ تھکن کا احساس ہونے لگا۔

''اچھا سنو! میں نے امی سے پوچھا ہے...... ہم لوگ تھوڑی دیر کے لئے چلتے ہیں!''

''کہاں؟''

''تمہارے گھر...... اور کہاں!'' زرباب اس کی غائب دماغی پر حیران ہوا۔

''میرے...... گھر!'' علمہ نے زیر لب دہرایا

''اپنا گھر چھوڑ کر پرائی فکریں سمیٹنے کی کیا ضرورت ہے؟؟'' اسے شرافت بیگم کا کہا ہوا جملہ یاد آ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اب چلو بھی یار...... ایسی بھی کیا ناراضگی!'' زرباب اس کی خاموشی کو خفگی پر محمول کر کے اسے منانا چاہتا تھا۔

''لیکن...... مہمان!''

''مہمان تو خود جانے والے ہیں۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی نکل چلتے ہیں۔'' زرباب چپکے سے بولا ''لیکن زرباب...... اب کیا فائدہ؟ گیارہ بج رہے ہیں!'' وہ اداسی سے بولی۔

''اچھا...... تمہاری مرضی۔'' اب وہ خود خفا ہونے لگا تھا۔

''چلیں ٹھیک ہے۔ چلتے ہیں!'' علمہ اس کا اندازہ دیکھ کر جلدی سے آمادہ ہوگئی۔ وہ بھلا زرباب کو کیسے خفا کر سکتی تھی؟

سیما اور ارما نے اسے دیکھتے ہی ہر قسم کی ناراضگی ختم کرنے کا اعلان کیا اور اس سے لپٹ گئیں۔

''میں نے سوچا تھا پورا مہینہ آپ منائیں گی تب مانوں گی...... لیکن آپ کی صورت ایسی ہے کہ بندہ ہر قسم کی ناراضگی بھول جاتا ہے......'' سیما ہنستے ہوئے بولی تھی۔

علمہ نے دیکھا، ذرا سی خوشی سے اس کا چہرہ نکھر گیا تھا۔ اس نے سیما کا ماتھا چوم لیا۔

''بہت بہت مبارک ہو۔'' اسے مبارکباد دیتے ہوئے علمہ کی پلکیں بھیگ گئیں۔

''ہم سب نے بہت یاد کیا آج آپ کو......'' ارما اس کے کندھے سے لگ کر بیٹھ گئی، ''ابو جی تو بار بار سب سے چھپ کر اپنی آنکھیں پونچھتے تھے...... لیکن ساجد بھائی اور پروین خالہ کی تسلیوں نے انہیں بہت حوصلہ دیا۔''

''اب چھوڑو یہ باتیں۔'' سیما نے ارما کو ٹوک دیا، ''جاؤ اپیا کے لئے کچھ کھانے کے لئے لے آؤ...... اور زرباب بھائی کو بھی ایک پلیٹ بنا دو۔''

سیما کے کہنے سے علمہ کو احساس ہوا کہ وہ بہت بھوکی ہے۔ اپنے بنائے ہوئے کھانے کو تو اس نے چکھا تک نہ تھا۔ ارما کھانا لائی۔ سادہ سا کھانا تھا۔ بریانی اور میٹھے میں کھیر علمہ کو وہ کھانا من و سلویٰ محسوس ہوا۔ اس نے بہت شوق سے، جی بھر کر کھایا۔

''پروین خالہ نے زیادہ تکلفات میں پڑنے سے منع کر دیا تھا۔ میں نے بریانی بنائی اور ارما نے کھیر......''

''میری کھیر کی زیادہ تعریف ہوئی!'' ارما نے کچھ اترا کر کہا۔

''رامش بھائی نے تمہارا دل رکھنے کے لئے کہہ دیا تھا۔'' سیما ہنس دی۔

علمہ کے گلے میں کھیر پھنسنے لگی۔ اس نے سوالیہ نظر سے سیما کو دیکھا تھا۔

''آئے تھے نا رامش بھائی بھی...... اور اپیا...... ساجد کو جو سوٹ اور گھڑی ابو نے دی وہ رامش بھائی ہی لے کر آئے تھے...... ابو جی نے پیسے دینے کی کوشش کی تو ناراض ہوگئے۔ کہنے لگے آپ مجھے اپنا بیٹا کہتے ضرور ہیں سمجھتے نہیں ہیں۔ ذرا سی بات تھی لیکن ابو جی کا بڑا بوجھ ہلکا ہوگیا۔''

علمہ سے کچھ کہا نہ گیا۔ وہ کھیر کا پیالہ تھامے خاموش بیٹھی رہی۔

''ثوبیہ کی تاریخ کیا طے ہوئی؟'' سیما کو خیال آیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بیس نومبر......" وہ آہستگی سے بولی۔

سیما اور ارما نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا پھر علمہ کو دیکھا۔

"لیکن......لیکن اپیا......"

"علمہ چلیں!" زریاب دروازے پر کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"ابھی سے زریاب بھائی؟" بہنیں شکوہ کناں ہوئیں، "ابھی تو ہم نے ٹھیک سے بات بھی نہیں کی۔"

"ارے بھئی......تمہاری اپنی بہن ہے۔ جب جی چاہے بلا لینا اور خوب باتیں کرنا......لیکن ذرا گھڑی کی جانب دیکھو جو ساڑھے بارہ کا ٹائم بتا رہی ہے۔ گھر پہنچتے پہنچتے ایک بج جائے گا۔"

"زریاب ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں سیما!" علمہ وقت کا احساس ہوتے ہی کھڑی ہوگئی، "میں پھر آؤں گی۔"

"کہاں آتی ہیں باجی آپ......" وہ اداسی سے بولی، "ان سات آٹھ مہینوں میں کوئی چار پانچ مرتبہ آئی ہیں آپ!"

"تم ذرا سکھر جاؤ......پھر پوچھتے ہیں تم سے......تم کتنی مرتبہ آتی ہو......" زریاب خوشگوار انداز میں اسے چھیڑنے لگا۔

"سب نے چلے جانا ہے۔" وقار صاحب اداسی سے مسکرائے تھے، "ان کے دم سے میرا دم ہے یہ چلی جائے گی تو میں بھی جانے میں جلدی کروں گا......پھر خالی گھر میں کون آئے گا......زریاب میاں!"

علمہ کے دل کو کچھ ہوا۔ وہ بے ساختہ آگے بڑھ کر ان سے لپٹ گئی۔ آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے تھے۔

وقار صاحب نے دھیرے سے اس کا سر تھپکا۔ بہت خاموشی سے باپ بیٹی نے ایک دوسرے سے اپنا اپنا احوال کہہ سن لیا۔

سیما اور ارما اداس سے اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہیں۔ علمہ زریاب کے پیچھے بیٹھ کر چل دی۔ واپسی کا رستہ قدرے خاموشی سے کٹا۔ ہر چند کہ زریاب پورا رستہ بہت کچھ بولتا ہوا جاتا تھا۔ علمہ نے اپنی اداسی میں اس کی خاموشی کو اتنا محسوس نہ کیا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر بھی دونوں خاموشی سے اپنی جگہ لیٹ گئے بت علمہ کو زریاب کے بدلے بدلے سے انداز کا احساس ہوا۔ اس نے زریاب کی جانب کروٹ لی۔ اس کے بازو پر ہاتھ رکھا۔

"زریاب!"

"ہوں۔ کہو!"

"آپ......کچھ سوچ رہے ہیں کیا؟ اتنے خاموش خاموش سے کیوں ہیں؟"

زریاب کی جانب سے کچھ لمحے خاموشی چھائی رہی پھر اس نے علمہ کو دیکھا۔

"امی کہہ رہی تھیں علمہ......تمہارے گھر والے......مجھے وہ عزت نہیں دیتے......جو دامادوں کو دی جاتی ہے؟"

علمہ کی آنکھیں حیرت سے پوری کھل گئیں۔ چند لمحوں کے لئے اس سے کچھ بھی بولا نہ گیا۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''لیکن......امی کو......ایسا کس بات سے لگا؟'' وہ اٹک اٹک کر بولی۔

''تمہاری بہن کا رشتہ طے کرتے ہوئے......ہم سے کسی نے معمولی سا مشورہ بھی نہیں کیا؟''

اس طرح کا شکوہ کرتے ہوئے نجانے کیوں زرباب کی شکل......شرافت بیگم سے مشابہہ ہو رہی تھی۔علمہ پلکیں جھپک جھپک کر اسے دیکھتی رہی۔''

''وہ......زرباب......ابو جی نے پوچھا تھا مجھ سے......میں نے کہا......اصل رائے تو صرف سیما ہی دے سکتی ہے اور اس کی اہمیت ہے۔''

''پھر بھی علمہ......میں ان کا داماد ہوں۔میری اتنی عزت تو ہونی چاہئے!''

''وہ......زرباب......دراصل......ساجد تو ہمارا کزن ہے نا......تو......''

''اور میں غیر ہوں!''

''نہیں نہیں......یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ!''

''خیر......مجھے ایسا کوئی پرابلم نہیں ہے۔وہ تو امی نے یاد دلایا تو مجھے بھی احساس ہوا کہ امی ٹھیک کہتی ہیں......لوگ ایسے موقعوں پر دامادوں کو آگے رکھتے ہیں......''

بات مکمل کرتے کرتے اسے جماہی آنے لگی تھی۔اس نے علمہ کے چہرے پر پھیلے ہوئے دھوئیں پر غور نہ کیا۔

''اچھا سو جاؤ! نیند آ رہی ہے!''

اپنی بات کہہ کر اس نے مزے سے آنکھیں بند کیں اور اس سے اگلے ہی پل علمہ کو اس کی گہری گہری سانسوں کی آواز آنے لگی۔نیند کے معاملے میں وہ ایسا ہی خوش قسمت تھا۔ایک آواز دیتا تھا اور نیند حاضر ہو جاتی ہے۔

علمہ کو ایسا لگا جیسے نیند اس کی پلکوں سے اتر کر زرباب کے پاس چلی گئی تھی۔اب وہ آنکھیں کھولے سیدھی لیٹی چھت کو دیکھ رہی تھی۔چھت جواب تک سجی ہوئی تھی......رنگین پنیاں اکثر اسے دیکھ کر مسکرایا کرتی تھیں......کبھی شرارت سے' کبھی طنز سے' کبھی تمسخر سے......کبھی یونہی دل لگی سے......آنکھیں کھولے علمہ چھت کو دیکھتی رہی۔اس کے لب کی چھت کی مسکراہٹ کے جواب میں مسکرانا بھولنے لگے تھے......اب تو اکثر اس مسکراہٹ کا جواب اس کی آنکھوں کی نمی دے دیتی تھی۔

زرباب کا شکوہ ایک پھانس بن کر اس کے سینے میں گڑ گیا تھا۔سانس رک رہی تھی۔من بوجھل ہو رہا تھا۔

داماد؟ عزت؟ مشورہ؟ علمہ کے اردگرد سوالیہ نشان گھومتے پھر رہے تھے۔فضا میں تیر رہے تھے۔ایسا نہیں تھا کہ علمہ کے پاس ان سوالیہ نشانوں کے جواب نہ تھے۔جواب تھے!! وہ بھی تو اس گھر کی بہو تھی۔اس گھر کے لئے بھی وہ محترم تھی' قابل عزت' قابل قدر تھی۔پھر کیوں وہ اپنے اصل مقام سے محروم تھی؟ کسی بھی بات کے لئے اس سے مشورہ کیوں نہیں کیا جاتا تھا؟ ثوبیہ کے رشتے کے لئے کب کسی نے اسے درخور اعتنا سمجھا تھا؟ حتیٰ یہ کہ اس کی ڈلیوری کی ڈیٹ سے صرف ہفتہ بھر پہلے کی ڈیٹ لڑکے والوں کو دی گئی بنا اس کی کسی بھی مشکل کا خیال کیے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

علمہ نے تو کسی سے کسی بات کا گلہ نہ کیا تھا...... اسے تو گلہ کرنا آتا ہی نہ تھا۔ اسے دکھ یہ نہیں تھا کہ شرافت بیگم نے ایسا سوچا اور ایسا کہا۔ اسے تو دکھ زرباب کے گلے کا تھا! بھلا زرباب نے ایسا کیوں کہا؟ زرباب نے شرافت بیگم سے علمہ کی بابت تو کبھی کچھ نہ کہا تھا!

☆

دنوں کی چال میں اداسی کے گھنگھروؤں کی چھنک تھی۔ مدھم مدھم چھنک دل کی دیواروں سے جیسے لپٹ سی گئی تھی۔ علمہ سوچتی تھی کہ اس نے اس حالت کی عورتوں کو بہت فریش، بہت خوش نظر آتے دیکھا تھا۔ ایک بوجھ اٹھا کر بھی وہ چہکتی، لہکتی پھرتی تھیں...... لیکن علمہ کا تجربہ بہت مختلف سا تھا۔ اس کا دل اکثر اداس ہی رہتا تھا۔ طبیعت پر منوں بوجھ محسوس ہوا کرتا تھا۔ کسی کام کے کرنے کو جی نہ چاہتا پھر بھی ہر کام صرف اسی کی جانب منتظر نظروں سے ٹکر ٹکر دیکھا کرتا۔ ثوبیہ تو ایسی تتلی تھی جس کے پروں میں ہر روز ایک نئے رنگ کا اضافہ ہو رہا تھا۔ وہ اس اضافے کے باوجود روز بروز ہلکی پھلکی ہوتی، اوپر سے اوپر اڑا کرتی۔

اب تو اس نے اپنے منگیتر سے فون پر بات چیت بھی شروع کر دی تھی۔ فرقان دبئی سے فون کرتا تھا اور ثوبیہ جو پہلے "پڑھائی" کی وجہ سے کمرہ بند رکھتی تھی اب اس سے فون پر بات چیت کی بناء پر ویسے ہی دروازے کو بند رکھا کرتی تھی۔

زرباب اور شرافت بیگم اکثر سر جوڑے صلاح مشورے کرتے پائے جاتے تھے۔ اگست کا اخیر گزر رہا تھا۔ بس تھوڑا ہی ٹائم باقی رہتا تھا اور کسی تیاری کا نام و نشان نہ تھا۔

ایسے ہی اداس بوجھل دنوں میں ایک دن زرباب آفس سے آیا تو اس کا منہ بے حد اترا ہوا تھا۔ اس نے کھانا بھی چند ایک لقمے ہی زہر مار سا کیا اور اوپر چلا گیا۔ علمہ سلائی مشین پر بیٹھی چھوٹے چھوٹے سے کرتے سی رہی تھی۔ اس نے زرباب کو کھانا چھوڑ کر خاموشی سے اوپر جاتے دیکھا تو حیران سی بیٹھی رہ گئی۔

چند لمحے وہ یونہی بیٹھی اپنی کسی خطا کو ذہن میں لانے کی کوشش کرتی رہی۔ بھلا کس بات پر اس کا موڈ آف تھا۔ صبح آفس جاتے وقت تو وہ ٹھیک ٹھاک تھا۔ ابھی کھانا بھی اس کی پسند کا تھا اور بنا بھی بہت اچھا سا تھا۔ پھر آخر ایسی کیا بات ہوئی!

شرافت بیگم چھوٹا آئینہ سامنے رکھے بالوں میں سیاہ رنگ لگا رہی تھیں۔ انہوں نے نہ زرباب کی کیفیت پر دھیان دیا نہ علمہ کی الجھن پر۔ آخر کار علمہ اٹھی۔ سلائی مشین بند کر کے جگہ پر رکھی اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ اب کہ شرافت بیگم نے ایک معنی خیز قسم کی نظر اس کے عقب میں اچھالی تھی!

علمہ کمرے میں داخل ہوئی۔ زرباب آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا۔ اس نے لائٹ بھی بجھائی ہوئی تھی۔

"زرباب!" علمہ نے اسے دھیرے سے پکارا۔

زرباب نے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔ علمہ اس کے قریب بیٹھ گئی۔

"کیا بات ہے زرباب...... آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زرباب چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے علمہ کا ہاتھ تھام لیا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟؟"

"مجھے؟ بھلا مجھے پتہ نہیں چلے گا؟"

"ابھی عرصہ ہی کتنا ہوا ہے تمہیں میری زندگی میں شامل ہوئے...... چند مہینوں میں کوئی کسی کو اتنا کیسے جان سکتا ہے؟" زرباب ہولے ہولے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا۔

علمہ نے دوسرے ہاتھ سے اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے بالوں کو محبت سے سمیٹا۔

"ایک بندھن میں بندھتے ہی...... سارے پردے ہٹ جاتے ہیں زرباب...... اس میں بھلا حیرت کی کیا بات!"

"آفس میں آج...... کمپنی کے چیئرمین سے میری...... کچھ منہ ماری ہوگئی ہے!" زرباب فکرمندی سے بتانے لگا، "اس نے مجھے بے وجہ ہی ڈانٹا تو میں برداشت نہ کرسکا۔ میں نے اسے ٹھیک ٹھاک باتیں کہہ دیں...... جس پر اس نے...... لیٹر بنا کر اوپر بھیج دیا ہے...... اب دیکھو...... کیا بنتا ہے!علمہ دھک سے ہی رہ گئی! زرباب کی تنخواہ ہر چند کہ بہت زیادہ نہ تھی پھر بھی عزت سے گزارا ہوتا تھا۔ پورا گھر اسی کی تنخواہ سے چل رہا تھا۔ اس کے والد کی تھوڑی بہت جو پنشن آیا کرتی تھی اس کی تو شرافت بیگم کسی کو ہوا بھی نہ لگنے دیتی تھیں!

"یہ تو...... اچھا نہیں ہوا زرباب......" وہ فکرمندی سے بولی...... پھر اسے خیال آیا کہ زرباب تو خود اس بات پر اتنا پریشان تھا کہ اس نے کھانا بھی ٹھیک طرح سے نہ کھایا تھا!

"خیر......" وہ فوراً ہی بولی، "اتنی بھی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ رزق تو اوپر والے کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب تک دینا چاہے تو کوئی اسے بند نہیں کرسکتا۔"

زرباب نے گہری سانس بھری اور دونوں ہاتھوں کا تکیہ بنا کر سر کے نیچے رکھ لیا۔ وہ سجی ہوئی چھت پر نگاہ جمائے ہوئے تھا۔

"علمہ......"

"جی...... کہیے!"

"اچھے دن...... اتنی جلدی...... دور کیوں چلے جاتے ہیں!"

"صرف دن کہیے! اچھے ہوں یا برے...... ان کا کام تو گذرنا ہے!"

"اگر میری نوکری چلی گئی...... تو کیا ہوگا علمہ!" اس کے لہجے میں ہلکا سا خوف تھا۔

"کچھ نہیں......" علمہ نے بے پروائی سے کہنے کی کوشش کی لیکن اس کا لہجہ کمزور تھا "دوسری مل جائے گی!......"

زرباب اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"جانتی ہو علمہ...... یہ نوکری...... کتنی بھاگ دوڑ...... کتنی تگ و دو...... کتنے جھنجھٹوں میں پڑ کر میں نے حاصل کی تھی!...... جب مجھے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

اپائنٹ منٹ لیٹر ملا تھا......تب میں شاید اتنا ہی خوش ہوا ہوں! جتنا......جتنا......تمہارا گھونگھٹ اٹھا کر ہوا تھا......"

"ٹھیک ہی تو ہے......" علمہ اس کا دھیان بٹانے کی خاطر مسکرا کر بولی، "نوکری بھی دوبارہ مل جاتی ہے۔اور......بیوی بھی!"

"تمہارے جیسی بیوی تو خدا جنت میں بھی نہیں دے گا......وہ کہے گا میں نے تمہیں دنیا میں ہی حور دے دی تھی!" زرباب اس کی قربت محسوس کر کے قدرے ہلکا پھلکا ہونے لگا۔

علمہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی۔

"ایک فکر ثوبیہ کی ہے۔" زرباب آہستہ سے بولا۔علمہ کی انگلیاں رک گئیں۔

"ثوبیہ کی؟؟......"

"ہاں علمہ......چند ماہ ہی تو رہ گئے ہیں......دن انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں......اور......اس بچی کے لئے ہم ایک انگوٹھی تک نہیں بنوا سکتے......نوکری کے الگ لالے پڑ گئے ہیں۔"

"امی نے کچھ تو رکھا ہوگا ثوبیہ کے لئے؟" علمہ حیرت سے بولی۔

اب تک وہ یہی سمجھتی رہی تھی کہ شرافت بیگم کے کسی خفیہ لاکر سے ثوبیہ کے نام پر جمع شدہ رقم برآمد ہوگی اور اس کی شادی کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔اسے کیا خبر تھی کہ سارا بوجھ زرباب کے کاندھوں پر ٹھہرا ہوا تھا۔علمہ حقیقتاً خود بھی پریشان ہو گئی۔

"امی نے؟" زرباب ہنس دیا۔"ہماری امی ایک علیحدہ قسم کی خاتون ہیں علمہ......اب تک تمہیں اندازہ نہیں ہوا؟ وہ کل کی فکر میں اپنا آج خراب نہیں کرتیں، اور پھر سچ تو یہ ہے کہ ابو کی وفات کے بعد ہم نے اتنا برا وقت دیکھا کہ گھر کی اچھی چیزیں تک بیچنے کی نوبت آ گئی تھی۔ ایسے میں میری شادی وقت پر ہو گئی وہ بھی بہت ہے۔ثوبیہ غریب کے لئے بھلا کیا بچا کر رکھنا تھا کسی نے؟"

"پتہ ہے زرباب......" علمہ کچھ سوچ کر بولی تھی، "میری امی بہت دور اندیش، بہت صابر شاکر خاتون تھیں۔میری یادداشت میں ان کے نقوش بھی واضح نہیں ہیں......شاید میں آٹھ، نو برس کی ہوں گی جب ان کا انتقال ہوا......پھر بھی......جب ہماری شادی ہوئی تو ابو جی نے کئی ایسی چیزیں نکالیں جو امی جی میرے لئے رکھ چھوڑی تھیں......میری یہ چار چوڑیاں اور شادی والا سیٹ امی جی کا ہی تو ہے۔"

"ہاں ٹھیک کہتی ہو......" زرباب اس کی چوڑیوں سے کھیلنے لگا۔"تمہاری امی اتنی ہی اچھی اور دور اندیش ہوں گی......تبھی تو تم اتنی اچھی ہو۔ہے نا!"

علمہ مسکرا دی۔زرباب کی باتیں اس کے لئے ایک بہترین ٹانک کا کام کرتی تھیں۔وہ اپنی ساری تھکن، سب تکلیفیں بھول جایا کرتی تھی۔

"علمہ......" زرباب نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ "ایک......بات کہوں!"

"جی......" وہ مگن سے بولی، "کہیے نا!"

"ہم......اگر......یہ چوڑیاں......ثوبیہ کو دے دیں......"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ نے ایک دم بے ساختگی میں ہی اپنا ہاتھ کھینچا تھا! زرباب اچانک ہونق ہوا۔ پھر شرمندہ ہو گیا۔ علمہ کو اپنے ردعمل پر شرم آئی لیکن زرباب کا جملہ اتنا ہی اچانک اور اتنا ہی شدید تھا۔

''خیر۔ کوئی بات نہیں!'' زرباب کے چہرے کا رنگ بدل گیا، ''میں جانتا ہوں...... مرحومہ کی ماں کی نشانی ہیں...... تمہیں...... جی جان سے عزیز ہوں گی...... پس...... کہہ گذرا نہیں کہنا چاہئے تھا مجھے...... آئی ایم سوری...... ویری سوری علمہ...... معاف کرنا...... میں نے دل دکھایا تمہارا......''

وہ بولے جا رہا تھا...... علمہ پتھر کا بت بنی خاموش بیٹھی تھی...... زرباب اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔

''میں ذرا نیچے جا رہا ہوں علمہ...... کچھ دیر امی کے پاس بیٹھوں گا۔ تم چاہو تو تھوڑا آرام کر لو۔ چائے بنا دینا!''

علمہ زرباب کے جانے کے بعد بھی کافی دیر اسی طرح بیٹھی رہی۔ اسے زرباب کی بات کا دکھ تھا لیکن اصل دکھ اسے اپنے یوں بری طرح سے ہاتھ کھینچ لینے کا تھا! بھلا کیا سوچتا زرباب اس کے بارے میں۔ اتنا ہی دل تھا اس کی محبت کا؟ بس اتنی ہی بے غرضی! اسے زرباب کی فیلنگز کا خیال کرنا چاہیئے تھا۔ وہ آج ویسے بھی پریشان تھا۔ علمہ نے شاید اسے اور پریشان کر دیا تھا!!

☆

اس کی آمد اس قدر غیر متوقع تھی کہ سیما اور ارما کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ وہ دونوں بچیوں کی طرح تالیاں بجانے لگی تھیں۔

''سچ باجی۔ آپ کی شادی سے پہلے ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ آپ ہمارے لئے کیا ہیں۔'' اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

علمہ نے پیار سے اس کے بال سمیٹے۔ ارما نے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھا۔

''اب لگتا ہے جیسے آپ نے امی کی کمی پوری کی ہوئی تھی...... آپ چلی گئیں، لگتا ہے۔ ماں چلی گئی۔ کبھی کبھی تو بہت رونا آتا ہے آپ کو یاد کر کے۔''

''پاگل ہو تم......'' علمہ نے پیار سے اسے جھڑکا ''ابھی کچھ دنوں کی بات ہے۔ سیما کے اپنے سسرال جاتے ہی میں تمہاری بھی جھٹ منگنی اور پٹ بیاہ والا معاملہ کروں گی۔ تم بھی تب جانو گی کہ تمہاری باجی کتنی مصروف ہو گئی تھیں!''

''میں شادی نہیں کروں گی باجی۔'' وہ منمنائی، ''آج آپ کو صاف صاف بتا رہی ہوں......''

''کیا مطلب...... شادی نہیں کرو گی؟'' علمہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

''میں ابو جی کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی اپیا۔'' وہ سر اٹھا کر بولی۔ اس کی پلکوں پر ستارے چمک رہے تھے۔ علمہ نے بے ساختہ اس کی پیشانی چوم لی۔

''ابو جی کے لئے تمہارے اپنے گھر کی ہونا زیادہ باعث خوشی اور اطمینان ہو گا میری گڑیا......'' اس نے پیار سے بہن کو سمجھایا۔

کچھ دیر بہنوں سے گپ شپ لگا کر علمہ وقار صاحب کے پاس آ بیٹھی تھی۔ وہ بھی اس کی آمد کی خوشی چھپا نہیں پا رہے تھے۔ ان کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

چہرے پر ایک چمک سی تھی۔

''ابو جی...... میں ایک بات کرنے آئی تھی کہ آپ سے......'' علمہ کو جھجک سی تھی۔

''چلو...... کسی بھی بہانے آئی تو نا!'' وہ مسکرائے، ''بولو...... کیا بات ہے ایسی جو ہماری بیٹی کہتے ہوئے یوں متامل ہے۔''

''ابو جی...... زریاب کی...... اپنے کسی سینئر آفیسر سے کچھ چپقلش ہو گئی ہے۔ وہ بہت پریشان ہیں کہ کہیں انہیں...... کمپنی ٹرمینیٹ نہ کر دے۔''

''اوہ......'' وقار صاحب بھی قدرے سنجیدہ ہوئے، ''یہ تو واقعی پریشانی کی بات ہے۔''

''ابو جی...... آپ اگر......'' وہ اتنا ہی کہہ کر خاموش ہو گئی۔

''رامش سے...... کہہ کر دیکھوں؟؟'' وہ اس کا مطلب سمجھ کر آہستگی سے بولے۔

''اگر اس کمپنی میں ان کے تعلقات ہوں...... تو......''

''کیوں نہیں۔ میں نے جب اسے زریاب کی نوکری کے بارے میں بتایا تھا تبھی اس نے کہہ دیا تھا کہ اس کمپنی کے مالکان اس کے اچھے جاننے والوں میں سے ہیں...... اگر کبھی بھی کوئی ضرورت پڑے تو ہم اس سے کہہ ڈالیں۔''

علمہ کے چہرے پر رونق اور خوشی دوڑ گئی۔

''تب تو...... فکر کی کوئی بات نہیں ہے ابو جی۔''

وقار صاحب نے اس کا سر تھپکا اور مسکرائے

''میں آج ہی رامش کے پاس جاتا ہوں وہ ضرور اس مسئلے کا کوئی حل نکالے گا!''

علمہ ان کے پاس سے بہت مطمئن ہو کر اٹھی تھی!!

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس دن زرباب آفس سے لوٹا تو علمہ ایک چھوٹا سا ڈھیر سامنے بکھرائے نجانے کیا سیٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔

زرباب دروازے میں ہی رک کر اس کی مصروفیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا رہا پھر مسکراتا ہوا آگے بڑھا تھا۔علمہ نے اس کی آمد کا احساس ہونے پر سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر وہ بھی مسکرائی!

''یہ کیا بکھرا ہوا ہے؟......ایسا لگ رہا ہے ایئرپورٹ پر تمہارے سامان کی خوب چیکنگ ہوئی ہے!''

علمہ کو ہنسی آ گئی۔زرباب کا موڈ خوشگوار تھا اور ایسے میں علمہ کا موڈ خود بخود خوشگوار ہو جایا کرتا تھا۔

وہ اس کے سامنے بستر پر جوتوں سمیت ہی دراز ہو گیا۔علمہ اٹھ کر اس کے قریب آ بیٹھی۔اس کے جوتوں کے تسمے کھولنے لگی۔

''تھک گئے ہیں!''

''بہت......آج بہت ہیکٹک ڈے تھا......سارا دن سر کھجانے کی فرصت نہیں تھی......آفس میں تو ڈھنگ سے چائے کا ایک کپ بھی نہیں پی سکا!

''لنچ بھی نہیں کیا؟''علمہ کو دکھ ہوا''شام کے پانچ بج رہے ہیں!''

''چائے کی فرصت نہ تھی......لنچ کس کو یاد تھا!''وہ سیدھا لیٹا آنکھیں بند کیے بول رہا تھا۔علمہ نے اس کے جوتے اتارے......پیروں کو موزوں کی قید سے آزاد کیا......پھر اس کے پیروں کو ہتھیلیوں سے سہلانے لگی۔

''آپ لیٹیں کچھ دیر......میں روٹی بنا کر لاتی ہوں......''

وہ اٹھ کر جا رہی تھی زرباب نے ایک دم اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''یہیں بیٹھی رہو......میرے پاس......تمہارے یہاں بیٹھنے میں......روٹی کھانے سے زیادہ لذت اور مزہ ہے۔''

''میں ابھی لے آتی ہوں......دو منٹ میں......''

''دو منٹ کیسے گزریں گے؟؟''

علمہ بے بس ہو گئی۔پھر سے اس کے قریب بیٹھ کر اس کے پیر ہولے ہولے دبانے لگی،زرباب مزے سے آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔پھر جیسے اسے کچھ خیال آیا۔اس نے آنکھیں کھول کر علمہ کو دیکھا۔

''علمہ......ایک حیرت کی بات ہوئی!''

''اچھا......وہ کیا؟''

''چیئرمین صاحب نے آج مجھے اپنے آفس بلوایا تھا......میں سمجھا......ٹرمینیشن لیٹر میرے حوالے کریں گے......لیکن انہوں نے مجھ سے اپنے اس دن کے رویے پر سوری کر لی۔جواباً میں نے بھی ان سے معافی مانگی......وہ مجھ سے خوش نظر آ رہے تھے......''

اس کے پیروں پر علمہ کے ہاتھ ٹھہر گئے۔وہ بالکل خاموش بیٹھی رہ گئی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"تمہیں خوشی نہیں ہوئی بیوی؟؟" وہ اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کر حیرانی سے بولا۔

علمہ چونکی...... سنبھلی...... مسکرائی۔

"کیوں نہیں۔ آپ کی خوشی میں میری خوشی پوشیدہ ہے۔ آپ خوش ہیں میں بھی خوش ہوں۔"

"ویسے عجیب ہی اتفاق ہوا...... مجھے بالکل امید نہیں تھی کہ چیئرمین صاحب اس رویے کا مظاہرہ کریں گے...... میں تو کچھ اور ہی سوچ بیٹھا تھا!"

"اب تو آپ کی پریشانی ختم ہو گئی نا!"

"تبھی تو تمہارے ساتھ اس خوشی اور بےفکری کا شیئر کر رہا ہوں۔"

"اچھا...... اب یہ دیکھیں!" علمہ کو کچھ خیال آیا اس نے سامنے فرش پر بکھرے سامان کی جانب اس کی توجہ دلائی۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ دو ڈبے جو ہیں نا...... ان میں ڈنر سیٹ ہیں...... ایک فرانس میڈ ہے بہت قیمتی اور نازک اور دوسرا قدرے عام استعمال کا ہے۔ وہ اس باکس میں آئرن ہے۔ وہ بھی باہر کی ہے، اور اس بڑے بیگ میں دس سوٹ ہیں۔ ان سلے۔ ان پر کڑھائی اور کام وغیرہ بنے ہیں مگر میں نے یہ سوٹ سلوائے نہیں تھے۔ یہ چھوٹے ڈبے میں ٹی سیٹ اور کافی سیٹ ہے اور...... وہ...... جیولری باکس میں...... میری چوڑیاں ہیں!!"

آخر میں نجانے کیوں...... آواز مدھم ہو گئی تھی! زرباب حیرت سے آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے کبھی علمہ کو دیکھتا تھا کبھی اس سامان کو۔

"کیا مطلب...... تم کہیں جا رہی ہو کیا؟؟" وہ ہکلایا۔

"ہٹیں بھی...... میں کہاں جاؤں گی......" وہ ہنس پڑی، "یہ سامان میں نے ثوبیہ کو دینے کے لئے نکالا ہے...... میرے جہیز میں یہی کچھ قیمتی چیزیں تھیں...... باقی سامان تو بہت عام سا ہے اور کچھ میں نے استعمال کے لئے نکال لیا ہے......"

"نہیں علمہ......" زرباب آہستگی سے بولا، "ایسے مت کرو...... مجھے میری نظروں میں شرمندہ نہ کرو پلیز!"

"یہ کیا کہہ رہے ہیں زرباب...... میرا ثوبیہ سے ایک الگ رشتہ ہے۔ بھابی ہوں میں اس کی کیا میں اس ناطے سے اسے یہ سب کچھ نہیں دے سکتی؟؟؟"

"لیکن علمہ......" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا، "یہ سب کچھ تمہارے گھر والوں نے تمہیں دیا ہے...... اسی طرح ہم پر فرض ہے کہ ہم ثوبیہ کے لئے اس طرح کی تیاری کریں......"

"ہاں تو یہ ہمارا فرض ہی تو ادا ہو رہا ہے نا...... جب گھر میں چیزیں فارغ رکھی ہیں تو بازار سے خریدنے کی کیا ضرورت ہے؟"

زرباب اسے دیکھتا رہا پھر اس نے علمہ کو خود سے لپٹا لیا۔

"تم نے تو...... مجھے خرید لیا ہے علمہ......"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بدلے میں میں نے اپنا آپ بھی تو دیا ہے۔" وہ اس کے سینے سے لگی بولی۔

"ہاں......کوئی شک نہیں۔" اس نے علمہ کے بالوں پر پیار کیا۔

علمہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے بادلوں کے رتھ پر سوار وہ چاند نگر کی سیر کر رہی ہو۔

☆

علمہ کی جانب سے اتنا کچھ ملنے پر شرافت بیگم اور ثوبیہ کے رویے میں کافی تبدیلی پیدا ہو گئی تھی۔ شرافت بیگم کے لہجے کی رعونت اور تلخی میں کمی آئی تھی اور ثوبیہ اب کبھی کبھار کچن میں آکر کوئی نہ کوئی کام کر دیتی تھی۔ عارف کا بے پرواہ رویہ البتہ ہنوز ویسا ہی تھا۔ علمہ کو اکثر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ عارف کے دل میں اس کے لئے ایک نامعلوم سا کینہ ہے۔ وہ علمہ کو ڈی گریڈ ہوتا دیکھ کر خوشی سے پورا پھول جاتا تھا اور علمہ کی تعریف ہونے پر اس کا صرف منہ ہی پھولتا تھا۔ بہر حال علمہ کا اپنا رویہ سب کے ساتھ پہلے دن جیسا ہی تھا۔ اس میں اس نے کبھی کوئی کمی بیشی نہ کی تھی۔

گھر میں دھیرے دھیرے ایک افراتفری، ایک ہنگامہ سا بیدار ہونے لگا۔ ثوبیہ کی شادی کے دن قریب تر ہو رہے تھے۔ علمہ کی ڈلیوری کا دن بھی اسی حساب سے نزدیک تر تھا۔ اب وہ خود سے بیزار ہونے لگی تھی۔ اپنا آپ اسے بہت بوجھل اور مشکل محسوس ہوتا تھا۔ پھر کمرہ چھت پر ہونے کی وجہ سے وہ اور پریشان ہوتی تھی۔ ذرا ذرا سی بات کے لئے اسے نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے آنا پڑتا تھا۔

ایسے میں ایک دن وقار صاحب اسے لینے آگئے۔ علمہ انہیں اپنے گھر میں پا کر خوشی سی دیوانی ہونے لگی۔ وہ کبھی کچن کی طرف بھاگتی تو کبھی برتن وغیرہ نکالنے اپنے کمرے کی طرف۔

"علمہ...... بیٹی تم میرے پاس آکر بیٹھو...... میں تم سے ملنے آیا ہوں اور چند دنوں کے لئے تمہیں لے جانے بھی......تم کن چکروں میں پڑ رہی ہو......"

ان کا جملہ سن کر علمہ کے قدم رک گئے۔ اس نے مڑ کر باپ کا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن اس سے پہلے ان کی نظر شرافت بیگم کے چہرے پر پڑ گئی۔ ان کے چہرے پر وقار صاحب کی بات سے جو تاثرات ابھرے تھے انہیں دیکھ کر علمہ کا لہو اس کی رگوں میں منجمد سا ہونے لگا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ بھائی صاحب۔" شرافت بیگم ماتھے پر بل ڈال کر بے مروت سے لہجے میں بولیں۔ "علمہ کو کیوں لینے آئے ہیں آپ؟ علمہ نے تو مجھ سے ایسا کوئی ذکر نہیں کیا۔" وقار صاحب ان کے لہجے کی تلوار سے گھائل ہو کر کچھ دیر کچھ بولنے کے قابل نہ رہے تھے!

علمہ نے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی باپ کے پہلو میں آبیٹھی۔

"علمہ...... کیسے ذکر کرتی آپ سے!" پھر وہ بولے۔ "علمہ تو خود بے خبر تھی اس بات سے......"

دراصل بہن...... علمہ کی ماں زندہ نہیں ہے اس لئے مجھے اس طرح آپ کو زحمت دینی پڑی وہ ہوتی تو آپ سے کھل کر اس موضوع پر بات کر لیتی......"

"کس موضوع پر؟ میں کچھ سمجھی نہیں!" شرافت بیگم ان کی آمد کا مقصد جانتے ہی آنکھیں ماتھے پر رکھ لینے پر آمادہ تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ہمارے ہاں رواج ہے.....لڑکی کے......ان دنوں میں اسے میکے لے جانے کے لئے آتے ہیں.....'' وہ قدرے اٹک اٹک کر بولے۔

''معاف کیجئے بھائی صاحب......ہمارے ہاں ایسا کوئی رواج نہیں......ہمارے ہاں پہلا بچہ بھی سسرال میں ہوتا ہے اور آخری بھی!'' وہ بے اعتنائی سے بولیں۔ ''اور علمہ فی الوقت آپ کے ساتھ جا ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ ثوبیہ کی شادی میں تھوڑا ہی عرصہ رہ گیا ہے......ہم تو خود اس کی تیاریوں میں جتے ہوئے ہیں......کان کھجانے کی فرصت نہیں ہے......''

''آپ کی بات بھی ٹھیک ہے بہن......لیکن علمہ کو بھی......کچھ آرام کی......'' ان کے الفاظ ان کے لبوں میں ہی دم توڑ گئے۔

''آرام؟ کمال کرتے ہیں آپ......یہاں کون سا پہاڑ توڑنا پڑتا ہے اسے......ایک روٹی ہانڈی کا کام ہے سو وہ ہر عورت کر رہی ہے اپنے اپنے گھر میں......بچہ پیدا کرنے کا مطلب یہ تو نہیں کہ عورت پلنگ سے نہ اترے۔''

''م......میرا......یہ مطلب ہرگز نہیں تھا......''

''پھر آپ نے یہ بات کہی کیسے؟ علمہ نے کیا کچھ شکایت کی ہے آپ سے؟''

''نہیں نہیں بہن......بالکل نہیں......اس نے تو کبھی......''

''دیکھیے وقار صاحب! علمہ کا گھر اب یہی ہے......اس کا جینا مرنا یہیں ہمارے درمیان ہے......اب چاہے یہ بچہ پیدا کرے یا کوئی عید بقر عید منائے......گھر سے باہر کوئی کام نہیں ہوگا......'' ہاں کبھی کبھار تھوڑی دیر کے لئے مل آنے کو میں برا نہیں سمجھتی لیکن گھر سے باہر ایک رات بھی گذارنے کی میں اجازت نہیں دے سکتی......یہ بات آج آپ بھی اچھی طرح سمجھ لیجیے!''

وقار صاحب منہ کھولے شرافت بیگم کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

''ہمارے گھر اتنی بڑی تقریب ہونے والی ہے پھر بھی بنا سوچے سمجھے آپ اسے لینے آگئے......کچھ خیال کرنا چاہئے تھا آپ کو......''

''معاف کیجئے گا بہن......آپ......درست کہہ رہی ہیں!'' وقار صاحب آہستگی سے کھڑے ہوگئے علمہ ان کے ساتھ کھڑی بھی نہ ہو پائی......اس کا پورا جسم پتھر کا بن گیا تھا......

''میں چلوں بیٹی!'' وقار صاحب کا ہاتھ اس کے سر پر آکر ٹھہرا......علمہ نے نظر اٹھا کر ان کا چہرا نہ دیکھا......جن آنسوؤں کی نمی ان کی آواز میں گھلی ہوئی تھی علمہ انہیں ان کی آنکھوں میں نہ دیکھ پائی۔ سو وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔

وقار صاحب مڑے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے گھر سے نکل گئے۔ شرافت بیگم کی تیز نظروں نے گھر کی دہلیز تک ان کا تعاقب کیا تھا پھر انہوں نے علمہ کو دیکھا......علمہ اس وقت کاٹو تو لہو نہیں کی تفسیر بنی ہوئی تھی۔ سو انہوں نے کچھ بھی کہنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر لیا۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے چپ سی لگ گئی تھی! دن بھر وہ خاموشی سے اپنے کاموں میں لگی رہتی۔ رات بستر پر لیٹتی تو جلد ہی زرباب کو سوئی ہوئی ملتی۔ وہ اسے ایک دو مرتبہ پکارتا پھر خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو جاتا تھا۔ یوں بھی شادی کی تیاریاں شروع ہوتے ہی ایسا محسوس ہوا تھا جیسے مصروفیت کا جن تھا جو بوتل سے نکل آیا تھا۔

زرباب نے آفس میں لون کے لئے جو درخواست دی تھی نجانے کیوں فی الفور منظور کر لی گئی تھی۔ چند دنوں میں ہی لون کی رقم اس کے اکاؤنٹ میں آ گئی تھی۔ اب اسی رقم سے ثوبیہ کی جہیز کی چیزیں خریدی جا رہی تھیں۔

لڑکے والے اچھے، خاندانی لوگ تھے۔ انہوں نے بار بار کہلوایا تھا کہ لڑکا چونکہ دبئی میں ہے لہٰذا ثوبیہ کو ڈھیروں سامان لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ثوبیہ فرقان کے پاس دبئی چلی جائے گی تو سامان یونہی پڑا خراب ہوتا رہے گا۔

شرافت بیگم کو ان کی یہ بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

"وہ کیا سمجھ رہے ہیں ہمیں!" یہ پیغام ملنے پر وہ ناک چڑھا کر بولیں، "ہم اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ وہ ہم پر ترس کھا کر ایسے پیغام بھیجیں...... میری بچی ساری زندگی کیا پردیس میں گزارے گی؟ کبھی تو واپس آئے گی نا؟ سال میں ایک مرتبہ تو ملنے بھی آئے گی پھر یہاں بیٹھ کر تالیاں بجائے گی۔ خالی کمرے میں؟ ہم سب دیں گے اپنی بچی کو...... پھر وہ چاہے جیسے برتے۔ ایک بیٹی ہے اسے بھی خالی ہاتھ روانہ کر دیں؟"

ان کی باتیں سن کر کسی میں حوصلہ نہ تھا کہ وہ انہیں مزید کچھ سمجھانے کی کوشش کرتا۔ سو سبھی منہ بند کیے وہی کر رہے تھے جو وہ کہتی تھیں۔

زرباب آفس سے آتا تھا تو شرافت بیگم اور ثوبیہ بازار جانے کے لئے بالکل ریڈی ہوتی تھیں تینوں گھر سے نکلتے تو پھر رات گئے سامان سے لدے پھندے لوٹا کرتے۔ ثوبیہ کو جہیز کی ایسی حرص تھی جیسے پھر ساری زندگی اس نے بازار کا منہ نہیں دیکھنا تھا۔ ہر سوٹ کے ساتھ وہ میچنگ سینڈل، پراندہ، چوڑیاں اور لپ اسٹک بھی خریدتی۔ سوٹوں کے ساتھ اس کے پاس فضول چیزوں کا بھی ڈھیر ہو گیا۔ بھاری اور بڑے سامان کے لئے زرباب نے اپنے ایک کولیگ سے چند لاکھ روپے قرض لیے۔ یوں چند ہی دنوں میں وہ لوگ لاکھوں کے قرض دار ہو گئے۔ علمہ سوچتی تو اس کا سانس سینے میں اٹکا کرتا۔ اتنے سارے روپے بھلا کیسے یہ قرض ادا ہو گا؟ تنخواہ میں سے تو گزارا بھی کھینچ تان کر ہی ہوتا تھا۔ پھر آفس کے لون کی قسط کٹنے کے بعد بچے گا کیا جو مزید قرض بھی لیا جا رہا تھا۔

چند ایک بار اس نے زرباب سے کہنے کی کوشش کی تو زرباب نے اسے خاموش کر دیا۔

"دیکھو علمہ...... میں امی کے سامنے کچھ نہیں بول سکتا...... یہ گھر ان کا ہے سو وہی ہو گا جو وہ چاہیں گی!"

علمہ کے پاس خاموش ہو جانے کے سوا چارہ بھی کیا تھا!

اسے یاد تھا، اپنی شادی کے دنوں میں وہ چند ایک مرتبہ بازار گئی تھی، اور ضرورت کی چند اشیاء لے کر بہت جلدی لوٹ آئی تھی۔ سیما اور ارما اس پر ہنستی تھیں۔ "آپ جہیز بنا رہی ہیں یا سفری سامان؟" وہ اس سے پوچھتیں۔

"میں سمجھتی ہوں...... جہیز کو سفری سامان کی طرح ہی ہونا چاہیے۔ جامع اور مختصر!" وہ متانت سے کہتی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''آپ سمجھتی ہیں نا......لوگ نہیں سمجھتے!''

''جہیز میرے لئے ہے یا لوگوں کے لئے؟''

سیما اور ارما خاموش ہو جاتیں۔ پھر ان دونوں نے علمہ سے چھپ کر اس کے لئے کچھ سوٹ تیار کروائے تھے۔ جنہیں وہ ثوبیہ کو دان کر چکی تھی۔

ایک بار ایک سوزوکی کیری، اس کی شادی سے چند ہی روز قبل، ان کے دروازے پر آ کر رکی تھی۔ چند آدمیوں نے مل کر بہت احتیاط سے بے حد قیمتی سامان اندر رکھوایا تھا۔ علمہ، سیما اور ارما اپنے کمرے کے دروازے پر حیران کھڑی یہ کارروائی دیکھ رہی تھیں۔

وقار صاحب ان لوگوں کو رخصت کر کے اندر آئے تو ان کے چہرے پر نا سمجھ آنے والے تاثرات تھے۔

''ابو جی......'' ارما دوڑی بھاگ گئی، ''یہ سامان؟''

''علمہ کے لئے......'' وہ بس اتنا ہی بولے۔

''آپ نے منگوایا ہے؟'' ارما نظروں میں چمک اور خوشی بھر کر دیکھ رہی تھی۔

''نہیں......رامش میاں نے......بھیجا ہے......'' وہ دھیرے سے بولے۔

پھر وہ وہاں ٹھہرے نہیں تھے۔ تھکے تھکے قدموں میں چلتے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔

سیما اور ارما بے حد شوق سے بند ڈبوں سے ہی اندازے قائم کر رہی تھیں کہ کس ڈبے میں کیا ہو سکتا ہے......اور علمہ......دروازے کی چوکھٹ تھامے خاموش کھڑی تھی!

''تم اگر وہ سب چیزیں خود......اپنے ہاتھوں سے استعمال کرتیں......تو کتنا اچھا ہوتا!''

''کیا فرق پڑتا ہے......میں استعمال کروں یا کوئی اور''

''تمہیں نہیں پڑتا......مجھے......شاید پڑتا ہو!''

''تم تحفہ دے چکے......اب تمہارا اس سے کیا تعلق؟''

''ہاں......درست ہے! میرا تعلق صرف تم سے ہے۔ وہ سارے تحائف صرف تمہاری خوشی کے لئے تھے......تم اگر انہیں دے کر خوش ہو......تو میں بھی خوش ہوں!''

''غلط......تمہارا اب مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ تمہاری خوشی کا میری خوشی سے......''

''دیکھو......ایسے مت کہو! تمہارے سب دکھوں سے بھی میرا تعلق ہے......تمہاری آنکھوں میں آنسو آتے ہیں تو میرا دل اداس ہو جاتا ہے......تعلق ہوا نا؟''

''کوئی زبردستی ہے؟''

''نہیں......محبت ہے!!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''مجھے ضرورت نہیں اس کی۔''

''پھر بھی ہے......''

''تو کرتے رہو...... مجھے پروا نہیں۔''

''کر تو رہا ہوں...... انتظار لاحاصل!!!!''

☆

اس روز صبح طبیعت بہت بوجھل اور بے چین تھی۔ علمہ نے بستر سے اٹھنا چاہا تو اسے چکر سا آ گیا۔ وہ پھر سے لیٹ گئی۔ نجانے کیسے اس کی آنکھ لگ گئی۔ آنکھ کھلی تو زرباب الماری کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ آفس جانے کے لیے بالکل تیار تھا۔

علمہ گھبرا کر اٹھی۔

''آپ نے مجھے جگا دیا ہوتا!''

زرباب نے مڑ کر اسے دیکھا۔ دھیمے سے مسکرا دیا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم آرام کرو۔''

''لیکن آپ کے لیے ناشتہ......''

''میں آفس میں چائے کے ساتھ کچھ لے لوں گا......'' وہ کچھ فائلز بیگ میں رکھتے ہوئے بولا۔

''باقی لوگ بھی تو ہیں زرباب''

''میں نے کہا نا تم آرام کرو۔ مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگتی!''

زرباب کے دوٹوک انداز پر علمہ نے سوچا، وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا...... اس کی طبیعت واقعی خراب تھی۔ وہ واپس تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔

''زرباب......'' اسے خیال آیا تھا۔

''ہاں...... کہو!'' وہ کچھ جلدی میں تھا۔

''آپ نے کچھ سوچا ہے۔''

''کس بارے میں؟''

''خریداری............''

زرباب ہنس دیا۔

''خریداری کے بارے میں ابھی بھی سوچنا باقی ہے؟''

علمہ خاموش ہو گئی۔ وہ زرباب کو احساس دلانا چاہتی تھی کہ زرباب نے بچے کے لئے اب تک کچھ نہیں خریدا۔ وہی زرباب جو اس کے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پریگیننٹ ہونے کی خبر سنتے ہی آنے والے بچے کے لئے خریداری کرنا چاہتا تھا۔

اس کی خاموشی پر زرباب نے مڑ کر اسے دیکھا۔وہ جیسے کچھ سمجھا تھا!

''اوہ......تم ثوبیہ کی شادی کے لئے اپنی خریداری کرنا چاہتی ہو......لیکن جانو! تمہاری الماری میں تو زیادہ تر لباس ایسے ہیں جو تم نے ابھی پہنے ہی نہیں! کیا فائدہ خرچا کرنے سے؟''

علمہ نے ایک سانس بھری۔

''میں......بچے کے بارے میں کہہ رہی تھی......اب صرف......مہینہ ہی رہ گیا ہے ڈلیوری میں اور اس سے پہلے ثوبیہ کی شادی کی مصروفیت ایسی ہوگی کہ ہم کچھ خرید نہیں پائیں گے......بہتر ہوگا کہ ہم ابھی سے بچے کے لئے سامان لے لیں!''

زرباب کچھ دیر کے لئے بالکل خاموش ہوگیا۔نجانے ذہن میں وہ کیا تخمینے جوڑ رہا تھا!

''اچھا میں آفس سے آؤں تو بات کرتے ہیں!'' پھر وہ مسکرا کر بولا تھا۔

علمہ نے ہولے سے سر ہلا دیا۔

زرباب کے جانے کے بعد بھی وہ کچھ دیر یہی سوچتی رہی کہ آنے والے بچے کے لئے اسے کن کن چیزوں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔اس کی ماں نہیں تھی اور زرباب کی ماں کو نہ اس کے کسی مسئلے سے سروکار تھا۔نہ آنے والے بچے سے۔شرافت بیگم نے ایک بار بھی اس سے اس موضوع پر بات نہ کی تھی۔علمہ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ جو کرنا تھا وہ اس نے خود ہی کرنا تھا!

کافی دیر بستر پر لیٹے رہنے سے بھی جب نیند نہ آئی تو علمہ اٹھ کر نیچے چلی آئی۔ثوبیہ اپنے لئے ناشتہ بنا رہی تھی اور شرافت بیگم کا موڈ آف لگتا تھا۔انہوں نے ایک چبھتی نظر اس پر ڈالی۔

''آج تو......بہت کمال کیا ہو بیگم نے......''

علمہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

''امی جی......میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی......زرباب نے مجھے نیچے اترنے ہی نہیں دیا......''

''اسے تو خیر کچھ عادت سی پڑ گئی ہے تمہارے چونچلے اٹھانے کی......خود بھوکا جانا تھا تو چلا جاتا......چھوٹے بھائی کا بھی خیال نہیں آیا اسے؟ میرا عارف زندگی میں پہلی بار یوں ناشتہ کیے بغیر گھر سے نکلا ہے۔''

علمہ ٹکر ٹکر ان کی صورت دیکھنے لگی! یہ بات پوچھنے کا اس میں حوصلہ نہ تھا کہ آپ کی اور ثوبیہ کی موجودگی کے باوجود وہ بھوکا کیسا گیا؟ اس کے پوچھے بغیر ہی شرافت بیگم کو احساس ہوگیا کہ علمہ نے کیا سوچا ہوگا۔

''ناشتہ بنانا تمہاری ذمہ داری ہے......اب عین وقت پر ہمیں کیا خبر کہ مہارانی کی سواری اوپر سے اترے گی بھی یا نہیں......اور آفسوں کے اپنے وقت ہوتے ہیں......انہی کے مطابق گھر سے نکلنا ہوتا ہے۔پہلے سے بتایا ہوتا کہ ناشتہ بنانے کا موڈ نہیں ہے!''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''موڈ کی تو کوئی بات نہیں امی۔'' وہ آہستگی سے بولی، ''میں نے کہا نا...... میری طبیعت کچھ...... ٹھیک نہیں ہے!''

''درد اٹھ رہے ہیں۔'' وہ تمسخر سے پوچھنے لگیں، ''مہینہ بھر پہلے سے؟ یا دردوں کا شوق اٹھ رہا ہے؟''

علمہ کو لگا اگر وہ کچھ دیر اور ان کے قریب بیٹھی تو اسے واقعی درد شروع ہو جائیں گے...... وہ اٹھ کو ست قدموں سے باورچی خانے میں آ گئی۔

ثوبیہ کاؤنٹر پر آملیٹ اور پراٹھے کی پلیٹیں رکھے کھڑے ہو کر ناشتہ کر رہی تھی۔ قریب ہی چائے کا بڑا سا مگ بھرا رکھا تھا۔

''ثوبیہ...... مجھے بھی کچھ دے دو......'' باہر سے شرافت بیگم کی آواز آئی ''ناشتہ بنا نہیں!''

ثوبیہ کے منہ میں نوالہ تھا اس نے ماں کو جواب نہ دیا اور جلدی جلدی منہ چلانے لگی۔

''بھابی......'' پھر وہ بولی تھی، ''امی کو ناشتہ دیں!''

علمہ نے خاموشی سے اس کا حکمیہ جملہ سنا اور فریج سے آٹا نکال کر پیڑے بنانے لگی۔

''آپ کی ہینڈ رائٹنگ کیسی ہے؟'' ثوبیہ آخری نوالہ کھا کر ہاتھ جھاڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

''پتہ نہیں!'' وہ آہستہ سے بولی!

''کیا مطلب؟'' ثوبیہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

''بہت عرصے سے کچھ لکھا نہیں۔'' وہ سستی سے پراٹھا سینکنے لگی۔

''تو آج لکھ لیں......'' ثوبیہ اب چائے کا مگ اٹھا کر مزے سے گھونٹ بھر رہی تھی۔

''کیا؟''

''شادی کارڈز پر نام لکھنے ہیں۔ بھائی کہہ گئے ہیں، آج یہ کام فائنل ہو جانا چاہئے۔ کل سے لوگوں کو کارڈز دیے جائیں گے!''

ثوبیہ نے اس کا جواب سننے کی زحمت نہیں کی تھی۔ وہ کچن سے نکل گئی۔ شرافت بیگم کے لیے ٹرے میں ناشتہ رکھتی علمہ سوچ رہی تھی کہ آج اسے دوپہر میں بھی دو گھڑی کے لئے کمر سیدھی کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔ اس کے دل میں بہت شدت سے خواہش ابھری تھی کہ درمیان کے یہ دن پر لگا کر اڑ جائیں! ثوبیہ رخصت ہو کر اپنے گھر کو سدھارے اور علمہ اپنے اس بوجھ سے فارغ ہو۔ اس نے گننا چاہا...... ابھی تو کافی دن باقی تھے!!

☆

دنوں کا کام گذرنا ہوتا ہے...... بھاگتے ہوئے جائیں یا سج سج چلتے ہوئے...... سفر بالآخر تمام ہوتا ہی ہے۔ بہت سی مشکلوں سے گذر جانے کے بعد ثوبیہ کی شادی کا دن آن پہنچا تھا۔ علمہ آج بہت خوش تھی۔ ہر چند اس کی مشکل اور بوجھل پن کے کچھ دن ابھی باقی تھے۔ مگر پھر بھی علمہ خوش تھی۔ اپنے جہیز کا جوڑا اس نے ڈھیلا کر کے پہن لیا تھا۔ کانوں میں جھمکیاں ڈال لیں۔ یوں اس کی تیاری مکمل ہو گئی تھی۔ ہاں، یہ ضرور تھا۔ کہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر، بال بناتے ہوئے جب اس کی نظر اپنی سونی کلائیوں پر پڑی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا تھا! کیسی خال خالی، ادھوری کلائیاں لگتی تھیں!! علمہ کو اپنی ماں اور اس کی نشانی وہ چوڑیاں خوب یاد آئیں۔ اس کی پلکیں بھیگنے لگیں ثوبیہ نے تو اس کی ایک معمولی سی خواہش کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

احترام بھی نہ کیا تھا!

علمہ نے چوڑیاں دے کر اس سے درخواست کی تھی کہ وہ چوڑیوں کو اسی حالت میں رکھے خود علمہ نے ان کے سائز یا ڈیزائن میں کوئی تبدیلی نہ کروائی تھی حالانکہ علمہ کی کلائی میں وہ قدرے بڑی بھی محسوس ہوتی تھیں...... پھر بھی...... ماں کی نشانی کے خیال سے علمہ کا جی نہ چاہا تھا کہ وہ ان میں کوئی ذراسی بھی تبدیلی کروائے!

ثوبیہ نے اس کی درخواست کو رتی برابر بھی اہمیت نہ دی تھی۔ وہ فوراً ہی انہیں سنار کے پاس لے گئی تھی جس نے ڈیڑھ تولے کی چوڑی کو سوا تولے سے بھی کم وزن کا کر دیا تھا باریک باریک سی چوڑیاں گھر لا کر ثوبیہ بہت خوش تھی۔

''آج کل یہی ''اِن'' ہے۔ چوڑی چوڑی چوڑیاں بھدی لگتی ہیں!''

علمہ گہری سانس بھر کر آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔ کلائی میں کانچ کی چوڑیاں پہن لی تھیں۔

''تمہاری کلائی سونے کی ہے'' تمہیں چوڑیوں سے کیا!......''

''بات سونے چاندی کی نہیں ہے...... وہ تو...... میری ماں کی...... نشانی تھی میرے لیے!''

''ہاں۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اداس مت ہو...... ورنہ میں بھی اداس ہو جاؤں گا!''

''میں اداس نہیں ہوں۔ تم جاؤ یہاں سے۔''

''ابھی چلا جاؤں گا...... میں کبھی ٹھہرا ہوں؟ ٹھہرا بھی ہوں تو تمہیں کب خبر ہونے دی میں نے!''

''میں اتنی بے خبر بھی نہیں ہوں۔''

''بے خبر تو ہو...... ورنہ...... اپنی خالی کلائی دیکھ کر بھی...... تمہیں میرا تحفہ یاد نہیں آیا؟''

''میں وہ نہیں پہن سکتی!!''

''کیوں...... کیوں...... کیوں......''

''کسی نے پوچھ لیا تو میں کیا جواب دوں گی؟ تمہارا میرا ناطہ ہی کیا جو تم مجھے ایسے تحفے دو؟''

''اچھا خفا مت ہو...... مت پہنو اسے...... لیکن اسے ہمیشہ اپنے پاس تو رکھو گی نا؟''

''اس سے تمہیں کیا ملے گا؟''

''تسکین...... کہ وقت تمہارا ہے!''

''اور تمہارا کیا ہے؟''

''انتظار لاحاصل!''

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شادی میں سیما اور ارما بھی شریک تھیں۔ بہنوں کے درمیان کافی عرصے کے بعد ملاقات ہوئی تھی۔

''اپیا...... آپ سے تو اب گلا کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا......'' سیما اداسی سے بولی تھی۔

''مجھ سے تمہارا گلہ جائز نہیں ہے نا اس لئے......'' وہ بات ٹالنے کو یونہی ہنس کر بولی۔

''کیوں؟ کیا کوئی رشتہ نہیں رہا ہم سے؟'' ارما خفگی سے بولی، ''رشتہ ہے تو گلہ بھی ہوگا''

''پگلی...... میں اس لئے نہیں کہہ رہی...... میرا مطلب ہے بے قصور سے گلہ کر کے کیا حاصل ہوگا۔ بھلا...... اچھا یہ بتاؤ۔ ابو جی آئے ہیں؟''

ارما اور سیما نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ ان نظروں میں نجانے کیا چھپا تھا۔ علمہ کا دل بے چین ہو گیا۔

''بولو نا سیما...... تم بولو ارما...... کیا بات ہے......''

''ابو جی...... ٹھیک نہیں ہیں۔'' سیما مدہم آواز میں بولی، ''پچھلے کئی دنوں سے ان کی طبیعت بہت خراب ہے......''

''اوہ خدایا......'' علمہ گھبرا گئی، ''تم نے مجھے...... بتایا بھی نہیں......''

''ابو جی نے...... ہمیں سختی سے منع کر دیا تھا باجی......'' ارما کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ ''لیکن کیوں؟'' وہ احتجاجاً بولی۔

''وہ کہتے تھے آپ اپنے گھر میں بہت خوش ہیں اور ہمیں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے۔ خاص طور پر ایسے موقعے پر جب آپ کے گھر تقریب کی تیاریاں ہو رہی تھیں!''

''لیکن باجی...... اب آپ...... ابو جی سے ملنے ضرور آیئے گا......'' وہ...... بہت منتظر ہیں آپ کے!''

علمہ نے جواب نہ دیا گیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اور لب دھیرے دھیرے کانپ رہے تھے!

''ابو جی کے پاس کون ہے اس وقت؟'' پھر اس نے تقریب کا خیال کرتے ہوئے خود پر قابو پا کر پوچھا تھا۔

''رامش بھائی!'' سیما آہستہ سے بولی، ''روز آتے ہیں۔ ابو جی کا بہت خیال کرتے ہیں۔ کبھی پھل، کبھی دوائیاں، کبھی ٹانک وغیرہ لے آتے ہیں...... ہم منع کریں تو ناراض ہو کر ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ابو جی نے انہیں بیٹا بنایا ہوا ہے۔''

''علمہ!''

اچانک ہی شرافت بیگم کی تیز، برچھی جیسی آواز اس کی سماعتوں کو چھید گئی تھی...... وہ چونک کر مڑی۔ شرافت بیگم تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی آ رہی تھیں۔ ان کے قریب پہنچنے پر سیما اور ارما نے انہیں سلام کیا۔ شرافت بیگم نے صرف چبھتی نظروں سے انہیں ایک مرتبہ دیکھا اور علمہ کو گھورنے لگیں۔

''تمہاری نند کی شادی ہے یہ...... محلے کی سہیلی کی نہیں جو گھنٹہ بھر سے ایک جگہ کھڑی باتیں بنا رہی ہو...... مہمان بے تھے بیلوں کی طرح منہ اٹھائے پھر رہے ہیں...... کوئی پوچھنے والا نہیں ہے انہیں۔ بارات ہال کے دروازے پر آ پہنچی ہے...... کہاں ہیں وہ ہار پھول جو دولہا والوں کو ڈالنے ہیں؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ گھبراہٹ کے مارے سب کچھ بھول گئی۔ سیما اور ارما کی حیران، سوچتی نظروں کو سوالیہ نشان سونپ کر وہ شرافت بیگم کے پیچھے لپکی۔

پھر پوری تقریب کے دوران اس نے سیما اور ارما کو اور سیما اور ارما نے اسے نہیں دیکھا۔ ثوبیہ خیریت کے ساتھ رخصت ہو کر پیا گھر سدھار گئی۔ بری طرح روتی ہوئی شرافت بیگم کو پورا خاندان سنبھالنے میں لگا ہوا تھا، اور علمہ کو اپنے اندر مسلسل ایک ٹیس سی اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...... وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی!!!!

☆☆☆

شادی ہال میں ایک ہنگامہ برپا تھا۔ کسی نے علمہ کی بگڑی طبیعت پر غور نہیں کیا۔ شرافت بیگم نے یوں بھی بار بار بے ہوش ہونے کا ایک سلسلہ سا قائم کیا ہوا تھا۔ کوئی ان کے لئے جوس لانے دوڑتا تھا کوئی نمک۔

علمہ اپنے بے ہنگم وجود کو مشکلوں سے سنبھالتی ہوئی ایک میز پر سر ٹکا بیٹھ گئی۔ اتنے بڑے ہجوم میں ایک بھی چہرا اسے شناسا نہ لگتا تھا۔ ایسا لگتا تھا۔ جیسے قریب سے گذرتے ہر چہرے کو وہ پہلی مرتبہ دیکھ رہی ہو۔ میز پر سر ٹکا کر اس نے بالآخر آنکھیں موند لیں۔ نومبر کا مہینہ تھا لیکن اسے اپنے مساموں سے پسینہ پھوٹتا محسوس ہو رہا تھا۔

''مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی ہے۔ تم کسی کو پکارتی کیوں نہیں۔''

''تمہیں پتہ ہے نا...... مجھے پکارنے کی عادت نہیں ہے۔''

''جب آس پاس بہروں کا ہجوم ہو تو چلانا تو پڑتا ہے نا!''

''چلانے کے لئے ہمت بھی تو چاہئے...... میرے اندر تو...... پکارنے کی بھی ہمت نہیں ہے!''

''میں...... تمہارا ہاتھ تھام لوں؟؟''

''نہیں...... تم مجھ سے دور رہو تو اچھا ہے!''

''ایسا کب ممکن ہے؟ تم میرے ہاتھ کا سہارا نہ لو...... لیکن میں نے تو تمہاری یاد کا سہارا لیا ہوا ہے۔''

''یادوں کے سہارے جینے والے کبھی کوئی خوشی نہیں پاتے۔''

''تمہاری یاد تو خود ایک بہت بڑی خوشی کا نام ہے!''

''ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی اس سے زیادہ میں تمہیں کچھ دے نہیں سکتی!''

''مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ میرے پاس تو ایک خزانہ ہے!''

''وہ کیا؟''

''انتظار لاحاصل......''

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اکیس نومبر کی ایک سرد اور بے حد اداس صبح تھی۔ علمہ کو ہوش آیا تو ہاسپٹل کے کمرے کی کھڑکی کے دھندلے شیشے سے باہر آسمان پر جمع سفید بادلوں کے غول نظر آ رہے تھے۔

اسے جسم میں اٹھتی درد کی لہروں کا احساس ہوا پھر بچے کے رونے کی آواز نے اس کا دھیان درد سے ہٹا دیا۔

''اب اسے ماں کے پاس لٹاؤ...... تاکہ دونوں کو قرار آئے......''

علمہ کی نیم کھلی آنکھوں کے سامنے زرباب کا چہرا آیا۔ زرباب کے ہونٹوں پر اداس سی مسکراہٹ تھی۔

''علمہ!'' وہ اس پر جھکا۔ ''کیسی ہو میری جان!''

''میں...... ٹھیک ہوں...... درد...... ہو رہا ہے!'' اس کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلا۔

اس کے گلے میں کانٹے سے اُگے ہوئے تھے۔ ہونٹ خشک پتوں سے بے جان تھے۔ زرباب کا چہرہ دھندلانے لگا تو اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

''آنکھیں کھولو بیٹی......'' یہ مہربان آواز زبیدہ خالہ کی تھی، ''اپنا بیٹا تو دیکھ لو۔''

علمہ نے مشکلوں سے بند ہوتی ہوئی آنکھوں کو کھولا۔ آف وہائٹ کمبل میں لپٹا ہوا ایک بے حد خوبصورت بچہ...... اس کی ہر مشکل گھڑی کے انعام کی صورت میں اس کے سامنے تھا!

علمہ کو لگا...... وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اسے کوئی تکلیف، کوئی درد، کوئی دکھ نہیں ہے۔ سنہری رنگت اور براؤن پلکوں والے بچے کو وہ مبہوت ہو کر دیکھے گی۔

''اٹھو بیٹی...... بچے کو اپنا دودھ پلاؤ...... بچارا کب سے بھوکا ہے......''

زرباب نے اسے سہارا دیا۔ علمہ نے اٹھنے کی کوشش کی تو اس کی چیخیں نکل گئیں۔

''آرام سے بیٹا...... آپریشن ہوا ہے...... بس ذرا سی ٹیک لگا لو!''

''آپریشن!'' علمہ نے کچھ یاد کرنے کی کوشش کی۔

دھندلے دھندلے سے منظر نظروں سے گذرنے لگے...... اسے بہت مشکلوں سے ہاسپٹل لایا گیا تھا۔ جہاں ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ فوری آپریشن کرنا ہوگا۔ بچے کے دل کی دھڑکن خطرناک حد تک کم ہو گئی تھی۔ علمہ کو یاد آ رہا تھا کہ لیڈی ڈاکٹر نے زرباب کو سخت سخت سنائی تھیں۔ کہ ایک تو انہوں نے علمہ پر کام کا بہت زیادہ بوجھ ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے اسے وقت سے پہلے ہی پین ہونے لگے تھے اور دوسرے اسے ہاسپٹل لے جانے میں اتنی تاخیر سے کام لیا گیا تھا کہ بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر نے آدھی رات میں اس کا سیزر کیا تھا۔ علمہ کو سب کچھ یاد آ رہا تھا......

حواس قدرے بحال ہوئے تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھ زرباب اور اس کی مہربان پڑوسن زبیدہ کے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ علمہ نے کسی کے بارے میں کوئی استفسار بھی نہ کیا۔ خود زرباب بھی نجانے کیوں بہت خاموش سا تھا! بیٹے کا باپ بننے پر بھی اس کے انداز میں وہ جوش و خروش نہ تھا جو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس نے محض علمہ کو پریگنینٹ ہونے کی خبر سن کر ظاہر کیا تھا۔

علمہ کو ایسا لگتا تھا جیسے وہ برسوں کی تھکن اتارنے کے لئے بستر پر جا لیٹی تھی۔ اس کے بند بند میں تھکن اور دکھن تھی۔ آنکھیں موندے وہ صرف سویا کرتی۔ کسی بات سے اسے کچھ سروکار نہ لگتا تھا! زبیدہ خالہ ایک ماں کی طرح اس کے اور بچے کے چھوٹے چھوٹے کام کر رہی تھیں۔ علمہ کا رواں رواں ان کا احسان مند ہوتا جا رہا تھا!

بچے کی پیدائش کا چوتھا دن تھا۔ علمہ بیٹھی افنان کو فیڈ کروا رہی تھی۔ زرباب کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے کی پریشانی علمہ کو دور سے ہی نظر آ جایا کرتی تھی۔

"ڈاکٹر نے ڈسچارج لیٹر تیار کر دیا ہے!" اس نے علمہ کو بتایا۔

علمہ نے سکون کا سانس لیا۔ چار دنوں میں ایسا لگنے لگا تھا جیسے وہ چار سالوں سے اس کمرے میں رہ رہی تھی۔

"خالہ...... آپ پلیز گھر فون کر دیں...... امی کو بتا دیں کہ میں علمہ کو لے کر گھر آ رہا ہوں۔"

"یہ کارڈ لے لیں۔ باہر آفس کے پاس بوتھ ہے۔"

خالہ کے جانے کے بعد زرباب نے علمہ کو دیکھا۔

"علمہ...... بہت پریشان کن صورتحال ہے!"

"جی......" علمہ گھبرا گئی، "خیریت؟"

"ہاسپٹل کا بل تو میری توقع سے کہیں زیادہ ہے اور توقع کیا...... پہنچ سے زیادہ ہے!"

علمہ ٹکر ٹکر زرباب کا منہ دیکھنے لگی۔

"اب کیا کریں علمہ؟ میرے پاس تو اتنی رقم نہیں ہے۔ ثوبیہ کی شادی نے تو میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اوپر سے یہ بجلی اور گر پڑی...... بتاؤ کہاں سے لاؤں اتنے پیسے؟"

اس نے علمہ کی نگاہوں کے سامنے پیپر لہرایا۔ علمہ کے اپنے حواس اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

"آپ...... امی سے کہہ کر......"

"اوں ہوں......" اس نے سر ہلایا، "میں جانتا ہوں...... ایک بالکل بے فائدہ سوچ ہے یہ!"

"ابو کے پاس چلے جائیں......" علمہ نے آہستگی سے کہا۔

وہ جانتی تھی وقار صاحب سیما کے لئے کافی کچھ جمع کئے ہوئے تھے۔ ان سے مختصر عرصے کے لئے وہ رقم لی جا سکتی تھی۔

علمہ کو احساس ہوا کہ زرباب ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔

"میں کہہ رہی ہوں زرباب...... ابو جی کو فون کریں......"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھر ایک دم ہی علمہ کو کچھ خیال آیا۔

"زرباب! آپ نے ان لوگوں کو افنان کی پیدائش کے بارے میں بتایا؟ ان چار دنوں میں نہ ابو جی آئے......نہ سیما اور ارما......"

زرباب اب بھی خاموش کھڑا تھا۔

"میں......ان سے رقم نہیں مانگ سکتا!" وہ نجانے کیوں بہت مدھم سے لہجے میں بولا۔

"اچھا......" "اب کوئی راستہ نہ بچا تھا! مجھے اپنا موبائل دیں پلیز!" وہ آہستگی سے بولی۔

"کس کو کرو گی؟" زرباب بے چین ہو گیا، "اپنے گھر مت کرنا......پلیز......"

"نہیں......گھر نہیں کروں گی!"

زرباب نے اپنا موبائل فون جیب سے نکال کر اس کی جانب بڑھا دیا۔

علمہ نے شرمندگی کے سمندر میں ڈوبتے، ابھرتے......ایک SMS لکھا۔

"مجھے......کچھ رقم کی ضرورت ہے......سٹی کیئر ہاسپٹل روم نمبر 6 علمہ!"

میسج کو Send کر کے اس نے زرباب کے سیل سے ان الفاظ کو ڈیلیٹ کر دیا۔ سیل اس نے زرباب کی جانب بڑھایا۔

"کیا ہوا؟" وہ کسی خیال میں گم بیٹھا تھا، "کال نہیں ملی؟"

"مل گئی۔"

"بات تو نہیں کی تم نے؟"

"کر لی ہے۔"

زرباب نے حیرانی سے سیل آن کر کے کال لاگ دیکھا۔ اس میں کوئی نمبر نہ تھا۔

"کسی فرشتے کو کیا تھا؟" وہ خفگی سے پوچھنے لگا۔

"جی!" علمہ آہستگی سے بولی۔

"علمہ یہ مذاق کا وقت نہیں ہے۔" زرباب سلگ اٹھا۔

"کچھ دیر انتظار کر لیں۔" علمہ نے بیڈ سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔

آدھے گھنٹے بعد ایک لڑکا دروازہ بجا رہا تھا۔ زرباب اٹھ کر باہر گیا۔ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک لفافہ اور چہرے پر جہان بھر کی حیرت تھی۔ اس نے میکانکی انداز میں لفافہ علمہ کی طرف بڑھا دیا۔

"ایک لڑکا تھا......اس نے بس اتنا کہا کہ یہ علمہ کے لئے ہے......"

علمہ نے لفافے میں جھانکا پھر سکون سے وہ لفافہ زرباب کی جانب لوٹا دیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بل پے کردیں تو گھر چلتے ہیں!"

زرباب نے لفافے میں سے رقم نکالی۔ گنی۔ پھر اسی حیرت سے علمہ کو دیکھا جو اس کے چہرے پر چمک سی گئی تھی۔

"یہ تو...... بل سے بھی...... کہیں زیادہ ہیں۔"

"رکھ لیں...... واپس کردیں گے!"

"لیکن...... علمہ...... بتاؤ تو سہی...... یہ رقم بھیجی کس نے ہے؟"

"ہے ایک دوست!"

"کہاں رہتی ہے؟"

علمہ نے التجا سے زرباب کو دیکھا۔

"زرباب بل دے آئیں تو گھر چلتے ہیں!"

زرباب کا کام ہو چکا تھا۔ جرح کرنا اسے بھی پیٹر گننے کے مترادف لگا۔ سو وہ خاموشی سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔

زبیدہ خالہ فون کر کے واپس آئیں تو علمہ نے انہیں سامان سمیٹنے کی درخواست کی۔ خالہ بھی تھک چکی تھیں۔ گھر جانے کا سن کر ان کے چہرے پر بھی روشنی سی آ گئی تھی۔ وہ جلدی جلدی سامان سمیٹنے لگیں۔

☆

زرباب اور علمہ گھر پہنچے تو ثوبیہ اپنے شوہر کے ہمراہ آئی ہوئی تھی۔ لاؤنج میں ہنسی مذاق کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ میز پر کھانے پینے کا سامان پھیلا ہوا تھا۔

علمہ اور زرباب کو دیکھ کر ایک دم خاموشی چھا گئی۔ وہ سب اس طرح چپ ہو گئے۔ جیسے کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑے گئے ہوں۔

شرافت بیگم نے سب سے پہلے خود پر قابو پایا۔ وہ قدرے سنجیدہ سی اٹھیں...... آ کر علمہ سے ملیں۔ بچے کو چوما۔ ثوبیہ بھی ان کی دیکھا دیکھی آگے بڑھی۔ اس نے بھی علمہ کو رسمی سے انداز میں ساتھ لگایا، اور اس کی گود سے افنان کو لے لیا۔

"کتنا کیوٹ ہے۔ بالکل زرباب بھائی جیسا لگتا ہے۔ فرقان...... دیکھیں نا...... کتنا پیارا ہے میرا بھتیجا!"

ثوبیہ فرقان کے پاس جا بیٹھی۔ زرباب بھی سنجیدہ سنجیدہ سا جا کر فرقان سے حال احوال لینے لگا۔ علمہ کو احساس ہوا جیسے کچھ تھا...... جو سب کے انداز میں ایک سنجیدگی پیدا کر رہا تھا۔ زرباب کے انداز میں شروع سے ایک کھنچاؤ تھا جسے علمہ نے بری طرح محسوس کیا تھا۔ اب گھر پہنچ کر بھی وہ ایک کونے میں خاموش سا ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

علمہ ابھی بھی چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے میں دشواری محسوس کر رہی تھی۔ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ صوفے پر جا بیٹھی۔ افنان ثوبیہ کی گود میں تھا۔

شرافت بیگم نے دھیرے سے علمہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ علمہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا۔ ان کے انداز میں نرمی اور ہمدردی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''علمہ بیٹی......'' ان کے سارے انداز چونکا والے تھے۔

''جی!'' علمہ کا دل ان کے ہمدردی بھرے انداز پر گھبرانے لگا۔

''تمہارا بچہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ اسے تمہاری توجہ اور محبت کی ضرورت ہے اس لئے تمہیں بہت حوصلے اور صبر سے یہ وقت جھیلنا ہوگا!''

علمہ کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا...... دل برسات کی زد میں آئی سوکھی شاخ کی طرح لرزنے لگا...... وہ کھلی آنکھوں سے صرف ان کا چہرہ دیکھتی رہی۔

''ثوبیہ کی شادی میں...... جب تمہاری طبیعت خراب ہوئی...... ٹھیک اسی وقت...... تمہارے ابو کو بھی دل کا دورہ پڑا تھا......''

علمہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے بس میں ہوتا تو وہ کان بھی بند کر لیتی...... وہ گھڑی کی سوئیاں روک دیتی...... وہ سب کو ہمیشہ کے لئے خاموش رہنے کا حکم دے دیتی...... لیکن کچھ بھی بس میں نہ تھا!

''تمہارے ابو جی...... اب نہیں رہے علمہ!''

ایک تیز رفتار ٹرین تھی جو شور مچاتی اس کے اوپر سے گذر رہی تھی۔ علمہ نے خاموشی سے اپنے وجود کے بہت سے حصے ہوتے دیکھے......

''ابو جی......'' پھر جیسے وہ غنودگی میں بولی تھی۔ اس کا سر شرافت بیگم کے کاندھے سے جا لگا!

☆

سردیوں کے موسم میں بے پناہ اداسی گھلی ہوئی تھی۔ علمہ کو اداسی اور دکھ کی سفید اوس اپنے اعصاب پر ایک چادر کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ان دنوں ذات کا موسم خزاں کا موسم تھا۔ کوئی بات خوشی کی بات نہ تھی۔ کوئی مسکراہٹ سچ نہیں بولتی تھی۔ کوئی احساس آسودہ نہ تھا۔ وہ چار دن ہاسپٹل میں رہی تھی اور ان چار دنوں میں روئے زمین پر سے علمہ کا میکہ جیسے سرے سے مٹ گیا تھا۔ اس کی مرحومہ ماں کا گھر۔ اس کے باپ اس کی لاڈلی، پیاری بہنوں کا گھر...... کچھ بھی باقی نہ رہا تھا۔

وقار صاحب نے طبیعت بگڑتے ہی پروین خالہ اور ساجد کو بلوایا تھا۔ وہ لوگ چند گھنٹوں میں ان کے پاس پہنچ گئے تھے۔ جہاں وقار صاحب نے موت کی طرف سے ملی ہوئی ذرا سی مہلت میں اپنا دوسرا فرض بھی پورا کر ڈالا تھا۔ انہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے سیما اور ساجد کا نکاح پڑھوا دیا تھا۔ چند گھنٹوں بعد ہی وہ دنیا میں نہ رہے تھے۔

ان کے سوئم سے فارغ ہو کر پروین خالہ اور ساجد سیما اور رما کو دو تین دن کی مدت میں تیاری کا کہہ کر واپس چلے گئے تھے۔

جانے سے پہلے سیما اور رما علمہ سے ملنے آئی تھیں۔ تینوں بہنیں آپس میں لپٹ کر خاموشی سے روتی رہیں۔ ملاقات کا سارا وقت صرف آنسو بہانے میں ہی پورا ہو گیا۔ اس کے جانے کا وقت آ گیا۔ سیما رما کو اپنے ساتھ ہی لے جا رہی تھی۔ گھر کا سامان ڈبوں میں پیک کر کے رکھ دیا گیا۔ گھر میں تالا ڈال دیا گیا۔ یوں محض ہفتہ بھر میں وہ گھر سے محض ایک خالی مکان رہ گیا۔ علمہ جب بھی تنہا بیٹھتی، اس کا دل اس خالی مکان میں جا نکلتا۔ وہ کمروں میں جھانکتی، برآمدے میں ٹہلتی، کچن میں کچھ ڈھونڈتی پھر صحن میں جا بیٹھتی تھی۔ صحن میں بھی سوائے موتیا کی بھینی بھینی، بھید بھری خوشبو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے سوا بھلا کیا ملتا تھا!

''خالی گھر میں کیوں آتی ہو؟ نہ آیا کرو...... کہیں تم کبھی ڈر نہ جاؤ!''

''یہ میرا گھر تھا...... کیوں نہ آؤں؟ اور یہ خالی کب ہے؟ یہاں تم کیوں ہو؟''

''میں ...... میں تو رہتا ہی یہاں ہوں۔ لیکن یہ میرا گھر نہیں ہے!''

''تمہارا نہیں ہے پھر بھی تم یہاں رہتے ہو؟ یہ غلط بات ہے!''

''معاف کرنا۔ لیکن میرا کوئی اور ٹھکانہ بھی تو نہیں ہے۔''

''تو نیا ٹھکانہ ڈھونڈ لو۔''

''میرے بس میں نہیں ہے!''

''کب تک رہو گے خالی گھر میں...... خالی گھر میں رہ کر کوئی کیا کر سکتا ہے بھلا؟''

''وہی جو میں کر رہا ہوں...... انتظار لا حاصل''

☆

افنان بہت پیارا بچہ تھا۔ اس نے اپنی ماں سے وراثت میں بہت کچھ لیا تھا۔ ڈھیر سا صبر...... حوصلہ، ہر حال میں خوش رہنے کی عادت...... شکوے، شکایت اور گلے سے عاری پن۔

وہ سارا سارا دن کاٹ میں لیٹا انگوٹھا چوسا کرتا تھا۔ علمہ ایک Rattle اس کے کاٹ کے اوپر باندھ دیتی۔ وہ اسے دیکھتے دیکھتے سو جاتا اور جاگ کر پھر اسے ہی دیکھا کرتا۔ علمہ کو گھر کے کاموں سے ذرا سی فرصت ملتی تو وہ بھاگی بھاگی افنان کے پاس جاتی۔ وہ بھوک پیاس کے احساس سے عاری...... گہری نیند سوتا ہوا ملتا۔ علمہ اسے اٹھا کر چومتی، چوم چوم کر جگاتی فیڈ کراتی پھر دوبارہ سے کاٹ میں ڈال دیا کرتی تھی۔

شکل وصورت میں بھی وہ چینی کا گڈا تھا۔

جو بھی اسے دیکھتا، اسے پیار کرتا، چومتا تھا۔

ثوبیہ کے جانے سے شرافت بیگم کی طبیعت کچھ سست پڑ گئی تھی۔ پہلے سی تیزی طراری ان میں نہ رہی تھی۔ علمہ پر طنز و تشنیع یا ڈانٹ ڈپٹ کا کوئی موقع وہ اب بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتی تھیں لیکن اب علمہ اس ماحول میں اس طرح رچ بس گئی تھی، شرافت بیگم کی طبیعت سے اسے اس قدر واقفیت ہو چکی تھی کہ وہ کوئی ایسا موقع آنے ہی نہیں دیتی تھی۔ یوں بھی باپ کی اچانک وفات نے اسے اندر سے بجھا ڈالا تھا! وہ اپنے باپ سے حد درجہ اٹیچڈ تھی۔ وقار صاحب نے بھی بیوی کی وفات کے بعد بیٹیوں کو کسی کمی کا احساس نہ ہونے دیا تھا۔ وہ ان پر ماں کی طرح مہربان اور باپ کی طرح پر شفقت تھے۔ بیٹیاں باپ کی دیوانی تھیں۔ تو باپ بیٹیوں پر واری قربان جاتا تھا!

وقار صاحب کی وفات اور سیما اور ارما کے بکھر جانے کے واقع کو جھیلنے کے لئے علمہ کو ایک شدید جذباتی اور نفسیاتی سہارے کی ضرورت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی۔ کوئی ہوتا جو پل پل اس کی خوشی اور اس کی آنکھوں کی نمی کا خیال رکھتا۔ کوئی ہوتا جو اس کے دکھی دل پر وقت بے وقت اپنی مہربانی کا ہاتھ رکھتا......
علمہ کو ایسا کوئی سہارا میسر نہ تھا!

زرباب ثوبیہ کی شادی کے بعد جیسے آدھا گم ہو گیا تھا؟ اس پر اتنا قرض ہو گیا تھا کہ اسے دیگر تمام معاملات جیسے بھول سے گئے تھے۔ وہ صبح آفس جاتا اور رات گئے لوٹا کرتا کھانا کھاتا، افنان سے باتیں کرتے کرتے کب سو بھی جاتا، اسے خود کو خبر نہ ہوتی تھی۔ علمہ جانتی تھی زرباب کے لئے یہ ایک مشکل وقت تھا۔ وہ اسے آسان بنانے کی اپنی جانب سے ہر ممکن سعی کیا کرتی۔ وہ زرباب کے تمام کام وقت پر پورے کرتی۔ اس کے سارے کپڑے ہر وقت دھلے ہوئے، استری شدہ حالت میں ہوتے تھے۔ کھانا وقت پر تیار ملتا اور اکثر وہ زرباب کی پسند کی ڈشیں بنانے کی کوشش کیا کرتی تھی۔ رات اس کے سونے کے بعد علمہ افنان کو لے کر باہر آ جاتی تھی تاکہ زرباب کی نیند ڈسٹرب نہ ہو۔ وہ گھر کے چھوٹے چھوٹے مسئلوں سے اسے تنگ نہیں کرتی تھی۔ خرچے کے لئے اس نے کبھی علیحدہ سے کوئی رقم اس سے نہ مانگی تھی۔ جو مختصری رقم وہ اسے جیب خرچ کے نام پر ہر ماہ دے دیتا علمہ اس میں سے بھی اکثر کچھ پیسے بچا ہی لیا کرتی تھی۔ کیونکہ بازار جانے کی وہ پہلے بھی چور تھی اور اب تو بازار کی شکل دیکھے اسے مدتوں ہو گئی تھیں...... جہیز اور بری کے کپڑوں کے سوا نئے کپڑوں کے بارے میں اس نے اب تک نہ سوچا تھا، اور اگر اس نے نہ سوچا تھا تو بھلا کسی اور کو سوچنے کی کیا ضرورت تھی؟ افنان کے پاس بھی چند ایک کپڑے تھے جنہیں روز دھو کر وہ کام چلایا کرتی تھی۔

سو اپنی جانب سے علمہ نے زرباب کو سکون اور آرام دینے میں کوئی کسر ہی نہیں چھوڑی تھی۔ وہ زرباب کو خوش دیکھنا چاہتی تھی۔ زرباب مسکراتا تو علمہ کی تھکن پگھل جاتی تھی۔ وہ ہنستا تو علمہ کا رواں رواں مسکرانے لگتا تھا۔

زرباب اور افنان کے سوا اب اس کی زندگی کا نہ کوئی دوسرا نام تھا نہ مقصد!

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

چند ماہ بعد سیما ارما، ساجد کے ہمراہ اس سے ملنے آئی تھیں۔ علمہ کو لگا جیسے وہ ایک سوکھی دھرتی تھی جس پر کسی نے بارش کی چند بوندیں برسا دی ہوں۔

ان لوگوں نے بند گھر کو کھولا تھا۔ وہاں ان کا چند روز قیام کرنے کا ارادہ تھا۔ علمہ بھی شرافت بیگم اور زرباب سے اجازت لے کر ایک دن کے لئے وہاں آ گئی تھی۔ بہنوں نے اس سے خوب ہی شکوے، شکایت کئے۔

''ہم تو سمجھتے تھے آپی، آپ چند ہی دنوں میں ہم لوگوں سے ملنے سکھر آئیں گی لیکن آپ نے تو شادی کیا کی، پرانا ہی رشتہ ناطہ سچ مچ ہی پرانا اور بے وقعت ہو گیا آپ کی نظر میں!''

ارما اس کی گود میں منہ چھپا کر دھواں دھار روئی تھی پھر اس نے بھیگی پلکوں اور پھولے ہوئے منہ سے کہا تھا۔

''میں تو آپ کو، آپ کی شادی کے بعد اب دیکھ رہا ہوں۔'' ساجد بولا، ''آپ تو حقیقی معنوں میں پیا کو پیاری ہوئی ہیں...... ایک یہ سیما ہے، اتنے مہینوں سے اس کی ایک ہی رٹ تھی۔ کہ علمہ آپی سے ملنے جانا ہے؟ یوں سمجھیں، اسے یہاں آ کر؟ آپ سے مل کر قرار مل گیا ہے وہاں تو یہ بے قرار ہی رہی ہے اتنے دن!......''

سیما خاموشی سے علمہ سے لگی بیٹھی ہوئی تھی۔ علمہ کو لگا جیسے ان دونوں کا دکھ ایک سا تھا انہیں ایک دوسرے سے کچھ بھی کہنے سننے کی ضرورت نہ تھی۔

ساجد کچھ ضروری سامان لینے باہر چلا گیا اور ارما کھانا پکانے کچن میں جا گھسی تو دونوں بہنوں نے بولتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا!

''خوش ہو نا سیما؟'' علمہ نے پوچھا۔

''بس آپی...... ٹھیک ہی ہے۔ جس طرح میری شادی ہوئی، مجھے تو ایک خوفناک سا خواب لگتا ہے جس کا اثر دل سے جاتا ہی نہیں...... درد سے بے حال ہوتے ہوئے ابو جی...... اسی عالم میں ان کا اصرار...... اور چند گھنٹوں میں ساجد سے میرا نکاح...... اور نکاح کے چند ہی گھنٹوں بعد...... ابو جی............''

اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔

''یہ ہے میری شادی کی چند یادیں...... شادی، جو زندگی بھر لڑکیوں کے حافظے میں پوری تازگی کے ساتھ محفوظ رہتی ہے۔ مجھے اس کی یادوں سے خوف آتا ہے!''

''جانے دو سیما...... بھول جاؤ...... ایسے ہی ہونا تھا۔ قسمت کا لکھا ہوا تھا نا...... کون بدلتا؟''

''یہ بتاؤ...... اپنے گھر میں تو خوش ہو نا...... وہاں تو کوئی تکلیف نہیں ہے تمہیں؟ اور ارما؟''

''ارما بیچاری...... کیسے رہ رہی ہے؟ میں نے اس سے تو پوچھا ہی نہیں...... ورنہ شاید وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگتی......''

سیما نے سانس بھر کر اسے دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"سب کچھ بس نارمل سا ہے اپیا۔ نہ اچھا، نہ برا...... پہلے دن سے ہی ارما نے میرے ساتھ مل کر پورا گھر سنبھال لیا تھا...... پھر بھلا کس کو اس کے بے ضرر وجود سے شکایت ہونا تھی...... پروین خالہ نے مجھ سے بات کی ہے۔ ساجد کا ایک کزن ہے۔ معمولی سی شکل وصورت، معمولی سی ذہنی اپروچ...... معمولی سی نوکری۔ یونہی زیادہ وقت بے کار بیٹھا نظر آتا ہے...... خالہ کہہ رہی تھیں...... اگر ارما کی اس سے شادی کردی جائے تو......"

علمہ کا دل لرز گیا......

"تمہاری باتوں سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ سیما کہ وہ کس طور ارما کے قابل نہیں ہے؟"

"ایسا ہی ہے!"

"پھر تم انکار کردو۔"

"کیسے انکار کروں؟ ارما کہاں جائے گی اس انکار کے بعد؟"

علمہ بے بس سی نظروں سے بہن کا چہرہ تک رہی تھی!

"میرے ذہن میں ایک بات ہے اپیا...... آپ سے کہہ تو رہی ہوں...... لیکن مجھے لگتا نہیں ہے کہ ایسا ہو سکے......"

"ہاں...... بولو سیما...... میرے بس میں جو بھی ہوا، میں کر گزروں گی۔"

"آپ کا دیور عارف...... ساجد کے اس کزن سے تو لاکھ درجہ بہتر ہے۔ پڑھا لکھا ہے۔ صورت شکل بھی مناسب ہے۔ اگر آپ اپنے سسرال والوں کو ارما کے حق میں ہموار کرسکیں۔"

علمہ خاموش بیٹھی رہ گئی...... کیسی انہونی سی بات کہہ دی تھی سیما نے!

"اچھا میں زرباب سے بات کروں گی!" وہ اتنا ہی بولی۔

"آپ بات کرلیں۔ اگر کوئی نتیجہ نہ نکلا تو......"

"تو کیا؟ کچھ اور بھی ہے تمہارے ذہن میں؟" علمہ نے جلدی سے پوچھا۔

"پھر میں رامش بھائی سے کہہ کر دیکھوں گی۔ شاید وہ کچھ حل نکالیں۔"

علمہ سے کچھ بولا نہ گیا۔ اس نے نظریں جھکالیں۔ یہ موضوع مقامِ بے بسی تھا۔ علمہ کو راہِ فرار ڈھونڈنا پڑتی تھی۔

"ابو جی کے انتقال پر انہوں نے ایک بھائی بن کر ہمیں سہارا دیا تھا۔ آپ یہاں ہوتیں تو دیکھتیں اپیا۔ کس طرح انہوں نے چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھا۔ ہمارے سکھر جانے کے بعد انہوں نے پیچھے سے ڈھیروں سامان بھجوایا۔"

"اچھا!" علمہ کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

یہ خیال اس کے دل میں سوئی کی نوک بن کر چبھتا رہا تھا کہ سیما اور ارما کس بے سروسامانی کے عالم میں چلی گئی تھیں۔ وہ اکثر سوچا کرتی تھیں کہ سیما نے گرہستی کس طرح شروع کی ہوگی!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''جی اپیا...... جیسے انہوں نے آپ کے لئے بہت کچھ بھیجا تھا اسی طرح میرے لئے بھی بہت سی اچھی اور قیمتی چیزیں...... بنا کچھ کہے سنے...... چپ چاپ وہاں پہنچ گئیں۔''

چند لمحے دونوں بہنیں خاموشی سے اس احسان مندی کے جذبے کو محسوس کرتی رہیں پھر سیما نے اسے دیکھا۔

''کبھی خیال آتا ہے اپیا...... ابو جی نے...... شاید...... زیادتی کی ان کے ساتھ...... کیوں مایوس کیا انہیں!''

''بس سیما۔خاموش ہی رہو!''اس نے التجا کی۔

''رامش بھائی کا قصور بھی کیا تھا......''شاید ان کا اتنا دولت مند ہونا ان کا قصور ہو گیا یا شاید...... آپ کو چاہنا......''

''سیما...... بھول جاؤ ان باتوں کو...... کیا رکھا ہے...... پرانی راکھ نہیں کریدتے۔''

''دکھ ہوتا ہے آپی...... شاید آپ دونوں کے ساتھ ہی زیادتی ہوئی...... کتنا خوش رہتیں آپ ان کے ساتھ۔''

''میں؟ میں تو بہت خوش ہوں سیما...... تم میری بات مت کرو...... مجھے کوئی شکایت نہیں ہے...... زرباب کا ساتھ میری سب سے بڑی خوشی ہے!''

☆

زرباب نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

''یہ...... کیا کہہ رہی ہو علمہ؟''

''کوئی...... برائی ہے ارما میں؟''اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا،''آج یا کل کہیں نہ کہیں تو...... عارف کی بات چلانی ہو گی نا...... اگر آپ لوگ ارما کو کنسیڈر کر لیں......''

''مجھے لگتا ہے۔تم اب تک امی کو سمجھ نہیں سکیں۔''زرباب مایوسی سے بولا،''یہ بات اگر وہ خود کہتیں تب تو ٹھیک تھا...... لیکن یہ بات اگر تم یا میں کہیں گے تو وہ طوفان ہی کھڑا کر ڈالیں گی......''

زرباب کے کہے بنا،علمہ کو پہلے ہی اندازہ تھا کہ ایسا ہی کچھ ہو گا...... وہ مایوس سی ہو گئی۔

''پھر بھی...... میں امی سے بات کر کے دیکھتا ہوں!''زرباب نے اس کے چہرے کو بجھتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

علمہ نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا۔

پھر وہی ہوا،جس کا ڈر تھا۔زرباب کے معمولی سے ذکر سے ہی شرافت بیگم کو گویا پتنگے لگ گئے۔وہ تیر کی طرح علمہ کے سر پر پہنچی تھی۔

''دیکھو بی بی۔زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے...... میں نے اسی دنیا اور انہی محلوں میں یہ بال سفید کیے ہیں۔خوب سمجھتی ہوں یہ ساری حکمتیں اور سیاستیں!''

علمہ نے خاموشی سے ان کا آگ برساتا لہجہ برداشت کر لیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"گھر میں قدم رکھتے ہی تم لڑکیوں کو پورے گھر پر حکومت کرنے کا خواب دکھائی دینے لگتا ہے..... مگر یاد رکھو یہ میرا گھر ہے اور یہاں وہی ہوگا جو مجھے منظور ہوگا..... میں کبھی دو سگی بہنوں کو ایک ہی گھر میں نہیں لاؤں گی..... دونوں ایکا کر کے مجھے ایک کونے میں بیٹھا دیں..... ہاں!"

وہ ایک جھٹکے سے مڑ کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔

علمہ غمناک نگاہوں سے انہیں دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔

حقیقت تو یہ تھی کہ اس گھر میں قدم رکھتے ہی اس نے اپنی ہستی کو فراموش کر دیا تھا۔ جی جان سے اس گھر میں بسے ہوئے ہر شخص کی قسمت کو اپنا شعار بنایا تھا۔ کبھی شکایت یا گلے کا ایک لفظ بھی اپنی زبان پر نہ لائی تھی۔ اس کے باوجود اس کے متعلق ان کے دلوں میں کیسے کیسے اندیشے تھے ان سب کا اظہار شرافت بیگم نے چند جملوں میں کر ڈالا تھا۔

علمہ نے سیما کو فون کر کے شرافت بیگم کے تاثرات کے بارے میں بتا دیا..... سیما بھی وہ سب کچھ سن کر خاموش ہو گئی تھی۔

"اتنا تو طے ہے آپی..... کہ میں ارما کی شادی..... ساجد کے اس بونگے کزن سے ہرگز نہیں ہونے دوں گی....."

"کیا..... کرو گی؟" علمہ نے ڈوبتے دل اور لرزتی پلکوں کے ساتھ پوچھا۔

"میں..... رامش بھائی کو فون کرتی ہوں..... وہی اس مسئلے کا کوئی حل نکالیں گے....."

"لیکن سیما..... کیا مناسب ہے کہ ہم..... اپنے سارے مسئلے....."

"رامش بھائی..... نہ ہوتے ہوئے بھی..... ہمارے گھر کا ایک حصہ رہے ہیں، آپیا..... کیا تھے ابو جی؟ ایک معمولی کلرک ہی تھے نا ان کے والد کے آفس میں..... کبھی انہوں نے یہ احساس ہونے دیا؟ ابو جی کی کتنی عزت تھی ان کے دل میں..... اپنے ہر عمل سے انہوں نے ثابت کیا..... ہمارے گھر سے ان کی محبت اور ان کے خلوص کو کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے آپیا جو ہم اپنا کوئی مسئلہ ان کے سامنے رکھتے ہوئے ہچکچائیں.....اور پھر..... جب ہم..... زرباب بھائی کی امی کے سامنے..... دستِ سوال دراز کر سکتے ہیں..... تو رامش بھائی تو پھر ہمارے اپنے ہیں!"

علمہ نے فون بند کر دیا..... سیما نے جو کچھ کہا، اس میں سے کسی بات کی وہ نفی نہیں کر سکتی تھی!

☆

ساجد، سیما اور ارما کو لے کر واپس سکھر چلا گیا تھا۔ سیما نے ارما کی بابت کیا کچھ کہا اور اس کا کیا جواب ملا، علمہ کو خبر نہ تھی۔ وہ پھر ایک بیل کی طرح خاموشی سے اپنے کولہو میں جت گئی تھی۔

ایک دن ایک عجیب بات ہوئی! عارف آفس میں آ کر کھانا کھانے کے بعد سونے کے بجائے شرافت بیگم کے کمرے میں چلا گیا تھا۔ علمہ کچن صاف کر رہی تھی۔ اچانک ہی اسے احساس ہوا..... کمرے میں سے بولنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ آوازیں اونچی تھیں اس لئے علمہ کا دھیان خود بخود ہی اس طرف جا رہا تھا۔

"میں آپ سے مشورہ نہیں کر رہا ہوں....." عارف کا لہجہ گستاخانہ تھا۔ "آپ کو اپنا فیصلہ سنا رہا ہوں....."

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''تمہارا دماغ اپنے ٹھکانے پر نہیں ہے...... دماغ کو ٹھکانے پر لاؤ اور دھیمی آواز میں بات کرو......''

شرافت بیگم گویا پھنکار رہی تھیں۔

لاؤنج میں سویا ہوا افنان ڈر کر اٹھ گیا اور رونے لگا۔

علمہ ہاتھ پونچھتی ہوئی بھاگی۔ افنان کو اٹھا کر چپ کرانے لگی۔ کمرے میں جھگڑتے ہوئے ماں بیٹے کو کسی بات سے سروکار نہ تھا۔ وہ نوک جھونک میں مصروف تھے۔ علمہ کو اب ان کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔

''آپ مجھے زرباب بھائی کی طرح خوفزدہ نہیں کر سکتیں......'' عارف بے خوفی سے بولا۔ ''اور نہ ہی آپ مجھے میری زندگی کی خوشیوں سے محروم کر سکیں گی...... آپ نے اگر مجھ پر بے جا قدغن اور پابندیاں لگانے کی کوشش کی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا......''

''عارف......'' شرافت بیگم کی آواز میں شدید صدمہ تھا۔

''میں اپنے دل کی بات آپ سے کہہ چکا...... اب آگے آپ کی مرضی ہے جیسے کرنا چاہیں......''

''یہ سوچو کہ ابھی تمہاری بہن کے ہاتھ پیلے ہوئے چند ماہ بھی نہیں ہوئے...... سر پر قرض کا پہاڑ ہے جس کے تلے تمہارا بھائی اکیلا ہی پس رہا ہے اور تم بجائے اس کا ہاتھ بٹانے کے...... اپنے چکروں میں پڑ گئے ہو...... تمہیں تو چاہیے تھا اپنی بھائی کا سہارا بنو...... تمہارے سوا ہے کون اس کا۔''

''قرض چڑھا ہے آپ لوگوں کی بے وقوفی سے...... اپنے بے وقوفیوں کو میرے سر نہ منڈھیں تو بہتر ہے۔ کس نے کہا تھا اپنی حیثیت سے بڑھ کر اتنا کچھ کرنے کو...... اب میں کیا اپنی ساری جوانی یہ قرض اتارنے میں ہی ضائع کردوں؟ میری زندگی اتنی بے مصرف نہیں ہے...... جو اپنی زندگی کو اتنا بے مصرف سمجھے اس کی مرضی......''

کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھلا...... عارف سرخ بھبھوکا چہرہ لیے باہر نکلا۔ علمہ ہونق سی افنان کو سینے سے لگائے سامنے کھڑی تھی...... عارف کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ اس کے برابر سے گذر کر چلا گیا۔

''ہائے...... ہائے میں مرگئی...... کوئی ہے...... سنبھالو مجھے...... میں چلی...... زرباب...... علمہ......''

شرافت بیگم کی آوازوں پر علمہ کو جیسے ہوش آیا...... وہ بھاگی ہوئی اندر گئی۔ شرافت بیگم بیڈ پر اوندھی لیٹی ہوئی تھیں۔ ان کے شور ہنگامے سے کمرہ گونج رہا تھا۔

علمہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔ وہ کیا کرے کیا نہ کرے! سینے سے لگے افنان کو اس نے بیڈ پر لٹایا اور شرافت بیگم کو سنبھالنے لگی۔

''علمہ...... زرباب کو بلاؤ...... میرے زرباب کو بلاؤ...... اسے کہو مجھے اپنا چہرہ دکھا دے...... میں جا رہی ہوں...... علمہ میں مر رہی ہوں...... عارف...... عارف......!''

''عارف چلا گیا ہے امی جی......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"کہاں......" ان کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"پتہ نہیں......گھر سے تو باہر گیا ہے......"

شرافت بیگم کی آوازیں گلے میں دم توڑ گئیں۔انہوں نے ہاتھ پیر ڈال دیے۔

☆

عارف نے گھر میں ایک زلزلے کی سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پر ہل کر رہ گیا تھا۔وہ اپنے باس کی بیٹی سے شادی کر کے انہی کے بنگلے میں منتقل ہو رہا تھا۔گویا ثوبیہ کے بعد عارف کی رخصتی کی باری تھی!

شرافت بیگم ایک دم ڈھے گئیں۔ان کے سارے کس بل کسی نے کھول دیے تھے۔اب وہ مُڑ مرے سے کپڑے کی طرح ایک کونے میں پڑی رہتیں۔زرباب کو بھی ایک چپ لگ گئی تھی۔کتنا پرامید تھا وہ عارف کی طرف سے......اس نے ایک ہی پھونک میں سارے چراغ گل کر ڈالے تھے۔رہی علمہ تو وہ ان دونوں کا غم بانٹنے کی اپنی سی کوشش کرتی رہتی تھی۔کبھی شرافت بیگم کے قریب بیٹھ کر انہیں تسلیاں دیا کرتی تو کبھی زرباب کو حوصلہ باندھنے کی تدبیریں کرتی تھیں۔عارف کا رویہ سبھی کے ساتھ بے حد خراب ہو چکا تھا۔وہ کسی سے بات کرنا پسند نہ کرتا تھا۔صبح کا نکلا رات گئے گھر میں گھستا۔اکثر وہ کھانا باہر ہی سے کھا کر آیا کرتا تھا۔بصورت دیگر کسی سے کچھ کہے بغیر کچن میں جا کر جو ملتا۔زہر مار کر لیتا۔

دراصل گھر والوں کے اس سے کچھ مطالبات تھے!وہ چاہتا تھا کہ اس کے گھر والے رسمی طور پر ہی سہی لیکن رانیہ کا رشتہ لے کر اس کے گھر جائیں۔اس کے گھر والوں سے ملیں اور اس شادی پر اپنی پوری رضامندی کا اظہار کریں۔

دوسرے یہ کہ وہ اپنی جاب سے کچھ رقم دے کر، بقیہ رقم شرافت بیگم کے زیوروں کو بیچ کر پوری کر کے، رانیہ کے لئے اچھی سی بری بھی بنوانے کا متمنی تھا۔

شرافت بیگم نے اپنے زیور کبھی برے سے برے وقت میں بھی نہ بیچے تھے۔بلکہ ان زیوروں کا سن کر زرباب کی تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔وہ ان کی موجودگی سے لاعلم تھا۔عارف کو نجانے کیسے ان کی حقیقت کا علم تھا؟

زرباب کو یہ بات سن کر اچھا بھلا صدمہ ہوا تھا۔ثوبیہ کی شادی نے حقیقی معنوں میں اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔شرافت بیگم نے ثوبیہ تک کے لئے اپنے زیورات کی قربانی نہ دی تھی۔انہوں نے زرباب کی کسی پریشانی کا خیال نہ کیا تھا اور اب عارف انہی زیورات کے لئے ڈٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"عارف کو......کیسے پتہ......کہ آپ کے پاس......" زرباب نے ماں کا راز کھلنے کی شرمندگی کو بھی اپنے دامن میں سمیٹ لیا تھا۔

"ایک مرتبہ......اسے اپنا لاکر......ری نیو کروانے بھیجا تھا......اسے لاکر کا پتہ چلا تو وہ چابی ڈھونڈ کر ساتھ لے گیا......وہاں نجانے کیا کہہ کر اس نے میرا لاکر کھولنے کی اجازت لے لی بنک والوں سے......تبھی سے اسے پتہ ہے کہ میرے پاس......کچھ......زیور ہیں!"

شرافت بیگم مسکین سی صورت اور مہین سی آواز کے ساتھ بتا رہی تھیں۔

"تمہارے ابا کی آخری نشانی ہے وہ میرے ساتھ......کیسے سوچ سکتی ہوں اسے بیچنے کا......ورنہ تمہاری مشکل دیکھ کر کیا میرا کلیجہ نہیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھنسنا ہے؟"

زرباب بے چارہ ماں کی صورت دیکھ کر رہ گیا۔

عارف کو کسی صورت ماننا تھا نہ وہ مانا۔ اپنے مؤقف پر وہ نہایت سختی کے ساتھ قائم تھا۔ اپنے باس کی بیٹی تک اس نے نجانے کتنی مشکلوں سے رسائی حاصل کی تھی اب وہ اتنا اچھا چانس بھلا کیسے گنوا دیتا...... یہ چانس جو اس کی زندگی بنا سکتا تھا۔ اسے کہیں سے کہیں پہنچا سکتا تھا...... ایسا چانس تو قسمت والوں کو بہت مشکل سے ملتا ہے...... اس نے اسے Once in a life time سمجھ لیا تھا۔ شاید ٹھیک ہی سمجھا تھا!

گھر کی فضا پر ایک پراسراری خاموشی چھا گئی تھی!

☆

گھر والوں کو عارف کی ضد کے آگے ہار ماننے ہی بنی۔ شرافت بیگم اپنا لاڈلا بیٹا اور زرباب اپنا اکلوتا بھائی ہمیشہ کے لئے کھونے کی ہمت نہ رکھتے تھے۔ انہیں عارف سے کمزور سا ہی سہی بہر حال تعلق تو رکھنا تھا۔

دوسری جانب ساری صورتحال میں ثوبیہ کی مداخلت کا بھی بہت عمل دخل تھا۔ عارف اور ثوبیہ شروع سے ہی ایک دوسرے کے نزدیک رہے تھے۔ اب یہ کیسے ممکن تھا کہ عارف اس کنڈیشن میں ثوبیہ کا سہارا نہ لیتا! سو اس نے ثوبیہ کو نجانے کیا کہانی سنائی تھی کہ اب تقریباً روز ہی اس کا فون آتا تھا۔ وہ ماں اور زرباب کو عارف کے حق میں ہموار کرنے کا بیڑا اٹھا چکی تھی۔ سو گھنٹوں وہ شرافت بیگم اور زرباب کے کان کھایا کرتی۔

ایک روز علمہ افنان کو فیڈ کروا رہی تھی۔ ثوبیہ کا فون آیا تو شرافت بیگم فون اٹھا کر اس کے قریب ہی آ بیٹھیں۔ وہ ثوبیہ سے بات کر رہی تھیں۔

"دل نہیں مانتا ثوبیہ...... کیسے اپنا پلا پلایا جوان بیٹا ان چوہدریوں کو سونپ دوں؟

میری عمر بھر کی کمائی میرے یہ دو بیٹے ہی تو ہیں...... تم کیا سمجھتی ہو...... یونہی اپنی اکلوتی بیٹی کی شادی عارف سے کرنے پر تیار ہو گئے ہوں گے وہ؟ بدلے میں ہمیشہ کے لئے ہمیں اپنے عارف کو کھونا پڑے گا...... ہم اس کی صورت دیکھنے کو ترسیں گے......"

"امی جی...... تصویر کا دوسرا رخ بھی تو دیکھیں۔" ثوبیہ اتنا اونچا بول رہی تھی کہ علمہ کو ریسیور میں گونجتی اس کی آواز صاف سنائی دینے لگی۔

"ہمارا بھائی قیمتی سوٹ پہن کر بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومے گا...... شاندار آفس میں بیٹھا کرے گا...... لوگ اس کی قسمت پر رشک کریں گے...... ورنہ زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا؟"

علمہ بھابی جیسی غریب، مسکین سی ایک لڑکی آپ پسند کر کے لے آئیں گی جسے عمر بھر پالتا رہے گا...... معیار زندگی نیچے سے نیچے جاتا رہے گا...... کیا ہاتھ آئے گا بھلا اس کے عمر بھر کی محرومیوں کے سوا؟ زرباب بھائی کی طرح اس کے کندھے بھی شادی کے دوسرے سال میں ہی جھک جائیں گے......"

علمہ بہت مشکل سے وہاں سے اٹھی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے...... افنان کو لے کر وہ اپنے کمرے میں چلی آئی...... اس کا کمرہ اس کی پناہ گاہ تھا جیسے۔ اس کا ہمدرد تھا۔ اس کی خاموش دیواروں سے علمہ اپنے سارے دکھ کہہ ڈالتی تھی۔ دل کا بوجھ ہلکا سا ہو جایا کرتا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"کوئی تمہیں کچھ بھی کہے۔ پروا کیوں کرتی ہو؟ جانتی ہو نا...... میرے لئے کتنی قیمتی ہو تم؟"

"میں تمہارے لیے نہیں ہوں...... میری قدر و قیمت وہی لگائیں گے...... جن کے پاس ہوں میں!"

"ہیرا ہمیشہ جوہری کے پاس تو نہیں ہوتا...... کبھی کبھی وہ جس کی ملکیت ہوتا ہے اسے پتہ بھی نہیں ہوتا کہ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ ہیرا ہے یا عام نگینہ!"

"اس ہیرے کی قسمت...... جو اس کا مالک اسے سمجھے وہ وہی ہے۔"

"ایسا مت کہو...... کم از کم تم خود تو اپنی قیمت کو سمجھو، جانو!"

"جان کر بھی...... کیا کروں؟"

"جان لو گی تو ایسی باتیں تمہیں دکھی نہ کریں گی۔"

"تمہیں میرے دکھ سے کیا؟"

"تم ایسے کیوں پوچھتی ہو...... نہ پوچھا کرو نا......"

"پوچھنے سے کیا ہوتا ہے؟"

"میرے راز کھلنے لگتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا میرے دل کے راز کھلیں!"

"ایسا کیا ہے تمہارے دل میں؟"

"میرے دل میں؟؟ انتظارِ لاحاصل!"

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیما کا فون آیا تھا۔ سکھر سے۔ وہ بہت خوش تھی...... ارما کے لئے ایک اچھے، شریف گھرانے کے لڑکے کا رشتہ آیا تھا۔ لڑکا اچھی نوکری پر تھا۔ مختصر سی فیملی تھی۔ سیما اور ساجد کو وہ لوگ پسند آئے تھے۔ سیما فون پر خوب چہک رہی تھی۔

''میں نے آپ سے کہا تھا نا آپی...... رامش بھائی ہی اس مسئلے کا حل نکالیں گے...... انہوں نے اپنی شیخوپورہ والی فیکٹری کے منیجر کا رشتہ بھجوایا ہے۔ اب ارما بیاہ کر شیخوپورہ چلی جائے گی۔''

''کیا؟ اتنی دور......'' علمہ دھک سے رہ گئی۔

''جہاں اللہ نے قسمت لکھی ہو بجیا......'' سیما ہنس دی۔ وہ بہت خوش لگتی تھی۔

''سیما...... اتنی دور ہم لڑکے کی جانچ پڑتال کیسے کر سکتے ہیں......''

''ہمیں جانچ پڑتال کی ضرورت بھی کیا ہے؟ لڑکا رامش بھائی کی فیکٹری میں پچھلے تین سال سے ملازمت کر رہا ہے۔ اس کی فیملی فیکٹری کی طرف سے ملے ہوئے گھر میں رہائش پذیر ہے۔ رامش بھائی اس لڑکے کو اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ انہوں نے اسے خاص طور پر بتایا ہے کہ لڑکی ان کی منہ بولی بہن ہے۔ پھر آپ کی گھبراہٹ کی کیا وجہ ہے؟''

علمہ نے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اس لئے گھبرا رہی تھی کہ ان لوگوں سے بہت دور، اکیلی بیٹھی یہ سب کچھ سوچ رہی تھی۔ جبکہ سیما ان لوگوں سے مل چکی تھی۔ لڑکے کو دیکھ چکی تھی۔ رامش سے اس کے بارے میں بھی کچھ ڈسکس کر چکی تھی۔

سو سیما کا اطمینان بھی جائز تھا۔ اور خوشی بھی!

''پھر...... آگے کیا کرنا ہے؟''

''ابھی ہلکی پھلکی سی رسم کریں گے...... چھ آٹھ ماہ بعد وہ لوگ شادی کے لئے کہہ رہے ہیں۔''

''تم تو...... کچھ عرصے میں ہی...... مجھ سے بڑی ہو گئی ہو سیما......'' علمہ آہستگی سے بولی۔

''آپ...... آئیں گی نا ارما کی رسم میں؟''

''میں......'' علمہ کے پاس اس سوال کا جو جواب تھا وہ شاید سیما کو تکلیف پہنچاتا۔

''دیکھوں گی سیما...... کیا حالات بنتے ہیں!'' پھر وہ بولی تھی۔

سیما نے گہری سانس بھری تھی۔ وہ شاید اسی جواب کی منتظر تھی!

☆

بالآخر شرافت بیگم نے اپنی ہار تسلیم کر لی تھی۔ انہوں نے عارف کو بلوایا اور گلے لگا کر خوب روئیں...... ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے رخصت کرنے کا ہی سوچ رہی ہوں۔

''تم جیتے...... ہم ہارے...... لیکن ہم سے ملنے تو آتے رہو گے؟؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

''آپ فکر کیوں کرتی ہیں امی جی......'' اس کی باچھیں کھل گئیں، ''آپ کو تو میں اپنے ساتھ ہی لے کر جاؤں گا......رانیہ اچھی لڑکی ہے۔ وہ آپ کو کھلے دل سے قبول کرلے گی۔''

شرافت بیگم کے دل کو اس کے جواب سے ٹھیس سی لگی تھی۔ وہ سامنے کھڑی علمہ سے نظریں چرا گئیں۔

''نہیں عارف...... میرا اپنا گھر ہے یہ...... میں اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی...... تمہاری بیوی ہمارے ساتھ رہنا پسند کرے تو ضرور یہاں آئے......''

عارف ہنس دیا۔

''وہ کہاں......''

پھر اس نے جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا۔ نجانے وہ کیا کہنے جا رہا تھا۔

شرافت بیگم نے اپنی بارہ چوڑیاں، ایک بڑا سیٹ اور ایک مالا لاکر سے نکلوا کر عارف کے حوالے کر دی۔ اس نے رانیہ کے لئے زیور بھی بنوایا اور قیمتی ملبوسات بھی خریدے۔ گھر والوں کو زحمت دینے کی اسے ضرورت نہ تھی۔ بلکہ ساری خریداری اس نے رانیہ کے ساتھ اس کی پسند کے مطابق کی تھی۔ خود اس کے اپنے اکاؤنٹ میں اچھی بھلی رقم تھی جس کا زرباب کو اس وقت علم ہوا جب عارف نے کھانے اور ہال کا ارینج منٹ کرنے کی ذمہ داری اس پر ڈالی۔

زرباب ماں اور بھائی کی پس پردہ باتیں منکشف ہونے پر چپ کا چپ رہ گیا تھا! گویا وہ اور علمہ قربانی کا بکرا تھے جن پر دل کھول کر چھری چلائی گئی تھی۔

اسے شرافت بیگم کے رویے سے زیادہ ٹھیس پہنچی تھی۔ وہ اتنا زیور خاموشی سے چھپائے بیٹھی تھیں جو اگر ثوبیہ کی شادی کے موقع پر کام آتا تو زرباب قرض کے بوجھ سے یوں دوہرا نہ ہو رہا ہوتا...... عارف...... جس کے بارے میں زرباب کا خیال تھا کہ وہ زرباب کا قرض اتارنے میں اس کی مدد کرے گا...... اس کا دایاں بازو ثابت ہوگا...... وہی عارف بے مروتی سے آنکھیں ماتھے پر رکھ کر...... نہ صرف اپنی تمام ذمہ داریوں سے صرفِ نظر کر کے دامن بچا کر جا رہا تھا۔ بلکہ جو کچھ گھر والوں کی ملکیت تھا اس کا بھی صفایا یوں کر رہا تھا جیسے اس گھر، گھر کے مکینوں اور ان کی پریشانیوں سے اسے کچھ واسطہ ہی نہ ہو۔

اس بار بھی قسمت نے علمہ کے ساتھ وہی رویہ رکھا جو پچھلی مرتبہ تھا۔ ارما کی منگنی کی تاریخ ٹھیک وہی تھی جو عارف کی سسرال میں شگون کی مٹھائی بھیجنے کی تھی۔ علمہ ایک تذبذب کا شکار تھی!

☆☆☆

عارف کی سسرال جانے کیلئے ہر کسی نے بے حد اہتمام کیا تھا، شرافت بیگم نے اپنا سب سے بہترین سوٹ نکال کر پہنا تھا، عارف کے دست برد سے بچ جانے والی بالیاں اور عقیق کی انگوٹھی پہنی تھی، بالوں کا جوڑا کافی محنت سے بنایا تھا۔ وہ وہاں جانے سے پہلے ہی ایک عجیب سی خفت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے دو چار ہو رہی تھیں۔ انہیں اپنی کوئی بھی چیز معیاری اور قیمتی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

زرباب نے بھی عارف کی دیکھا دیکھی ثوبیہ کی شادی کیلئے بنوایا ہوا کام والا کرتا اور سفید پاجامہ پہنا تھا، پیروں میں سنہرے کام کے کھسے تھے، علمہ نے جب زرباب کو دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ آ گئی تھی، اتنا تیار تو زرباب اس دن بھی نہ ہوا تھا جب پہلی بار بردکھوے کیلئے علمہ کے گھر آیا تھا۔ عارف کی تو خیر بات ہی اور تھی، اس نے تو خاص الخاص برانڈڈ کوٹ پینٹ خریدی تھی، پیروں میں قیمتی برانڈ کے جوتے چمک رہے تھے، اس کے لگائے ہوئے پرفیوم کی خوشبو اوپر ان کے کمرے تک پھیلی ہوئی تھی۔ علمہ افنان کو گود میں لے کر نیچے اُتری تو عارف کف لنکس لگا رہا تھا، اسے دیکھ کر کچھ دیر عجیب سی نظروں سے گھورتا رہا، پھر بولا۔

"بھابھی...... یہ قبلِ مسیح کے کپڑوں کی جان کب چھوڑیں گی؟ یہ کلر، یہ ڈیزائن، یہ کپڑا ہی کتنا آؤٹ آف فیشن ہے اب! آپ کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ آپ ایک پڑھی لکھی نئے زمانے کی لڑکی ہیں......" علمہ نے بے بس سی نظروں سے شرافت بیگم کو دیکھا، عارف نے جو کچھ کہا وہ غلط تو خیر نہ تھا، رانیہ کے ساتھ شاپنگ کر کے اب اسے جدید تقاضوں کا بخوبی علم ہو چکا تھا، لیکن ایک اور حقیقت بھی تھی جس سے واقف ہوتے ہوئے بھی ناواقفیت کا ڈھونگ سب گھر والے رچانا چاہتے تھے۔

"اور یہ افنان! اسے تو کوئی ڈھنگ کے صاف ستھرے کپڑے پہنائیں...... یہ کپڑے تو یہ کئی بار پہن چکا ہے۔" عارف نے مزید گل افشانی کی۔

"چلو خیر ہے......" شرافت بیگم مصالحتی انداز میں بولیں۔

"اب دیر بھی تو ہو رہی ہے، پہلے پہلے دن جا رہے ہیں، وقت پر پہنچیں تو اچھا رہے گا......" زرباب کمرہ لاک کر کے سیڑھیاں اُترتا آ رہا تھا۔

"چلیں بھئی جلدی کریں...... وہ علمہ کے پاس آ کر رکا، راستے سے مٹھائی بھی اُٹھانی ہے۔" عارف علمہ اور افنان کو دیکھ کر بار بار عجیب سے امپریشن دیتا تھا، زرباب کی بات پر کاندھے اچکاتا ہوا باہر نکل گیا۔ علمہ کو تیاری کے وقت بھی احساس تھا کہ اس کے اور افنان کے کپڑے پرانے اور عام سے تھے، اب عارف نے اسے مزید خفیف کر دیا تھا، وہ سر جھکا کر زرباب کے پیچھے چل دی۔ عارف نے بینک میں نئی گاڑی کے لیے درخواست دے دی تھی، ابھی گاڑی ملنے میں کچھ وقت تھا، وہ رانیہ کے گھر جانے کیلئے اپنے کسی دوست سے گاڑی لے آیا تھا، عارف اور زرباب اگلی نشستوں پر بیٹھے، علمہ اور شرافت بیگم پیچھے بیٹھیں...... وہ تینوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے، ہنس بول رہے تھے۔ علمہ خوشی سے افنان کو سینے سے لگائے باہر گزرتے منظر دیکھ رہی تھی۔

"یہ منظر بھی کتنی جلدی بدل جاتے ہیں...... ہے نا......"

"ہاں...... وقت اور منظر کہاں رکتے ہیں......"

"پھر میرے لیے یہ دونوں کیوں رک گئے ہیں؟ نہ وقت گزرتا ہے نہ منظر بدلتا ہے۔"

"تم نے آنکھیں جو بند کی ہوئی ہیں، آنکھیں کھول کر دیکھو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''آنکھیں کھولوں گا تو تم کیسے نظر آؤ گی؟''

''بند آنکھوں، رکے ہوئے وقت اور ٹھہرے ہوئے منظر سے کیا ملے گا تمہیں؟''

''اپنے قریب تمہارے ہونے کا احساس......''

''ساری عمر ایک جھوٹے احساس کے ساتھ نہیں گزرتی۔''

''جھوٹ کیسا...... یہ تو میرا سچ ہے......''

''تم دیوانے ہو......''

''تم جو کہو، اچھا لگتا ہے......''

''پھر میں خاموش رہوں گی......''

''تمہاری خوشی......''

''تمہاری خوشی کیا ہے......؟''

''انتظارِ لاحاصل......''

☆

رانیہ کے گھر ان کا استقبال گرم جوشی سے ہوا، رانیہ کے والدین بیٹی کی خوشی میں خوش تھے، آزاد خیال لوگ تھے، اکلوتی بیٹی کی خوشی کیلئے کچھ بھی کرنے کیلئے تیار...... رانیہ کافی محنت سے تیار ہوئی تھی، اسٹائلش لباس پہنے، خوب شیمپو کیے ہوئے، بال کھولے وہ اچھی لگ رہی تھی...... اتنی تیاری کے بعد کوئی بھی لڑکی اچھی لگتی، شرافت بیگم اور علمہ سے وہ پُرتکلف سے انداز میں ملی۔ زرباب کو سرسری سا سلام کیا، پھر عارف کے ساتھ بیٹھ کر بہت بے تکلفی سے، شوخ انداز میں نوک جھونک کرنے لگی تھی۔

رانیہ کی امی شرافت بیگم سے محوِ گفتگو ہو گئیں، اس کے والد زرباب سے اِدھر اُدھر کی ہلکی پھلکی باتیں کرنے لگے، علمہ خاموش بیٹھی، سیما اور ارما کے متعلق سوچتی رہی، کیسا ناطہ جڑا تھا اس کا زرباب سے...... پیچھے رہ جانے والے رشتوں کو تو جیسے فراموش ہی کر بیٹھی تھی وہ...... ایک شفیق باپ تھا جو اس سے ملنے کی خواہش سینے میں لیے دنیا چھوڑ گیا تھا، دو بہنیں تھیں جن کے کسی دکھ درد میں شریک ہونے کا اسے موقع نہ مل سکا تھا، نہ ان کی کسی خوشی میں ہی اپنا حصہ ڈال سکی تھی وہ، یونہی بے بسی اور بے چارگی سے، دور بیٹھ کر وہ ان کے بارے میں صرف سوچ لیا کرتی تھی، وہ کیسی لگ رہی ہوں گی، انہوں نے کیسے کپڑے پہنے ہوں گے...... نجانے خوش بھی ہوں گی یا نہیں؟ کیا وہ بھی اسے یاد کر رہی ہوں گی؟ کیا ان کی آنکھوں کے گوشوں میں بھی نمی ہو گی؟ کیا ان کی مسکراہٹ میں بھی چھپی چھپی سی اُداسی ہو گی؟

''نہیں...... خدا نہ کرے۔'' اس نے گھبرا کر سوچا۔

''خدا کرے، وہ دونوں، بہت خوش ہوں...... ان کی آنکھوں میں روشنیاں ہوں، ان کی مسکراہٹوں میں چمک ہو، ان کے دلوں پر کسی اداسی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کا سایہ نہ ہو...... ان کے اردگرد اُجالے ہی اُجالے ہوں۔'' زرباب نے اسے کھنکھار کر متوجہ کیا تو وہ چونکی تھی، کھانا چن دیا گیا تھا...... وہ لوگ انہیں کھانے کی میز پر بلا رہے تھے۔

بڑی سی میز پر انواع واقسام کے پکوان موجود تھے، وہ لوگ آگے بڑھ بڑھ کر ان کی پلیٹوں میں کچھ نہ کچھ ڈال رہے تھے، ہر چیز چکھنے پر اصرار کر رہے تھے، شرافت بیگم اور عارف کی تو باچھیں کھلی جا رہی تھیں، شرافت بیگم اپنے گھر میں جس احساس کمتری اور خجالت سے دوچار تھیں، اب اس کا نام ونشان تک نہ تھا، وہ خوب چہک رہی تھی۔ رخصت لینے کا وقت آیا تو رانیہ کی ماں نے ان سب کیلئے پیک کیے ہوئے جوڑے گاڑی میں رکھوائے، خوشگوار انداز میں الوداع کہا۔ شرافت بیگم نے رانیہ کو بھینچ بھینچ کر پیار کیا۔ اس کی ماں کو بھی کافی دیر گلے سے لگائے رہیں۔ وہ ان لوگوں کا گھر، رہن سہن کا انداز دیکھ کر ہی متاثر تھیں، اس پر ان کے اخلاق نے انہیں بالکل ہی گرویدہ کر ڈالا تھا۔ گھر آتے ہی وہ عارف کے ساتھ مل کر ان کے دیے ہوئے تحائف کی پیکنگ کھولنے لگیں، سب کیلئے خوبصورت سوٹ اور قیمتی پرفیوم تھے، عارف کیلئے ایک برانڈڈ رسٹ واچ بھی تھی۔

''ایسی ہوتی ہے سسرال...... جیسی میرے عارف کو ملی ہے......'' شرافت بیگم چہکیں، اپنے سوٹ کی تہہ درست کرتی علمہ کے ہاتھ لمحہ بھر کیلئے تھم گئے۔

''اور ایسے ہوتے ہیں خاندانی اور شریف لوگ! دوسروں کی عزت کرنے والے اور اپنی عزت کروانے والے...... کیوں زرباب......''

علمہ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں، جھکی ہی رہیں۔

''جی امی!'' زرباب مدھم سا بولا تھا۔

''تمہارے معاملے میں تو...... جلد بازی ہی دکھا بیٹھے ہم......'' وہ سرد آہ بھر کر بولیں۔ علمہ نے اٹھ کر افشاں کو اٹھایا اور باہر جانے لگی۔

''اب سچی بات کسی کو کڑوی لگے بھی تو کیا......'' شرافت بیگم تمسخر سے ہنس کر بولی تھیں۔ ''سچ تو سچ ہوتا ہے......''

''اب تو آپ لوگوں کو میرے فیصلے پر اعتراض نہ ہوگا......'' عارف بے حد خوش تھا۔ اس کے چہرے پر اتنی چمک تھی کہ نظر نہ ٹکتی تھی۔

''نہ میرے لال...... تمہاری خوشی میں تو ہم سب خوش ہیں......'' شرافت بیگم چہکیں اور پھر رانیہ جیسی لڑکی تو خوش قسمتی سے ملتی ہے، بلکہ وہ تو خود ہی قسمت کے تالے کی چابی ہے...... نصیب جگمگا دے گی میرے بیٹے کا۔''

''آہا......'' پھر وہ سرد آہ بھر کر بولیں۔ ''ایک یہ علمہ ہے جب سے گھر میں قدم رکھا ہے اس نے...... زرباب بجھ سا گیا ہے...... لاکھوں کے قرض دار ہوگئے ہم...... روز ایک نت نیا خرچہ ہوتا ہے۔'' علمہ کمرے سے نکل رہی تھی، نجانے کیوں رک گئی، شاید ایک لاشعوری خواہش کے تحت وہ زرباب کا جواب سننے کی متمنی تھی۔ زرباب کی جامد خاموشی پر علمہ نے مڑ کر ایک نظر زرباب کو دیکھا، وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ علمہ سے نظریں ملنے پر وہ نظر چرا گیا، علمہ سر جھکا کر کمرے کی دہلیز پار کر گئی تھی۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سکھر سے سیما اور ارما کا فون آیا تھا، وہ دونوں خوش تھیں، بے حد، بے تحاشا خوش...... وہ دونوں اتنی خوش تھیں کہ انہوں نے علمہ کے نہ آنے کا گلہ بھی نہ کیا، سیما نے علمہ کو ارما کے رشتے کی تمام تر تفصیلات سنائیں۔لڑکے والے کیسے تھے، وہ رسم کیلئے کیا کچھ لائے، رسم کیسے ادا کی گئی، کس نے کیا دیا، کھانا کیسا تھا، ارما تیار ہو کر کیسی لگ رہی تھی، کتنی تصویریں بنائی گئیں، وہ ایک ہی سانس میں سب سناتی چلی گئی اور علمہ سانس روکے سب سنتی گئی...... کتنا اچھا لگ رہا تھا وہ سب کچھ سننا...... سیما خوش تھی، ارما بہت خوش تھی، اوپر آسمان پر ان کے ماں باپ بھی خوش ہوں گے تو پھر بھلا علمہ خوش کیوں نہ ہوتی! خوشی سے اس کی پلکوں پر ستارے چمکنے لگے جنہیں وہ انگلی سے سمیٹتی گئی۔

''وہ کُل بارہ افراد تھے......'' سیما بولی۔اور ہماری طرف سے......'' وہ ہنسی۔

''ہماری طرف سے صرف ایک ہی مہمان تھا...... رامش بھائی......'' علمہ کا ہاتھ ستارے سمیٹتے سمیٹتے رک سا گیا۔

''ہمارے گھر والوں کے علاوہ صرف رامش بھائی ہی تھے...... لیکن اپیا! وہ گھر والوں سے بڑھ کر ہیں ہمارے لیے...... ہے نا......''

''ہوں......'' علمہ بس یہ ہی بول پائی۔

''ارما سے مذاق کر رہے تھے وہ...... چھیڑ رہے تھے اسے...... ارما نے بھی مذاق کیا...... کہنے لگی، رامش بھائی...... آپ نے میرے لیے لڑکا ڈھونڈا ہے نا...... اب میں آپ کیلئے لڑکی ڈھونڈوں گی...... پتا ہے اپیا انہوں نے کیا کہا......؟''

علمہ کا ہاتھ کانپا، پتہ نہیں کس طرح انگلی نے غلط کی پریس کر دی، کال ڈس کنکٹ ہو گئی۔علمہ نے سیل فون کی بے جان اسکرین کو دیکھا اور گہری سانس بھر کر فون ایک طرف رکھ دیا...... پھر وہ اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر چلی آئی۔

مارچ کی خوبصورت سی شام تھی، آسمان پر گلابی بادل ہاتھوں میں ہاتھ دیے چہل قدمی کر رہے تھے، سورج کا بڑا سا نارنجی تھال آہستہ آہستہ بیٹھتا جا رہا تھا، علمہ کی نظریں افق پر بھٹک رہی تھیں۔

''نجانے تم نے کیا کہا تھا......''

''میں نے کہا، میری قسمت کا چاند کسی اور کی چھت پر جا نکلا، میرے لیے تو اب اندھیری رات ہی ہے......''

''ایسا کیوں کہا تم نے......؟ ہر رات ایک نیا چاند نکلتا ہے...... رات ہمیشہ ہی اندھیری تو نہیں رہتی......''

''چاند نکلتے ہوں گے...... میں تو...... قسمت کے چاند کی بات کر رہا ہوں، قسمت کا چاند ایک بار کسی اور دلیس جا نکلے تو زندگی کے افق پر صرف اندھیرا باقی رہ جاتا ہے......''

''اوفوہ...... میں کیوں تمہاری یہ باتیں سننے لگی...... میں کچھ نہیں سننا چاہتی...... تم اب جاؤ......''

''میں چلا جاتا ہوں...... لیکن تم اس طرح تنہا کیوں ہو؟ وہ کہاں ہے جس کی زندگی کے افق پر تمہاری جگمگاہٹ ہے...... چاند کا محور کہاں ہے؟''

''پتا نہیں......'' وہ آزردگی سے بولی۔''ہر محور کا...... اپنا بھی تو ایک محور ہوتا ہے نا......''

''اچھا تم اُداس نہ ہو! چاند تو صرف چمکتا ہوا نظر آنا چاہیے، تمہاری مسکراہٹ کو کوئی گہن نہ لگے...... اور...... میں تو خود ایک گہن ہوں......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

میں اب جاتا ہوں......"

علمہ چونکی، افنان شاید اُٹھ گیا تھا، کمرے سے اس کی غوں غاں کی آوازیں آ رہی تھیں، علمہ اٹھ کر تیزی سے کمرے میں گئی، افنان بستر پر لیٹا ہاتھ پاؤں چلا رہا تھا، علمہ نے اسے اٹھا کر محبت سے اس کا چہرہ چوما اور اسے سینے سے لگا لیا۔ ایک ٹھنڈک، سکون سے بھرا احساس اس کے رگ و پے میں سما گیا..... اس نے اس کے ننھے منے ہاتھوں کو کتنی ہی بار چوما..... پھر اسے احساس ہوا کہ وہ خوش تھی..... بے حد خوش..... اس کی بہنیں آج خوش تھیں، اور علمہ اتنی دور سے ان کی خوشی کی کرنوں سے اپنے وجود کو روشن پا رہی تھی۔

☆

عارف کی شادی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی، رانیہ کا پیدائش کا مہینہ اپریل کا تھا، اور وہ چاہتی تھی کہ شادی کی تاریخ وہی رکھی جائے جو اس کے جنم کی تاریخ تھی۔ رانیہ کی خواہش کا احترام تو ازبس ضروری تھا، سوا ٹھائیس اپریل کا دن ہی ان کی شادی کا دن طے کیا گیا، عارف کے قدم زمین پر نہ ٹکتے تھے، وہ سارا سارا دن مختلف قسم کی تیاریوں میں مارا مارا پھرتا تھا، وہ ہر قیمت پر اپنے سسرال والوں کے معیار پر پورا اُترنا چاہتا تھا، دوسری جانب رانیہ والوں کی تیاریاں بھی عروج پر تھیں، ہر دوسرے دن کسی نہ کسی قسم کا پیغام آ جاتا۔ کبھی انہیں شرافت بیگم کی چوڑی کا ناپ چاہیے ہوتا تو کبھی زرباب اور علمہ کے کپڑوں کا...... اور عارف کو تو تقریباً روز ہی ان کے ساتھ شاپنگ کیلئے جانا ہوتا تھا، اس روز علمہ کوفتوں کا قیمہ پیس کر ان کے کوفتے بنا کر ٹرے میں لگا رہی تھی، شرافت بیگم چشمہ لگائے، ڈائری کھولے بیٹھی تھیں، وہ اپنا ماہانہ حساب چیک کر رہی تھیں، جو بقول ان کے ہر ماہ ان کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاتا تھا، فون کی بیل بجی تو شرافت بیگم نے چشمے کی اوٹ سے علمہ کو دیکھا..... علمہ اپنے قیمے سے بھرے ہاتھوں کو دیکھنے لگی، تبھی عارف نے تیزی سے آ کر رسیور اُٹھا لیا۔

"سوری رانیہ..... میں واش روم میں تھا..... سیل بجنے پر نکلا تب تک تم نے ڈس کنکٹ کر دیا تھا..... سوری یار....." علمہ نے یونہی نظر اُٹھا کر دیکھا، شرافت بیگم ڈائری پر پین رکھ کر بغور اپنے پیچھے کھڑے عارف کی گفتگو سن رہی تھیں، وہ پھر سے نظر جھکا کر کوفتے بنانے لگی۔

"کیا پوچھا تھا مجھ سے؟ کلر اسکیم؟ ارے مجھے ان باتوں کا کیا پتہ ہے بھلا؟ تم جو پسند کرو گی خاکسار کو پسند آ جائے گا..... ایش گرے اور موو؟ بہت خوب..... اچھا کمبی نیشن ہے..... فرنیچر پسند کرنے کی بات ہے تو میں بھی ساتھ چلتا ہوں..... ہو سکتا ہے میرا مشورہ بھی کسی کام آ جائے..... چار بجے؟ ٹھیک ہے..... مجھے پک کر لینا..... آئی ول بی ریڈی..... اوکے ڈارلنگ..... سی یو....." رسیور رکھ کر وہ سرشاری سے شرافت بیگم کے قریب آ بیٹھا جو گم صم سی بیٹھی تھیں۔

"امی....." عارف نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"ہوں....." وہ چونکیں اور اپنے حساب کتاب کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کرنے لگیں۔

"رانیہ بہت کانشس ہو رہی ہے..... ہمارے بیڈروم کی ایک ایک چیز کیلئے..... کلر اسکیم، پردے، فرنیچر، کارپٹنگ..... ہر چیز میں وہ چاہتی ہے..... میری پسند بھی شامل ہو اور اس کی بھی..... اور ہر چیز ایسی ہو جیسے ہر نظر سراہے....."

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ہوں......اچھی بات ہے بیٹے۔'' شرافت بیگم نے ڈائری بند کی۔

''آپ ہم سے ملنے آیا کریں گی نا......'' وہ لاڈ سے بولا۔ شرافت بیگم سے کچھ جواب نہ دیا گیا، وہ بغلیں جھانکنے لگیں، علمہ کے کوفتے بن گئے تھے۔ وہ اٹھ کر ٹرے فریزر میں رکھنے لگی۔

''میں اور رانیہ ویسے بھی روز آیا کریں گے......رانیہ کو آؤٹنگ کا بہت شوق ہے، کہتی ہے شام کو روز آؤٹنگ کیلئے نکلا کریں گے......واپسی میں ہم آپ سے ملنے بھی آئیں گے......امی ایک بات بھی کہنا چاہ رہا تھا......''

''ہاں بیٹا کہو......''

''ابھی تو جیسا کچھ چل رہا ہے......ٹھیک ہی ہے، لیکن بعد میں......پلیز ذرا خیال کیجئے گا......میں اور رانیہ جب بھی یہاں آئیں......اس کی خاطر مدارت کا خیال رکھیے گا......وہ لوگ خاندانی اور رکھ رکھاؤ والے ہیں......یہ نہ ہو کہ خالی خولی چائے پر ہی ٹرخا دیا جائے جیسا کہ اپنے گھر کا معمول ہے......''

''یہ کیا بات کہی تم نے......'' شرافت بیگم کی آواز ان کے گلے میں پھنسنے لگی، اپنی حیثیت کے مطابق جو کچھ بن پڑے گا......کریں گے ہم......''

''حیثیت......؟'' کبھی کبھار عزت کی خاطر حیثیت سے بڑھ کر کرنا ضروری ہوتا ہے امی جی! اسی لیے آج یہ بات سمجھا رہا ہوں، بعد میں رانیہ کے سامنے میں یہ سب کچھ سمجھا بھی نہیں پاؤں گا آپ لوگوں کو......اچھا خیر......مجھے دیر ہو رہی ہے، رانیہ کے ساتھ فرنیچر پسند کرنے جانا ہے......ڈنر بھی ہم لوگ باہر ہی کریں گے......کھانے پر میرا انتظار نہ کیجئے گا......پلیز......'' وہ شان تفاخر سے گردن خم کیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

علمہ واش بیسن پر ہاتھ دھونے لگی، نظر اُٹھا کر اس نے آئینہ دیکھا تو اپنے پیچھے کھڑی شرافت بیگم نظر آئیں، نجانے کیوں علمہ کو ایسا لگا کہ ان کی آنکھوں میں نمی ہے، ان کا چہرہ دھواں دھواں ہے......نجانے کیوں......علمہ نے مڑ کر دیکھا، شرافت بیگم رخ موڑ کر گزر گئیں۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عارف کی شادی ایک حادثے کی طرح گزر گئی تھی، شادی کے بعد گھر کی فضا پر ایک جامد سناٹا چھا گیا......شرافت بیگم نے اپنے عزیز رشتے داروں کو شادی پر مدعو نہ کیا تھا، ہر چند کہ رانیہ کے گھر والوں نے کہا تھا کہ وہ لوگ جتنے عزیز و اقارب کو مدعو کرنا چاہیں کر سکتے ہیں لیکن شرافت بیگم کو احساس تھا کہ شادی کے روز جب دلہن کے بجائے عارف کی رخصتی ہوگی تو ان پر کتنی باتیں بنیں گی اور سب کے سامنے ان کی کس قدر تضحیک ہوگی! ساری عمر انہوں نے لوگوں پر باتیں بنائی تھیں، اور ان کے عیوب کو خوب خوب اچھالا تھا، اب وہ اپنے اوپر آنے والا یہ نادر موقع دوسروں کو دینا نہ چاہتی تھیں، سو شادی میں صرف اور صرف گھر والوں نے ہی شرکت کی۔ ثوبیہ اپنے شوہر کے ہمراہ ایک دن قبل پہنچی اور تقریب ولیمہ نمٹا کر اگلے دن کی فلائیٹ سے واپس روانہ ہوگئی۔ شرافت بیگم ثوبیہ کو گلے لگا کر خوب روئیں۔

''شادی کر کے بالکل پرائی ہوگئی...... پردیس جا کر ماں کو بھول گئی......ارے کچھ دن تو ٹھہرتی میرے پاس......کچھ دیر تو میری آنکھیں ٹھنڈی رہتیں......''

''تین دن ٹھہری تو ہوں امی......'' وہ اپنا سوٹ کیس بند کرتی بے پروائی سے بولی تھی۔

''تین دن......؟ تین دن بہت ہیں ماں کا کلیجہ ٹھنڈا کرنے کو......؟'' وہ بے بسی سے بولیں۔ علمہ افنان کو ساگودانہ کھلا رہی تھی۔ اس کا ہاتھ پیالے میں چمچ ہلاتا رہ گیا۔ یہ وہی شرافت بیگم تھیں جنہیں علمہ کا ایک رات بھی میکے کی چھت تلے گزارنا گوارا نہ تھا......آج انہیں ماں باپ کے دکھ کا احساس ستا رہا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر اپنا دھیان افنان کی جانب مبذول کر دیا۔

''بھابھی گھر آتی تو میں کچھ دن ٹھہرتی بھی...... یہاں تو...... بھائی ہی سسرال کو پیارا ہوگیا......اور ایسا پیارا ہوا کہ مڑ کر بہن کی خبر بھی نہ لی......'' وہ افسردگی سے بولی تھی، پھر آنکھوں کے گوشے صاف کرنے لگی، شرافت بیگم منہ چھپا کر رونے لگی تھیں۔

''تم ہی حمایت کر رہی تھیں اس کی...... تمہارے کہنے پر ہی میں راضی ہوئی......''

''میں حمایت نہ کرتی تو کیا ہوتا......؟ زیادہ سے زیادہ یہ کہ شادی میں ہم لوگ شریک نہ ہوتے......شادی تو اس نے کرنی ہی کرنی تھی اس سے......''

''کچھ بھی ہو......میں تو اپنا بیٹا انہیں دے بیٹھی۔'' وہ دکھ سے بولیں۔

''چلیں خیر ہے......'' ثوبیہ بے پروائی سے بولی۔

''آپ کا بیٹا اور میرا بھائی خوش ہے اور سکھی ہے، ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے......'' اس نے افنان کا چہرہ رومال سے صاف کرتی ہوئی علمہ کو دیکھا۔

''زرباب بھائی کیلئے دل دکھتا ہے......بیچارے کن جھنجھٹوں میں پھنس گئے......ہم تین بہن بھائیوں میں بس وہی مار کھا گئے شادی کے معاملے میں......'' علمہ نے سکون سے اپنا کام مکمل کیا تھا، پھر وہ افنان کو اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عارف اور رانیہ ملنے آئے تھے، گھر میں ایک ہلچل مچ گئی تھی...... شرافت بیگم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے، انہیں سمجھ نہ آ تا تھا امیر و کبیر ناز نخرے والی بہو کو کہاں بٹھائیں، کہاں نہ بٹھائیں...... وہ صدقے واری ہوتے ہوئے اس کے آگے پیچھے پھر رہی تھیں۔ زریاب اپنا بٹوہ سنبھالتا، علمہ کو برتن وغیرہ نکالنے کا کہتا باہر لپک گیا تھا۔ افنان کے پیٹ میں درد تھا، وہ مسلسل رو رہا تھا، علمہ کو اس کے رونے کی وجہ سے کچھ بھی سمجھ نہ آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیا نہ کرے...... افنان کو کاندھے سے لگائے، ایک ہاتھ سے برتن نکالتی علمہ بھی بدحواس سی ہو رہی تھی۔ رانیہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی تھی، سارے گھر کا جائزہ لیتی اس کی نگاہیں بار بار کچن کی جانب اٹھتی تھیں جہاں علمہ مصروف تھی۔ عارف کے چہرے پر چند دنوں میں ہی گھر دامادی جھلکنے لگی تھی، شادی سے پہلے اس کے چہرے پر مونچھیں تھیں، لیکن آج وہ کلین شیو تھا، شاید یہ بھی رانیہ کی ہی کسی فرمائش کا نتیجہ تھا۔ کلین شیو میں عارف بہت عجیب لگ رہا تھا، اس کی مسکراہٹ میں خوشامدی پن تھا۔ نجانے کیوں اس کی شخصیت سے ساری مردانگی غائب ہوگئی تھی، وہ رانیہ کے پاس بیٹھا دلچسپ باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ علمہ کا سانس پھول گیا، افنان کو سنبھالنے کی کوشش میں وہ بے حال ہو رہی تھی، لیکن شرافت بیگم یا عارف نے افنان کو لینے کی کوئی ضرورت نہ سمجھی تھی، علمہ کو اب بھی کبھار ان لوگوں کی ذہنی پسماندگی پر تعجب اور افسوس ہونے لگا تھا۔ خود کو برتر سمجھنے والے یہ لوگ کس قدر کمتر اور ترس کے قابل تھے، انہیں احساس ہی نہ تھا...... انسانی قدروں سے انہیں روشناسی نہ تھی...... اخلاق کے کسی پیمانے سے وہ واقف نہ تھے...... ایسے لوگ خود کو برتر اور دوسروں کو حقیر جانتے تھے، تو یہ مقام افسوس ہی تو تھا۔ زریاب کھانے پینے کا سامان لے آیا، علمہ نے افنان کو زریاب کی گود میں دے دیا۔ افنان بھی گود بدلنے سے قدرے پرسکون ہو کر خاموش ہو گیا، شاید اسے علمہ کے کچن میں ہونے پر اعتراض تھا، تبھی روئے جا رہا تھا، اب وہ سکون سے زریاب کی گود میں کھیل رہا تھا۔ علمہ نے شاپرز کھولے، زریاب چکن بریانی، چپلی کباب، تکے اور لوکی کا حلوہ لایا تھا، ساتھ میں کولڈ ڈرنکس تھیں، علمہ نے جلدی جلدی سلاد بنایا اور گرم گرم کھانا سرو کرنے لگی۔ ٹرالی میں سب کچھ سجا کر وہ باہر نکلی تھی۔

''بھئی بیوی ہماری رانی ہے اور ہمیں اس کا راجہ بنا دیا ہے......'' عارف عجیب سے مضحکہ خیز انداز میں ہنس رہا تھا۔ علمہ نے دیکھا، شرافت بیگم اور زریاب کے چہروں پر مرعوبیت تھی اور رانیہ کی گردن میں خم سا تھا۔

''صبح باوردی ڈرائیور کے ساتھ ٹھاٹھ سے آفس جاتا ہوں...... وہاں ٹائمنگز وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، جب جی چاہے اٹھ کر گھر آ جاتا ہوں، یوں بھی انکل نے بزنس کی ذمہ داری خود ہی سنبھالی ہوئی ہے، میں تو یونہی تھوڑی سی ہیلپ کر دیتا ہوں ان کی...... شام میں ہم لوگ گھومنے پھرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں، شاپنگ کا اسے کریز ہے، کچھ سمجھ نہ آئے تو کسی شاپنگ مال میں گھس کر خوب شاپنگ کرتی ہے، تھک ہار کر کہیں سے اچھا سا ڈنر کرتے ہیں اور اپنے گھر کی راہ لیتے ہیں...... فی الحال تو راوی عیش ہی عیش...... سکون ہی سکون لکھ رہا ہے......'' عارف مسلسل ہنس رہا تھا، علمہ نے حیرت سے دیکھا، زریاب کی آنکھوں میں رشک و حسرت اور چہرے پر احساسِ شکستگی تھا۔ سب کے سامنے پلیٹیں رکھتے ہوئے علمہ کے ہاتھ کانپ گئے۔

''اوفوہ...... یہ کیا علمہ بھابھی......'' رانیہ مصنوعی نخرے سے بولی۔ ''یہ اہتمام کیسا......؟''

''عارف! آپ نے بھابھی کو بتایا نہیں...... ہماری تو ٹیبل ریزروڈ ہے آواری میں......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''میں تو بھول ہی گیا...... چلو خیر ہے...... یہ لوگ کھالیں گے......'' عارف بے نیازی سے بولا۔

''جی آپ لوگ کھائیں...... میں تو صرف یہ کولڈ ڈرنک ہی لوں گی......'' رانیہ نے سیون اپ اُٹھا کر اسٹرالیوں میں دبالی تھی، زرباب اور شرافت بیگم خجل سے ہو گئے تھے۔ علمہ نے افنان کو گود میں لیا اور اسے فیڈ کروانے کیلئے قدرے دور جا کر بیٹھ گئی، عارف اور رانیہ پھر کچھ دیر ہی اور ٹھہرے تھے، ان کے جانے کے بعد شرافت بیگم نے قدرے سست سے انداز میں اپنی پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی ڈالی اور کھانے لگیں۔ زرباب یونہی بیٹھا تھا، بار بار میز پر رکھے کھانے کو دیکھ کر پھر سے سر جھکا لیتا تھا، علمہ جانتی تھی اس کی جیب میں کتنے روپے تھے، جن سے ابھی اسے اپنا آدھا مہینہ نکالنا تھا، ان روپوں سے وہ یہ کھانا لایا تھا، کتنے ارمان اور کیسی چاہ سے...... اب وہی کھانا سامنے رکھا تھا اور وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔ علمہ نے سوئے ہوئے افنان کو تخت پر لٹایا اور زرباب کے قریب آ بیٹھی۔

''یہ کباب دیکھنے میں ہی کتنے مزیدار لگ رہے ہیں......'' وہ چپلی کباب پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی اور ذرا سی چٹنی ڈال کر شوق سے کھانے لگی۔ زرباب نے گم صم سے انداز میں اسے دیکھا۔

''واقعی مزیدار ہیں......'' علمہ نے ایک کباب اُٹھا کر شرافت بیگم کی پلیٹ میں رکھا، پھر وہ دوسری پلیٹ زرباب کیلئے بنانے لگی، بہت اہتمام سے پلیٹ تیار کر کے اس نے زرباب کے سامنے کی۔

''میرا دل نہیں چاہ رہا علمہ...... میں کچھ دیر کے بعد......'' ''اوہوں...... چاول ٹھنڈے ہو گئے ہیں...... کچھ دیر بعد تو بالکل مزہ نہیں دیں گے......''

''علمہ ٹھیک کہہ رہی ہے......'' شرافت بیگم بولیں، ''ابھی تازہ تازہ کھاؤ...... بعد میں باسی کھا کر کیا لطف آئے گا......'' پھر وہ مزید چاول نکالنے لگیں۔ زرباب نے مرے مرے سے انداز میں پلیٹ تھامی تھی۔ علمہ نے ان دونوں کے سامنے کولڈ ڈرنک رکھی، اور بہت ذوق وشوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھانا کھانے لگی، بیچ بیچ میں کھانے کی تعریف بھی کرتی رہی، شرافت بیگم کا موڈ بھی تبدیل ہو چکا تھا۔ وہ علمہ سے زیادہ شوق کا مظاہرہ کرنے لگیں۔ چند لمحوں بعد زرباب بھی ہنسنے بولنے لگا۔ سجی ہوئی میز پر رونق ہو گئی، تینوں نے بہت شوق سے، لطف سے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔

''پہلے لگ رہا تھا...... سارے پیسے یونہی ضائع گئے......'' زرباب علمہ کے دوپٹے کے پلو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا، لیکن کھانا کھا کر لطف آ گیا۔'' عارف اور رانیہ بھی کھاتے تو انہیں آواری سے زیادہ مزا آتا......'' علمہ مسکرا کر بولی۔

''جو مزا اپنوں کے درمیان ہے وہ اکیلے میں نہیں ملتا......'' شرافت بیگم حلوے کا چمچ منہ میں رکھتے رکھتے رک گئیں۔ وہ گم صم سے انداز میں علمہ کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

''جیتی رہو......'' پھر وہ آہستگی سے بولی تھیں۔

☆

چند ماہ بے حد آہستگی اور بنا کسی ردوبدل کے گزر گئے، ایک روز سکھر سے ساجد کا فون آیا۔ سیما نے ایک خوبصورت بچی کو جنم دیا تھا، علمہ خالہ بن گئی تھی، علمہ نے خبر سنی تو خوشی سے رونے لگی، کتنے دن بعد دل کے سارے تار ہلے تھے۔ بہت دلکش دھن تھی جس کی تال پر ہر شے رقصاں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لگنے لگی تھی۔

''زرباب......ہم سکھر چلیں......'' علمہ نے بہت امید اور شوق سے ایک فرمائش کی تھی۔

''میں چھٹی نہیں لے سکتا علمہ...... عارف کی شادی پر ساری چھٹیاں کرلی ہیں۔'' زرباب نے کتنی سہولت سے معذرت کی تھی، علمہ کچھ دیر کیلئے خاموش ہوگئی۔

''ایسا کرو......تم ہو آؤ......'' زرباب بولا۔ علمہ نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

''میں......؟ اکیلی......؟''

''عورتیں تو اکیلی امریکہ اور یورپ چلی جاتی ہیں، تم ٹرین میں بیٹھ کر سکھر نہیں جاسکتیں......؟'' وہ ہنسنے لگا، وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ علمہ تو اکیلی اپنے میکے تک نہیں جاتی تھی، بھلا گھنٹوں کا سفر طے کرکے سکھر کہاں جاتی...... شاید اسی لیے اس نے دل بڑا کرکے اسے اجازت بھی دے دی تھی۔

''امی سے پوچھ لوں......؟'' علمہ نے پوچھا تو زرباب لمحہ بھر کیلئے سٹپٹا گیا۔

''تم......واقعی جانا چاہتی ہو......اکیلے ہی......؟'' علمہ جواب میں کچھ نہ بولی، لیکن اس کے چہرے کے سبھی نقش اداس سے ہوگئے تھے۔ زرباب کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔

''اچھا پوچھ لو......'' پھر وہ آہستگی سے بولا۔ ''امی اجازت دے دیں تو میں تمہیں ٹرین میں بٹھا دوں گا...... وہاں سے ساجد لے لے گا......'' علمہ کے دل کو خوش کن سا احساس ہوا جس میں ایک ہلکا سا، نامحسوس سا خوف بھی شامل تھا، پھر اسے خیال آیا کہ شرافت بیگم نے کبھی اسے اجازت دینی ہی نہ تھی...... انہوں نے تو کبھی اسے میکے بھی رات گزارنے کی اجازت نہ دی تھی، کجا یہ کہ دو تین کی رخصت...... ایسا بھلا کہاں ممکن تھا؟'' علمہ سوچ کر اداس ہوگئی۔

''اچھا امی سے میں کہہ دوں گا......؟'' زرباب بولا تو علمہ بے طرح چونکی۔

''تم تیاری کرلو...... میں کل تمہیں ٹرین میں بٹھا دوں گا......'' علمہ بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی، اس کی کھلی کھلی آنکھوں میں گیلا پن آگیا۔ ہونٹوں پر نمی۔

''کتنا سادہ اور آسان ہے تمہیں خوش کرنا......'' زرباب نے ایک دم اس کا ماتھا چوما۔

''میں پتہ نہیں کیوں اتنی دیر کرتا ہوں......'' علمہ بری طرح شرما گئی۔

☆

علمہ کو خبر نہ تھی کہ زرباب نے شرافت بیگم سے کیا کہا، انہوں نے بنا کسی تردد کے علمہ کو دو دن اپنی بہنوں کے ساتھ گزارنے کی اجازت دے دی تھی۔ شادی کے بعد تو باہر کی دنیا کو وہ گویا بھول ہی گئی تھی، اب اتنے عرصے کے بعد باہر نکلنے اور اپنی بہنوں سے ملنے کے خیال سے عجب آسودگی سی ہو رہی تھی۔ تیاری اس کی بے حد مختصر سی تھی، دو جوڑے اس نے اپنے اور دو ان کے رکھ لیے تھے۔ ساتھ ایک چھوٹا سا ہینڈ بیگ تھا، جس

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میں سیما کی بچی کیلئے کچھ گفٹ تھے جو زرباب نے لا کر دیے تھے، اتنا ہی زادِ راہ تھا...... اتنے میں ہی وہ خوش تھی۔ زرباب آفس سے مختصر سی رخصت لے کر اسے ٹرین میں بٹھانے آیا تھا، علمہ اپنی نشست پر بیٹھ گئی تھی، زرباب باہر کھڑکی میں کھڑا تھا، ٹرین بس چلنے کو تھی۔

''وہاں پہنچتے پر فون کر دینا......'' وہ فکر مند سا تھا۔

''جی......'' وہ مسکرائی۔

''ڈر تو نہیں لگ رہا ہے نا؟''

''نہیں...... بالکل نہیں......'' اس نے بچوں کی طرح نفی میں سر ہلایا۔

''اُداس تو نہیں ہو؟''

''نہیں......''

''کیوں......؟ اداس کیوں نہیں ہو، مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو...... اور اُداس بھی نہیں ہو؟ اور میرا جی چاہ رہا ہے میں ابھی تمہیں واپس لے جاؤں......''

''دو دن کی تو بات ہے زرباب......''

''دو دن...... تمہارے بغیر......؟ دو پل گزارنا مشکل ہوتے ہیں......''

ٹرین نے وسل دی...... اور پھر رینگنے لگی، زرباب ساتھ ساتھ چلنے لگا، اس نے علمہ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔

''دور جا رہی ہو تو اندازہ ہو رہا ہے...... تم کیا ہو میرے لیے......'' ٹرین رفتار پکڑ رہی تھی، علمہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا۔

''جلدی آ جانا علمہ...... آئی ول مس یو......''

''خدا حافظ زرباب......''

''علمہ...... آئی ول مس یو۔'' اس کا ہاتھ زرباب سے چھوٹ گیا۔

''خدا حافظ......'' اس نے ہاتھ ہلایا۔ زرباب بھی ہاتھ ہلا رہا تھا، علمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اس کا جی چاہا، ٹرین سے کود جائے، مختصر سے جدائی کے لمحوں میں محبت کس قدر طاقتور ہو جاتی ہے، علمہ کو احساس ہوا تھا، وہ اور زرباب آج بھی اسی طرح ایک دوسرے کو چاہتے تھے، اسے احساس ہوا...... وہ مسکرائی، اس کی مسکراہٹ میں خوشی بھی تھی، اُداسی بھی۔

☆

تینوں بہنیں آپس میں گلے مل کر پہلے روئیں، اور پھر مسکرانے لگیں، جیسے بارش کے بعد نکھر کر موسم مزید خوبصورت ہو جائے...... سیما کی بیٹی بہت پیاری تھی، علمہ نے اسے خوب چوما...... وہ دونوں افنان کے صدقے واری ہو رہی تھیں۔

''اپیا...... یہ تو بالکل چینی کا گڈا بن گیا ہے......'' ارما نے اس کے پھولے پھولے گالوں پر خوب پیار کیا۔ ''اسے تو شوکیس میں سجانا چاہیے۔''

''اپنا داماد بنا لوں اسے......؟'' سیما شرارت سے ہنستے ہوئے بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"پھر میں اپنی بہو کو بھی لے جاؤں......؟" علمہ بھی ہنس دی۔ خود ہی پال لوں گی......

پروین خالہ اور ساجد بھی علمہ سے بہت گرمجوشی سے ملے تھے، علمہ نے ان دونوں کو مبارکباد دی۔

"زرباب بھائی کیوں نہیں آئے......؟" ساجد کو سخت حیرت تھی۔ "دو دن وہ بھی ہمارے ساتھ گزارتے تو ہمیں بھی خوشی ہوتی"

"دراصل وہ چھٹی نہیں لے سکتے تھے...... ورنہ ضرور آتے......" علمہ کے ذہن میں روانگی کا منظر آ گیا، اس کے اندر ایک ہوک سی اُٹھی۔

"یہ اچھی رہی...... ایک وہ ہی "صاحب" لگے ہیں جنہیں چھٹی نہیں ملتی......" ارما منہ بسور کر بولی۔ "باقی دنیا کے لوگ بھی تو ضرورت بے ضرورت چھٹی کرتے ہی ہیں"

"تم سے پوچھوں گی......" اس نے ارما کو گدگدایا، ابھی کچھ دن ہی اور ہیں، پھر چکھنا تم بھی گھر داری اور ذمہ داری کا مزہ۔"

"اپیا...... اس کا منگیتر تو واقعی "صاحب" ہے۔" سیما مسکرائی۔ "دو مرتبہ چھٹی لے کر صرف اسے ملنے کیلئے شیخوپورہ سے یہاں آیا ہے"

"واقعی......" علمہ کو حیرت ہوئی۔ سیما اثبات میں سر ہلا کر ہنس دی اور ارما اٹھ کر کمرے سے نکل گئی، وہ علمہ سے شرماتی تھی، سیما اسے ارما کے سسرال والوں کے بارے میں بتانے لگی، اچھے لوگ تھے، لڑکا بہت زیادہ اچھا تھا، اور پھر ارما اسے بہت پسند آئی تھی، وہ اسے فون بھی کرتا تھا، اور ملنے بھی آتا تھا۔

"رامش بھائی نے یہ ایک اور بڑا احسان کیا ہے ہم پر......" سیما احسان مندی سے بولی۔ ورنہ پروین خالہ نے تو ارما کیلئے جو رشتہ ڈھونڈا تھا اسے دیکھ کر خوف آتا تھا مجھے...... خدانخواستہ ارما کی شادی اس بونگے سے ہو جاتی تو ساری زندگی میں خود کو معاف نہ کر پاتی......"

"سب قسمت ہے سیما! ارما کی قسمت اللہ نے اچھی بنائی...... ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے......" وہ آہستگی سے بولی۔

"وہ لوگ جلد ہی شادی کی تاریخ رکھیں گے......" سیما بولی۔ علمہ نے سیما کو دیکھا، اس کی نظروں میں کئی سوال تھے۔

"آپ بے فکر رہیں اپیا...... یہ ساری باتیں اب حل شدہ ہیں۔" سیما اس کی نظروں کے سب سوال پڑھ کر بولی۔

"لیکن سیما...... آخر کب تک...... کب تک ہم۔"

"بس اپیا...... یہ آخری ذمہ داری ہی تو ہے نا...... اور پھر پہلے ہی اتنے مقروض ہیں ہم ان کے کہ چاہیں بھی تو یہ سارے قرض ادا نہیں ہو سکتے...... اب یہ آخری قرض ہی باقی ہے نا......" علمہ خاموش ہو گئی، سیما شاید ٹھیک ہی کہتی تھی، اس شخص کے بے شمار احسانات تھے ان لوگوں پر...... اتنے کہ اب انہیں یاد رکھنا بھی مشکل لگتا تھا...... وہ شاید خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی مدد تھا ان کیلئے...... اسے انکار کرنا بھی کبھی ممکن نہ لگا تھا......"

"ابو نے...... زیادتی کی تھی اپیا......" سیما بڑبڑائی،

"بس خاموش رہو" وہ بولی۔ "جو ہوا ٹھیک ہوا......"

"ہم سب کیلئے شاید ٹھیک ہی ہو...... لیکن ان کیلئے......؟"

"ان باتوں سے حاصل بھی کیا؟"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کتنا چاہتے تھے وہ آپ کو اپیا...... جتنا کہ...... اس دنیا میں کوئی کسی کو چاہ سکتا ہے...... سچ ہے نا'' علمہ نے بے بسی سے سیما کو دیکھا، اس بات کی نفی کیسے کرسکتی تھی وہ۔

''کتنے ارمانوں سے انہوں نے ابوجی کے سامنے دستِ سوال دراز کیا تھا...... ابوجی نے کیسے توڑ ڈالا ان کی امیدوں کو......''

''ٹھیک کیا انہوں نے...... ورنہ دنیا یہ کہتی، وقار صاحب کی بیٹی نے جان بوجھ کر کمپنی کے مالک کے بیٹے کو...... اپنی اداؤں کے جال میں پھنسایا'' علمہ کے حلق میں گولے بننے لگے۔

''کہتی رہتی دنیا...... دنیا کب خاموش رہی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی محبت میں کوئی ریاکاری کوئی کھوٹ نہیں تھا......''

''ان کی محبت میں نہ ہوگا...... لیکن ان کے گھر والے؟ ساری عمر میرے اندر کھوٹ اور ریاکاری ڈھونڈتے رہتے...... اپنے بیٹے کیلئے میرے جیسی کم مایہ لڑکی انہیں کیسے قبول ہو جاتی؟''

''رامش بھائی کے باقی سارے ہی بھائیوں نے اپنی پسند کی شادیاں کی ہیں......'' سیما چیخ کر بولی

''کی ہوں گی...... ان کی شادیوں سے...... میرے باپ کے سر تو کوئی الزام نہیں آیا نا......''

''نہیں سمجھا سکوں گی......'' سیما بے بسی سے بولی۔ جیسے کبھی ابو کو نہ سمجھا سکی، کتنی کوشش کی تھی میں نے اور ارمانے...... لیکن ابوجی......''

''ابوجی نے اپنا بھی سر اونچا رکھا اور میرا بھی...... مجھے ان سے کوئی شکایت نہیں ہے......'' علمہ سر اونچا کر کے بولی تھی۔

''جو بھی ہو۔ رامش بھائی کی زندگی تو خراب ہوئی۔'' وہ بڑبڑائی۔

''اپنی زندگی گزارنے کے وہ خود ذمہ دار ہیں۔''

''کتنی کٹھور ہیں آپ اپیا!'' علمہ نے بے بسی سے سیما کو دیکھا۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ سو رہی تھی......ارما نے اسے جگا دیا، تھکی ہوئی علمہ نے مشکلوں سے آنکھیں کھولی تھیں۔

''ارما......کیا ہوا، سب خیر تو ہے نا......'' وہ رات کے تین بجے ارما کو سامنے دیکھ کر گھبرا گئی۔

''زرباب بھائی کا فون ہے......'' اس نے علمہ کو ریسیور تھمایا۔

''ہیلو......ہیلو زرباب......''

''علمہ......تم صبح ہی ٹرین میں بیٹھ جاؤ......'' زرباب کی آواز بہت بھاری بھاری سی تھی۔

''خیریت ہے نا زرباب......سب ٹھیک تو ہے؟''

''امی کی طبیعت بہت خراب ہے......ہم لوگ ہاسپٹل میں ہیں......تم جتنی جلدی ممکن ہو سکے، پہنچو......''

''اوہ......'' علمہ گم صم سی ہو گئی۔ ٹھیک ہے......میں صبح ہی آتی ہوں......'' بے جان ہوتے ہوئے ہاتھوں سے اس نے فون رکھا تھا۔

☆

علمہ جانے کیلئے تیار تھی، سیما اور ارما بے حد اُداس ہو رہی تھیں، دو دن کے مختصر سے قیام کیلئے آئی تھی وہ......اور وہ قیام بھی سکڑ کر محض ایک رات کا ہی رہ گیا تھا۔

''میں پھر آؤں گی سیما......'' اس نے تسلی دینا چاہی تو سیما محض اُداسی سے مسکرا کر ہی رہ گئی۔

''یہ ساجد کب آئے گا......؟ ٹرین نکلنے میں صرف آدھا گھنٹہ ہی تو ہے......'' علمہ بے چینی سے بولی

''بس آتے ہی ہوں گے......کہہ رہے تھے آفس میں حاضری لگوا کر آ جاؤں گا......'' اسی لمحے ساجد کے چھوٹے بھائی زاہد کی ہمراہی میں کوئی اندر آیا تھا۔

''بھابھی......یہ رامش بھائی آئے ہیں کراچی سے......'' زاہد بھی خود کو بہت معتبر محسوس کر رہا تھا، علمہ کی نظریں بے ساختہ اُٹھیں اور پھر جھک گئیں۔ کافی براؤن کوٹ کے نیچے براؤن لائننگ کی شرٹ اور براؤن پینٹ میں وہ اتنا وجیہہ اور شاندار لگ رہا تھا۔ گولڈن نازک فریم کے گلاسز سے جھانکتی آنکھوں نے ایک بار ہی اسے دیکھا تھا، سیما اور ارما خوشی سے بھرپور انداز لیے اس سے مل رہی تھیں۔ وہ سیما کو بیٹی کی پیدائش کی مبارکباد دے رہا تھا، وہ تینوں آپس میں مل کر خوش نظر آتے تھے۔ علمہ کو اپنا آپ اس ماحول میں اجنبی لگنے لگا، وہ اٹھ کر جانے لگی۔

''آپ کیسی ہیں علمہ......'' تبھی وہ بولا تھا۔

''میں ٹھیک ہوں......شکر ہے خدا کا......'' وہ آہستگی سے بولی۔

''اوہ......'' سیما کو خیال آیا۔ ''ٹرین کا ٹائم تو ہونے ہی والا ہے اپیا......آپ کی ٹرین نکل جائے گی۔'' علمہ کو اس خیال سے ہی گھبراہٹ ہونے لگی، اس نے زرباب کو اسی ٹرین کے ٹائم کے حساب سے اسٹیشن آنے کیلئے کہا تھا۔

''رامش بھائی......آپ اگر اپیا کو اسٹیشن چھوڑ دیں......پلیز......'' سیما بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ضرور......" وہ آہستگی سے بولا۔ علمہ خفگی بھری نظروں سے سیما کو دیکھنے لگی، اسے سیما سے اس بچپنے کی توقع نہ تھی۔

"ارما...... تم بھی ساتھ چلی جاؤ......" سیما نے علمہ کی خفگی سے بچنے کیلئے کہا۔ ارما بخوشی راضی ہوگئی تھی، علمہ کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہ تھا، خاموش خاموش سی وہ اس بڑی سی گاڑی کی پچھلی نشست پر جا بیٹھی، ارما بھی اس کے قریب بیٹھ گئی۔ تبھی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھا، Channel 5 کی خوشبو چپکے سے اردگرد پھیلی تھی، علمہ جیسے نیند سے چونکی۔

☆☆☆

سیما کے گھر سے اسٹیشن تک کا راستہ اتنا طویل نہ تھا لیکن علمہ کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پل صراط سے پہلے ہی پل صراط کا سفر ہو...... وقت تمام ہو کر نہ دیتا تھا۔

ناہموار سڑکوں پر جو ہچکولے آتے ہوئے اس نے سہے تھے اب اس عالیشان لگژری گاڑی میں ان کا احساس تک نہ ہوتا تھا۔ سفر رواں اور ہموار تھا...... لیکن علمہ کی سوچیں غیر ہموار اور سست پڑ گئی تھیں۔ ارما اگلی نشست پر جھک جھک کر، ہنس ہنس کر مسلسل اس سے باتیں کیے جاتی تھی جن کے نپے تلے، شگفتہ، شائستہ جوابات وہ دیے رہا تھا۔ کبھی کبھی وہ ارما کو اس کے منگیتر کے حوالے سے چھیڑنے لگتا تو ارما جھک کر بالکل پیچھے ہو کر بیٹھ جاتی تھی...... علمہ ان دونوں کی گفتگو سے لاتعلق ہوئی بیٹھی تھی! اسے کبھی زرباب کا خیال آ جاتا، کبھی شرافت بیگم کا...... اور کبھی اس ٹرین کا جو شاید اسٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔ خدا خدا کر کے وہ سفر تمام ہوا...... علمہ کا اندازہ درست تھا۔ ٹرین رائٹ ٹائم پر آئی تھی اور اب روانگی کے لیے بالکل تیار تھی۔

وسل ہوئی تو علمہ کا دل دھک سے رہ گیا...... یہ ٹرین یقیناً مس ہو جاتی تھی...... اگلی ٹرین رات کو ملتی اور پھر...... اس سے آگے اس سے سوچا نہ گیا!

رامش نے ہراساں، پریشان کھڑی علمہ پر ایک نگاہ ڈالی۔ پھر اس نے گاڑی کی پچھلی نشست پر پڑا ہوا اس کا سیاہ بیگ اٹھا کر کاندھے سے لٹکایا، افنان کو گود میں لیا اور ایک دم علمہ کا ہاتھ تھام لیا۔

"میرے ساتھ چلیں...... جلدی!"

پھر اس نے مڑ کر ارما کو دیکھا تھا۔

"ارما! تم گاڑی میں ہی بیٹھو!"

"جی رامش بھائی!" اس نے جلدی سے گردن ہلائی

ایک ہاتھ میں افنان کو لیے، دوسرے ہاتھ سے علمہ کا ہاتھ تھامے، وہ تیزی سے لوگوں کے ہجوم میں رستہ بناتا گزر رہا تھا...... علمہ کو اب کچھ احساس نہ تھا۔ وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح اس کے ساتھ ساتھ کھنچی جا رہی تھی۔ اس کے سامنے چہرے ہی چہرے تھے۔ لوگوں کے چہرے! ہنستے مسکراتے، پریشان ہوتے، بنتے، بگڑتے زاویوں والے نت نئے چہرے۔ یکے بعد دیگرے نظروں کے سامنے سے گزرتے جا رہے تھے۔

علمہ نے ٹرین کے آہنی پہیوں کی گڑگڑاہٹ سنی۔ وہ اپنی پٹڑی پر رینگنے لگی تھی۔ رامش کے قدموں میں مزید تیزی آ گئی۔ علمہ اب اس کے ساتھ تقریباً بھاگنے لگی تھی۔ تب انہوں نے چلتی ہوئی ٹرین کے سست روی سے گزرتے کمپارٹمنٹس کو دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رامش نے علمہ کو سہارا دیا تب وہ سوار ہو پائی۔ پھر وہ خود اس کا بیگ اور افنان دونوں کو سنبھالے اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوا۔ علمہ اس قدر حواس باختہ ہو گئی تھی کہ اسے کچھ بھی سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ اسے کیا کرنا تھا، کہاں بیٹھنا تھا...... جیسے کچھ دکھائی ہی نہ دیتا تھا۔

رامش نے اسے سیٹ پر بٹھایا۔ افنان کو اس کی گود میں دیا...... بیگ اس کے ساتھ رکھا اور اس کے ہاتھ میں ٹکٹ تھما کر محض ایک کترائی سی نگاہ اس پر کی۔

''میں چلوں......اور کوئی پرابلم تو نہیں؟''

''آپ......اب......کیسے......'' علمہ محض ہکلا کر رہ گئی۔

''ڈونٹ وری......'' وہ مدھم سا مسکرایا۔ ''چلتا ہوں......خدا حافظ!''

ٹرین کی رفتار کافی تیز تھی......علمہ کا دل گھبرانے لگا۔ رامش اس کی نظروں سے اوجھل ہوا تو وہ گھبرا کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگی۔ تب وہ اسے پلیٹ فارم پر نظر آ گیا۔ مضبوط قدموں سے چلتا ہوا وہ باہر کی طرف جا رہا تھا۔ پھر لحہ بھر کو رک کر اس نے ٹرین کی جانب دیکھا۔ نجانے علمہ اسے دکھائی دی یا نہیں......علمہ اسے دیکھ سکتی تھی۔ پھر وہ رخ موڑ کر انہی مضبوط قدموں سے چلتا ہوا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ علمہ کی خالی نظریں، لوگوں سے خالی ہوتے پلیٹ فارم کو الوداع کہنے لگیں۔

اس کی بہنوں کا شہر بھی جیسے اسے الوداع کہہ رہا تھا۔ فضا میں عجب یاسیت سی تھی۔ افنان کی غوں، غاں نے اسے متوجہ کیا تو وہ اپنے حال میں لوٹی!

اس نے خود کو، اپنے آس پاس کو دیکھا۔ وہ بہت محفوظ اور بہتر انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا سامان اس کے پاس رکھا تھا، اور اس کے ہاتھ میں ٹکٹ تھا!

علمہ نے بہت تعجب سے وہ ٹکٹ دیکھا۔ اتنی افراتفری میں اسے تو یہ علم تک نہ ہو پایا تھا کہ رامش نے وہ ٹکٹ اتنی عجلت میں کب اور کیونکر لیا۔ نجانے کیوں، بہت دیر تک وہ اس ٹکٹ کو دیکھتی رہی! پھر ایک سانس بھر کر اس نے اسے پرس میں رکھ لیا!

''ہر بار یونہی ہوتا ہے نا!'' زندگی کی بھیڑ میں......تم یونہی گم ہو جاتی ہو......''

''ہمارا ساتھ ہی بس اتنا سا ہے......مجبوری ہے......''

''اتنے سے ساتھ پر بھی، میں بہت خوش ہوں۔ تم خوش ہو؟؟''

''میں؟ میں تمہارے ساتھ پر تو خوش نہیں ہوں......''

''نہیں نہیں......میں اپنی بات تو نہیں کرتا......میں تو صرف تمہاری خوشی کا پوچھ رہا ہوں!''

''زندگی کی بھیڑ میں......تمہیں یوں تنہا چھوڑ کر جانا ہی میری خوشی ٹھہرا ہے......اس میں میرا کیا قصور!!''

''تم خوشی سے جاؤ......میں نے کبھی شکوہ نہیں کیا۔'' اور مجھے لگتا ہے تم بھی میرے جیسی ہو۔ تمہیں بھی شکوہ کرنا نہیں آتا، لیکن نہیں! تم بھلا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میرے جیسی کیوں ہونے لگیں۔ خدا کرے، تم کبھی میرے جیسی نہ بنو...... جیت ہمیشہ تمہارا مقدر رہے۔ وقت ہمیشہ تمہارا ہو!''

''اور تمہارا؟؟''

''میرا! محض انتظار لاحاصل!''

☆

علمہ اسٹیشن پر اتری تو اسے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ کوئی شناسا چہرہ اس کا منتظر نہ تھا! وہ منتظر، متلاشی نظروں سے یہاں وہاں دیکھتی، افنان کو سنبھالتی ویٹنگ روم میں آ بیٹھی۔

کافی دیر کے انتظار کے بعد وہ مایوس ہو گئی۔ شاید زریاب کسی ضروری کام میں الجھا ہوا تھا اسی لیے اسے لینے نہ آ سکا! علمہ کو رات کی گہری ہوتی ہوئی تاریکی سے خوف محسوس ہونے لگا۔ وہ گھر سے نکلنے کی عادی نہ تھی۔ اسے دن میں بھی اپنے گھر سے باہر ایک انجانا خوف محسوس ہوتا تھا اب رات کی تاریکی تو اسے اور بھی خوفزدہ کر رہی تھی۔

اس نے خدا کو یاد کیا۔ دل کو سنبھالا دینے کی کوشش کی اور خود کو سمجھاتی بہلاتی، باہر کھڑے ہوئے رکشوں میں سے ایک رکشہ میں آ کر بیٹھ گئی۔ اپنے بڑے سے دوپٹے میں اس نے خود کو اور افنان کو چھپا لیا تھا۔ افنان سفر سے تنگ آ چکا تھا۔ وہ مسلسل اس کے بازوؤں سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کبھی رونے لگتا اور کبھی تھک کر خاموش ہو جاتا۔ شاید اسے بھوک لگی ہوئی تھی۔ بھوک علمہ کو بھی لگ رہی تھی۔ گھر سے چلتے ہوئے بھی اس نے ڈھنگ سے چائے تک نہ پی تھی، لیکن اسے صرف افنان کی بھوک اور تھکن کا احساس تھا۔

بالآخر وہ سخت تھکا دینے والا سفر تمام ہوا۔ روانگی کے وقت وہ جس قدر خوش اور پُرجوش تھی اب واپسی میں اتنی ہی اُداس اور پژمردہ ہو رہی تھی۔

اپنے دروازے پر پہنچ کر علمہ کو دھچکا لگا! تالا لگا ہوا تھا! علمہ کو وہ تالا دیکھ کر سخت وحشت نے آ گھیرا۔ نجانے کیا معاملہ تھا...... زریاب اسے اسٹیشن لینے نہ آیا تھا پھر بھی گھر بند پڑا تھا۔ شرافت بیگم کا خیال آنے پر علمہ کا دل مزید خراب ہونے لگا۔ وہ بہت تیزی سے چند قدموں کا فاصلہ طے کر کے زبیدہ خالہ کے گھر کی بیل بجانے لگی۔ کچھ دیر بعد اپنے شہر کا پہلا شناسا چہرہ اس کی نظروں کے سامنے آیا تھا! علمہ نے سکون سے بھری سانس لی۔ کسی پیاسے کو جیسے لب دریا نظر آیا تھا!

''اندر آ جاؤ بیٹی۔'' زبیدہ آنٹی نے افنان کو اس کی گود سے لے لیا۔ ''بہت تھکی ہوئی ہو گی!''

☆

تازہ بنے ہوئے چاولوں کی پلیٹ اور گرم چائے کے کپ نے اسے دوبارہ سوچنے سمجھنے کے قابل بنایا تھا۔ افنان بھی پیٹ بھر جانے پر مطمئن ہو کر اس کی گود میں ہی دبک کر سو گیا تھا۔

علمہ گھونٹ گھونٹ کر کے وہ آبِ حیات جیسی چائے پی رہی تھی۔ زبیدہ آنٹی کے پاس اس کے گھر کی چابیاں تھیں۔ زبیدہ آنٹی نے اسے بتایا تھا کہ شرافت بیگم کی طبیعت بگڑ جانے پر زریاب انہیں ہاسپٹل لے گیا تھا جہاں ڈاکٹرز نے انہیں ایڈمٹ کر لیا تھا اور اب ان کے مختلف ٹیسٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وغیرہ ہو رہے تھے۔ ٹیسٹ رپورٹس آنے تک ڈاکٹرز نے انہیں ہاسپٹل میں ہی روک لیا تھا۔

''تم اگر اکیلے گھر میں خوف محسوس کرو تو یہیں میرے پاس رک جاؤ!'' زبیدہ آنٹی نے اسے پُرخلوص آفر کی۔

''نہیں آنٹی۔ میں گھر جا کر زرباب کو فون کروں گی۔ وہ ہاسپٹل میں تھک گئے ہوں گے۔ گھر آ کر آرام کر لیں۔ امی کے پاس وہاں رات کو میں رک جاؤں گی۔'' وہ کھڑی ہو گئی۔

''لیکن تم تو خود بہت تھکی ہوئی ہو!'' انہوں نے محبت سے اس کا چہرہ دیکھا۔

''زرباب کا آرام میرے آرام سے زیادہ ضروری ہے۔'' وہ مسکرادی، ''انہیں تو آفس بھی جانا ہوگا!''

''ماشاء اللہ۔'' زبیدہ آنٹی نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، ''خدا تم جیسی ہیرا لڑکی ہر گھر کا نصیب کر دے...... میرا کوئی بیٹا ہوتا تو میں اس کے لیے تمہاری بہن کا رشتہ مانگتی!'' علمہ مدھم سی اداسی سے مسکرائی۔ افنان کو کاندھے سے لگایا اور زبیدہ آنٹی سے چابیاں لے کر ان کا شکریہ ادا کرتی وہاں سے نکل آئی۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے سب سے پہلا کام زرباب کو فون کرنے کا کیا۔

''ہیلو علمہ......'' زرباب کی تھکی تھکی آواز سنائی دی، ''خیریت سے تو پہنچ گئیں نا...... کوئی پرابلم تو نہیں ہوئی؟''

زرباب کی آواز نے فون کی تاروں سے اس کے دل کے تاروں تک سفر بہت تیزی سے طے کیا۔ علمہ کو اس کی آواز اپنی رگوں میں دوڑتی محسوس ہوئی۔ اسے احساس ہوا، وہ کتنی دیر سے زرباب سے دور تھی۔ اپنی ساری تھکن وہ اس کے کاندھے پر سر رکھ کر اتارنے کی عادی ہو گئی تھی...... اب وہ تھکن چادر بن کر اس کے وجود سے لپٹی اسے بوجھل کر رہی تھی۔ ''علمہ......'' زرباب نے اسے پکارا

''جی زرباب...... میں خیریت سے پہنچ گئی ہوں...... کوئی پریشانی نہیں ہوئی...... خدا کا بہت احسان ہے...... آپ اپنی خیریت کا بتائیں...... کیسے ہیں آپ! امی کیسی ہیں......'' وہ سہولت اور آہستگی سے بول رہی تھی۔

''امی ٹھیک نہیں ہیں علمہ......'' زرباب اسی تھکن زدہ انداز سے بولا، ''کل سے اب تک ٹیسٹ ہی ٹیسٹ ہو رہے ہیں...... ہاسپٹل اور لیبارٹریز کے چکر لگا لگا کر میں...... میں بہت تھک گیا ہوں!''

''آپ کچھ دیر کے لیے گھر آ جائیں۔ آرام کر لیں۔ امی کے پاس میں آ جاتی ہوں!''

''نہیں یار...... یہ بھاگ دوڑ کہاں کر سکو گی تم...... اور پھر افنان بھی تو ہے...... اسے کون دیکھے گا...... یہ سب کچھ تو مجھے ہی کرنا ہے!''

''عارف؟؟؟'' علمہ بس اتنا ہی بول سکی تھی۔

''عارف؟'' زرباب تلخی سے ہنسا، ''مہمانوں کی طرح آیا تھا اپنی رانی بیوی کے ساتھ...... ماں کی مزاج پرسی اس طرح کر گیا ہے جیسے کسی پڑوسی کی عیادت کرتے ہیں......''

علمہ کو زرباب کی تھکن، دکھ اور پژمردگی کی گہرائی کا اندازہ ہوا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

''زرباب......آپ کو پیسوں کی ضرورت تو ہوگی......''

''میری ہر مشکل میں......تمہارے مہربان چہرے کی جگمگاہٹ سے آسانی ہو جاتی ہے......'' وہ آہستگی سے بولا......علمہ کا رواں رواں تشکر اور خوشی سے مسکرا اٹھا۔ یہ چند الفاظ جیسے ہر ریاضت کا صلہ تھے!

''علمہ......''

''جی......جی زرباب......کہیں!''

''میں نے......تم سے پوچھے بغیر ہی......'' زرباب بے چین ہو کر خاموش ہوا اور پھر مزید بے چین ہو کر دوبارہ گویا ہوا، ''میں نے...... تمہاری دو انگوٹھیاں سیل کی ہیں علمہ......اور......اپنی گھڑی......تب کہیں جا کر یہ سارے ٹیسٹ ہو پائے ہیں!''

علمہ چند لمحے خاموش کھڑی رہی۔ پھر آہستگی سے بولی

''جو کچھ میرا ہے......وہ آپ کا ہے زرباب! پوچھنے یا کسی اجازت کی تو کوئی ضرورت ہی نہیں ہے اور پھر امی صحت یاب ہو جائیں، اس سے زیادہ اہمیت کس بات کی ہے؟ آپ بے فکر رہیں مزید پیسوں کی ضرورت ہوئی تب بھی کچھ نہ کچھ ہو جائے گا!''

''علمہ......تم میرے پاس ہوتیں تو......میں تمہاری پیشانی چوم لیتا!'' زرباب آہستگی سے بولا

''خدا حافظ!'' علمہ نے جھینپ کر فون بند کر دیا۔

☆

چند دن بہت مشکل سے کٹے تھے۔ علمہ گھر میں بالکل اکیلی تھی۔ زرباب آفس، ہاسپٹل اور گھر کے بیچ ایک بھنور میں پھنسے شخص کی طرح گھوما تھا۔ شرافت بیگم کو لے کر وہ گھر لوٹا تو وہ دونوں ہی بیمار نظر آتے تھے۔ شرافت بیگم ایک یکسر تبدیل شدہ ہستی تھیں......وہ جیسے کوئی اور ہی تھیں۔ وہ شرافت بیگم جسے علمہ نے اپنی شادی پر دیکھا اور جانا تھا......شاید وہیں ہاسپٹل میں ہی کہیں رہ گئی تھیں......یہ نحیف و نزار، ست مزاج اور دھیمے لہجے والی خاتون تو گویا کوئی اور ہی تھی......جس سے علمہ واقف نہ تھی!

زرباب گھوڑے بیچ کر سو گیا۔ علمہ شرافت بیگم کی خاطر داری میں لگ گئی۔ اس نے نہانے اور لباس تبدیل کرنے میں ان کی مدد کی۔ انہیں سیب کا جوس نکال کر دیا پھر ان کے لیے سبزی بنانے لگی۔

''عارف......جی مجھے عارف سے بات کرنی ہے......'' لاؤنج سے شرافت بیگم کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ فون پر عارف کے گھر بات کر رہی تھیں۔

''موبائل تو اس کا بند ہے۔'' پھر وہ قدرے مایوسی سے بولیں، ''اچھا......جب وہ سو کر اٹھیں تو میری بات ضرور کروا دیں اس سے......جی میں؟ میں اس کی امی ہوں، شرافت بیگم!''

علمہ ٹرے میں سبزی کا تازہ سالن اور گرم گرم روٹیاں لے کر نکلی تو شرافت بیگم ہنوز فون کے قریب بیٹھی کسی سوچ میں گم تھیں۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''امی......کھانا کھالیں......''علمہ نے ٹرے ان کے سامنے رکھی۔ وہ چونکیں۔

''تم اور زرباب نہیں کھاؤ گے کیا؟''

''زرباب سو رہے ہیں۔ انہیں جگانے کو جی نہیں کرتا......''

''اور تم؟''

''میں؟ میں بھی...... بعد میں کھالوں گی!''علمہ سے کہا نہ گیا کہ اتنے دن کے بعد وہ زرباب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کی خواہش مند تھی۔

''نہیں میرے ساتھ کھاؤ۔ ورنہ میں بھی نہیں کھاتی!''وہ بچے کی طرح روٹھ کر بولیں۔

''اچھا آپ شروع کریں......''علمہ ان کے قریب بیٹھ گئی، ''میں بھی کھاتی ہوں!''

شرافت بیگم گھر کے کھانے کو ترس گئی تھیں۔ بے تابی سے کھانا کھانے لگیں۔ علمہ بھی ان کا دل رکھنے کے لیے لقمے لے رہی تھی۔ لمحہ بھر کے لیے اس کی نگاہ اٹھی تو وہ نوالہ منہ میں رکھنا بھول گئی! شرافت بیگم کی آنکھوں میں آنسو لرز رہے تھے......ان کے ہونٹ کانپ رہے تھے۔ علمہ نے نوالہ رکھ کر انہیں پانی کا گلاس تھمایا۔ انہوں نے چند گھونٹ پیے۔

''کیا بات ہے امی!''علمہ نے آہستگی سے پوچھا''کیا ہوا!''

''کچھ نہیں......''وہ سر جھکا کر بولی تھیں!

☆

''امی کو......کینسر ڈائیگنوس ہوا ہے علمہ......''رات، اپنے کمرے میں، تکیوں کے سہارے نیم دراز زرباب نے اداسی سے اسے بتایا تھا!

''معدے کا کینسر ہے انہیں......ان کے پاس صرف چند ماہ ہیں......اس سے زیادہ نہیں!''

علمہ ایک شاکڈ کیفیت میں بیٹھی اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئی! اور اس کی صرف نظریں ہی زرباب کے چہرے پر تھیں......ذہن کے پردے پر شرافت بیگم کا چہرہ تھا!

''امی کو......اس کا علم ہے؟''اس نے سرگوشی میں پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ بعض ٹیسٹوں کی نوعیت ایسی تھی کہ انہیں شک تو ہوگیا ہے۔ رپورٹس میں نے ان سے چھپالی ہیں اور یہی کہا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہے......پھر بھی......شاید ڈاکٹرز کی باتوں سے وہ بہت کچھ سمجھ گئی ہیں......''زرباب نے تھکن سے آنکھیں موندیں۔

''بہت بڑا کرائسس ہے ہماری زندگی کا یہ! دعا کرو علمہ......ہم اس امتحان میں سرخرو ہوسکیں!''

علمہ بالکل ہی گم صم سی ہوگئی تھی۔

''آپ نے......آپ نے عارف کو بتایا؟''

''ہاں!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''پھر.....اس نے کیا کہا؟''

زرباب نے نظروں کا زاویہ موڑ کر علمہ کو دیکھا۔اس کی نظروں میں بہت کچھ تھا!

رشتے کھونے کا دکھ، بے اعتباریوں کے ملال، خفت سے بھرا کوئی اعتراف.....

''اس نے کہا کہ..... خدا کی مرضی میں کس کو دخل ہے! صبر کریں!'' پھر وہ تلخی اور آہستگی سے بولا، ''اور جو اس نے نہیں کہا..... میں وہ بھی سمجھ گیا ہوں علمہ..... یہ کہ اس کی نئی، خوبصورت، خوشیوں سے بھری زندگی میں ہم لوگ اپنی پریشانیوں کے روڑے نہ اٹکائیں، تو بہتر ہے۔وہ جہاں ہے، بہت خوش ہے.....اور ہم لوگ.....اسے ڈسٹرب نہ کریں!''

علمہ نے بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا.....ایک باپ، ایک ماں کی اولاد! اور دونوں بیٹوں میں اتنا فرق، اتنا تضاد!!

''امی تو عارف کو بہت miss کر رہی ہیں.....'' وہ آہستگی سے بولی، وہ اسے فون کر رہی تھیں شاید بلانا چاہ رہی تھیں اسے.....''

''میں امی کو سمجھا دوں گا!'' زرباب گہری سانس بھر کر بولا، ''اب ہم لوگ اسے ''ڈسٹرب'' نہ ہی کریں تو..... اچھا ہوگا!''

اس نے سیدھے لیٹتے ہوئے تکیے پر سر رکھ لیا اور آنکھوں پر بازو۔علمہ اس کے پیر دبانے لگی۔

''آپ اس قدر پریشان نہ ہوں زرباب..... خدا خیر کرے گا!''

''جانتی ہو علمہ.....امی کا اب دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنا کس قدر مشکل ہے!'' وہ یونہی آنکھوں پر بازو رکھے رکھے بولا، ''لیکن ہم اتنے بے حس تو نہیں کہ انہیں اس طرح لحہ لحہ مرتا دیکھ سکیں جو کچھ بھی اپنی ماں کے لیے مجھ سے بن پڑا..... میں کروں گا!''

''میں آپ کے ساتھ ہوں زرباب.....اور ہمارے ساتھ خدا ہے!''

زرباب نے بازو ہٹا کر اسے دیکھا.....اس کی آنکھوں میں بے بسی تھی۔

''کینسر کا علاج اتنا مہنگا ہے علمہ..... ہمارے گھر کے برتن تک بک جائیں گے!''

''پھر کیا ہوا..... اس ڈر سے ہم امی کا علاج تو نہیں بند کر دیں گے!'' وہ ایک حوصلے سے بولی تھی! زرباب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے اپنے پاس کھینچ لیا۔

''تمہاری جگہ..... یہاں میرے دل میں ہے.....اور تم وہاں قدموں میں بیٹھی رہتی ہو..... پاگل لڑکی..... اپنی جگہ پر رہا کرو نا!''

علمہ اس کے سینے پر سر رکھ کر مسکرا دی۔

☆

زرباب نے درست کہا تھا! شرافت بیگم کی بیماری ان لوگوں کے لیے ایک آزمائش کی صورت اتری تھی ان کی صرف ایک ہفتہ کی دوائیاں ہی اتنی مہنگی تھیں کہ زرباب کو ملنے والی تنخواہ کسی بھی دوسری جگہ استعمال ہوئے بغیر ہی ختم ہو گئی۔گولیاں، انجکشنز، مختلف ٹریٹمنٹ اور ڈاکٹرز کی فیس مل ملا کر لگ بھگ زرباب کی ایک تنخواہ سے زیادہ ہی بن گئے تھے۔ایک بہت حوصلہ شکن صورتحال تھی جو ان کی فیملی کو درپیش تھی!

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ نے گھر کی اشیاء کا دل ہی دل میں جائزہ لیا۔ سودا ختم ہونے کو تھا۔ آٹا، چاول، چینی برتنوں کے پیندوں سے جا لگے تھے......بجلی، گیس اور ٹیلی فون کے بلز برآمدے کے شیلف میں سامنے ہی پڑے منہ چڑانے لگے تھے، اور علمہ کے پاس جو معمولی سی رقم تھی اس میں پورا مہینہ نکالنا ایک ناممکن امر تھا! زرباب سے وہ کہا کہتی۔ اسے زرباب کی کیفیت کا پورا پورا اندازہ تھا۔ اس کے پاس تو شاید موٹر سائیکل میں پٹرول ڈلوانے کے لیے بھی بہت کم رقم بچی تھی۔ موٹر سائیکل پر سفر کرنے کے علاوہ دوسری کوئی ''عیاشی'' وہ کرتا ہی نہ تھا جس کے لیے اسے مزید پیسوں کی ضرورت پڑتی۔

علمہ اپنے خیالوں سے چونکی۔ شرافت بیگم اسے پکار رہی تھیں۔ وہ تیزی سے کچن سے نکل کر ان کے قریب پہنچی۔

''جی امی! کہیے۔'' علمہ نے جھک کر نرم لہجے میں پوچھا۔ ''درد ہو رہا ہے تو گولی دے دوں؟''

''نہیں......نہیں......'' انہوں نے سر ادھر اُدھر کیا، ''میری ثوبیہ سے بات کرا دو...... مجھے اپنی بچی سے بات کرنی ہے......''

''جی......اچھا!'' علمہ کی نظروں نے فون سیٹ کو دیکھا!

پچھلے دنوں سے فون بہت زیادہ استعمال ہو رہا تھا......شرافت بیگم کا دل رکھنے کے لیے وہ کبھی ثوبیہ، کبھی عارف اور کبھی ان کے دوسرے رشتہ داروں سے ان کی بات کرواتے رہتے تھے اس مرتبہ بھی فون کا بل ان کے بجٹ سے کافی زائد آیا تھا جواب تک واجب الادا تھا۔

''جلدی کرو علمہ......اس سے پہلے کہ میرا دم نکل جائے...... میری ثوبیہ سے میری بات کروا دو!''

علمہ لپک کر فون تک گئی۔ شرافت بیگم کو اس حال میں کوئی تکلیف پہنچانا اسے بہت غیر انسانی عمل لگتا تھا۔ ریسیور اٹھاتے ہی وہ دھک سے رہ گئی۔ کمپنی کی طرف سے ریکارڈ شدہ آواز اسے بتا رہی تھی کہ بل ادا نہ کیے جانے پر ان کا فون عارضی طور پر منقطع کر دیا گیا تھا! اس نے آہستگی سے ریسیور واپس رکھ دیا۔

''علمہ......علمہ......'' شرافت بیگم نے نحیف آواز میں اسے پکارا

علمہ اپنے خیالوں سے چونک کر ان کے قریب چلی آئی۔

''کیا ہوا۔ نمبر نہیں ملا ثوبیہ کا؟'' وہ اداس نظروں سے اس کا چہرہ تکنے لگیں۔

علمہ ان کے قریب بیٹھ گئی۔

''نہیں امی......نمبر نہیں ملا......'' وہ آہستگی سے بولی

''اچھا۔ مجھے کھیر بنا دو علمہ......میں نے کھیر کھانی ہے۔'' وہ ملتجی سے انداز میں بولیں۔

علمہ نے بے بس سی نظروں سے انہیں دیکھا۔ بیماری کی وجہ سے ان کی ذہنی کیفیت بہت عجیب ہو گئی تھی۔ وہ یا تو کسی عزیز سے بات کرنے کی خواہاں رہتی یا پھر کچھ کھانے کی فرمائش کرتی تھیں۔ علمہ پورا دن ان فرمائشوں سے نمٹ کر ادھ موئی ہو جاتی تھی۔ اب وہ کھیر کی فرمائش کر رہی تھیں اور پتیلی میں محض کلو بھر دودھ تھا جو افنان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے بھی ناکافی تھا۔ اسے سوتے وقت دودھ نہ ملتا تو وہ پوری رات روتا رہتا تھا۔

''تم خاموش کیوں ہو۔'' وہ خفگی سے بولیں، ''نہ تم ثوبیہ سے بات کرواتی ہو...... نہ مجھے کھیر بنا کر دے رہی ہو......تم چاہتی ہو......میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ایسے ہی ترستی مر جاؤں...... مجھ سے کوئی انتقام لینا چاہتی ہو؟؟"

علمہ خاموشی سے اٹھ کر کچن میں چلی آئی۔ دودھ کے نیچے آنچ کی اور چاول صاف کر کے بھگونے لگی۔ صحن میں دروازے کی آواز ہوئی اور پھر کسی کے ہنسنے کی آواز پر علمہ نے باہر نکل کر دیکھا۔ عارف اور رانیہ آئے تھے۔ دونوں خوشگوار موڈ میں ہنستے مسکراتے چلے آ رہے تھے۔ علمہ نے آگے بڑھ کر انہیں خوش آمدید کہا۔

"کیسی ہیں بھابی۔" عارف نے مسکراتے ہوئے پوچھا" وہی ہمیشہ کی طرح اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ..... مونا لیزا....."

رانیہ نے بے تکلفی سے عارف کے شانے پر ایک ہاتھ رسید کیا تھا۔

"اتنے جولی نہ بنو...... بھابی ہیں تمھاری....." پھر وہ خود علمہ سے بہت تکلف سے معانقہ کرنے لگی تھی۔

"اچھا ہوا آپ لوگ آ گئے..... امی بہت اداس ہو رہی تھیں....." علمہ انہیں شرافت بیگم کے پاس لے آئی۔" اب امی کا دل لگ جائے گا!"

"ماں...... میری ماں...... یہ کیا حال بنا لیا ہے....." عارف بہت لاڈ سے ان سے ملنے لگا۔ شرافت بیگم نے بہت بے تابی سے اس کا چہرہ چوما۔

"آ گیا میرا بیٹا...... میرا عارف...... میرے دل کا چین....."

پھر انہوں نے اشارے سے رانیہ کو قریب بلا کر اس کا بھی ماتھا چوما تھا۔

"خوش رہو...... آباد رہو...... علمہ..... علمہ......" وہ علمہ کو پکارنے لگیں۔

"جی امی۔" علمہ آگے بڑھی۔

"کچھ لاؤ علمہ ان کے لیے..... کچھ اچھا سا بناؤ...... دیکھو..... میرے بچے آئے ہیں مجھ سے ملنے....." وہ بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔

علمہ نے فریز کیے ہوئے کباب نکال کر تلے۔ کھیر ڈونگے میں نکال کر چاندی کے ورق سے سجائی، بسکٹ رکھے اور چائے کے ساتھ سارے لوازمات لا کر انہیں پیش کیے۔

اتنی دیر میں زریاب بھی آ گیا تھا۔ کپڑے تبدیل کر کے وہ بھی ان کے درمیان آ بیٹھا۔ وہ سب چائے پی رہے تھے۔ علمہ افنان کا منہ دھلا کر کپڑے تبدیل کروانے لگی۔ اس نے سنا، عارف زریاب کو مہنگے مہنگے ہسپتالوں کے نام گنوا رہا تھا جہاں شرافت بیگم کا ٹریٹمنٹ ہو سکتا تھا۔ زریاب خاموشی سے بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا اور محض ہوں، ہاں میں جواب دے رہا تھا۔ شرافت بیگم عارف کی باتوں سے بہت خوش اور مطمئن نظر آ رہی تھیں۔ وہ بار بار مسکرا کر اس کا چہرہ دیکھتی تھیں۔

"پھر ہم چلیں بھائی۔" کچھ دیر کی گپ شپ کے بعد وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

زریاب آہستگی سے سر ہلا کر اپنے سلیپرز پہننے لگا تا کہ ان کو دروازے تک رخصت کر آئے۔ اچانک ہی شرافت بیگم نے عارف کا ہاتھ تھاما تھا۔

"عارف..... میں بھی تمہارے ساتھ چلوں....."

عارف ایک دم ہکا بکا رہ گیا۔ اس نے گھبرا کر رانیہ کو دیکھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زرباب اور علمہ نے حیرانی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

"کیوں......رانیہ......" عارف کے لبوں سے بمشکل نکلا۔

"لیکن عارف......ہم تو......خود......مری اور بھوربن جا رہے ہیں نا......اس ویک اینڈ پر......" رانیہ ایک قدم پیچھے ہٹ کر بولی۔ شرافت بیگم نے مرے مرے انداز میں عارف کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"اوہ......یاد آیا!" عارف کی جان میں جان آئی تھی۔ "رانیہ ٹھیک کہہ رہی ہے......دراصل شادی کے بعد......اب تک ہم لوگ کہیں گئے نہیں......تو اس مرتبہ ہم نے سوچا......کیوں نہ اپنے ملک کی حسین اور خوبصورت جگہیں ہی گھوم پھر کر آ جائیں......بعد میں سنگاپور اور ملائیشیا کا پروگرام ہے!"

"اچھا جی......خدا حافظ......" رانیہ نے سب کی جانب دیکھا۔ "عارف......میں گاڑی میں بیٹھتی ہوں......آپ آ جائیں!"

رانیہ کے باہر جانے کے بعد عارف نے مجرمانہ سی خاموشی کے ساتھ سب کو دیکھا اور زرباب کے ساتھ باہر جانے لگا۔

علمہ اپنی جگہ کھڑی اور شرافت بیگم ساکت بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھیں۔ نجانے زرباب نے بہت آہستگی سے عارف سے کیا کہا تھا۔

"بھائی......میں تو خود ابھی ڈیپنڈنٹ ہوں......ابھی تو......میرا اپنا علیحدہ اکاؤنٹ بھی نہیں ہے۔" عارف کا معذرت خواہانہ لہجہ سنائی دیا تھا۔

"اور پھر ابھی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں جو میں کسی ضرورت کے لیے ان کے آگے ہاتھ پھیلاؤں......سمجھنے کی کوشش کریں میری پوزیشن کو......"

زرباب نے ہولے سے اس کا شانہ تھپتھپایا اور اسے رخصت کر کے اندر آ گیا۔ اس کے چہرے پر تاریکی تھی۔ علمہ نے نظریں چرا لیں۔

☆

جیولر نے رقم گن کر علمہ کے سامنے رکھی اور اس کی چین اور بالیاں اٹھا کر شوکیس میں رکھ لیں۔ علمہ نے رقم گنی۔ پرس میں رکھی، اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"شکریہ بھائی!"

"ابو جی کیسے ہیں بہن؟؟" اس نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

علمہ لمحہ بھر کے لیے پتھر کی ہوئی۔ وہ ان کا بہت پرانا شناسا تھا۔ وقار صاحب کو علمہ کے بچپن کے دور سے جانتا تھا۔ انہیں بہت عزت دیتا تھا۔

علمہ نے گہری سانس بھر کر اسے دیکھا اور بہت سے آنسوؤں کو پی کر بولی

"ابو جی......اس دنیا میں نہیں رہے بھائی......انہیں گزرے تو......کافی عرصہ ہو گیا۔"

"اوہ......" وہ سکتے میں رہ گیا تھا۔ "بہت افسوس ہوا بہن!"

علمہ خود پر قابو پا کر شاپ سے نکل آئی۔ اب اس کے پرس میں اتنی رقم تھی کہ وہ کم از کم مہینہ ڈیڑھ مہینہ گھر کے اخراجات کو کھینچ تان کر پورا کر سکتی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رکشہ میں بیٹھ کر وہ یہی سوچتی رہی کہ اگر چند ماہ مزید اسی طرح گزارنے پڑے تو شاید اس کے پاس زیور نام کی کوئی چیز نہ رہے گی۔ پھر اسے زرباب کا خیال آیا۔ زرباب سا قیمتی زیور تھا اس کے پاس! اس سے زیادہ قیمتی تو کچھ بھی نہ تھا۔ زرباب کی خوشی اور اطمینان کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی تھی...... اپنا سب کچھ دے کر...... خالی ہاتھ...... اس کے ساتھ ساتھ آخری سانس تک چل سکتی تھی...... یہ دنیاوی اشیاء تو بے وقعت تھیں زرباب کی خوشی کے سامنے!

''کتنی محبت ہے تمہیں اس سے! اس سے زیادہ خوش نصیب کوئی نہیں ہو سکتا!''

''ہاں محبت تو ہے...... مگر میری محبت میں اتنی طاقت کہاں کہ کسی کا نصیب بدل سکے!''

''ایسا کیوں سمجھتی ہو تم؟؟ تمہاری محبت تو پارس ہے...... پتھر کو چھوئے گی تو سونا کر دے گی!''

''مجھے سونا چاندی نہیں چاہیے...... مجھے تو جواب میں صرف اس کی محبت درکار ہے!''

''محبت کے جواب میں محبت نہیں مانگتے پگلی! مجھے دیکھو...... میں نے کب محبت مانگی تم سے؟؟''

''میرا تمہارا رشتہ ایسا نہیں کہ تم مجھ سے محبت مانگو!''

''آہ...... یہ دنیاوی رشتے!!''

''یہی حقیقت ہے...... اسے قبول کرلو۔''

''اسی حقیقت کو قبول کر لینے والے انتظار لا حاصل کیا کرتے ہیں!!''

☆

وہ شرافت بیگم کے قریب بیٹھی ان کا سر دبا رہی تھی...... جب سے ان کا ٹریٹ منٹ شروع ہوا تھا انہیں ہر وقت ایک عجیب سی بے چینی لاحق رہتی تھی۔ وہ کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے علمہ کو مصروف رکھا کرتی تھیں۔ کبھی وہ ان کے لیے کچھ پکاتی، انہیں کھلاتی رہتی اور کبھی ان کا سر پیر دبانے میں مصروف رہتی تھی۔ اپنا آپ اس نے جیسے کہیں گروی رکھ دیا تھا جسے چھڑانے کی کوشش میں مزید سود در سود چڑھ رہا تھا۔

اچانک ہی شرافت بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''یہ خالی ہاتھ کیوں؟؟'' انہوں نے نحیف سی آواز میں پوچھا، ''تمہاری انگوٹھیاں کہاں گئیں؟؟''

''آٹا گوندھتے...... یا افنان کا منہ دھلاتے ہوئے تنگ کرتی تھیں...... افنان کے گال چھل جاتے تھے میں نے اتار کر رکھ دیں......'' وہ آہستگی سے بولی۔

''اور...... یہ تمہارے کان؟ بالیاں بھی تنگ کرتی تھیں؟'' وہ نجانے کیوں اسے اتنے غور سے دیکھ رہی تھیں۔ علمہ نے نظریں چرالیں۔ اب کہ کوئی جواب اس سے بن نہ پڑا تھا۔

''تمہاری گردن بھی خالی ہے...... وہ تمہاری چین تو بہت خوبصورت تھی...... وہ کہاں گئی؟؟''

''آج آپ بہت غور سے دیکھ رہی ہیں مجھے!!'' علمہ بات بدلنے کے لیے ہنس کر بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ہاں! ایسا لگتا ہے جیسے آج تمہیں پہلی بار دیکھ رہی ہوں!" وہ آہستگی سے بولیں۔

"پیا ہتا لڑکیاں تو کبھی بہت ہی اچھی لگتی ہیں علمہ...... تمہیں یوں زیور کے بغیر دیکھ کر...... میرا دل بہت خراب ہو رہا ہے......" کچھ دیر بعد وہ بولی تھیں، "چوڑیاں تمہاری...... ہم نے اتھیا لی تھیں...... اب باقی کا زیور بھی شاید...... یونہی خراب ہو گیا ہے...... ہے نا!"

"زیور کا کیا ہے امی...... پھر بن جاتا ہے اگر نصیب میں ہو تو۔" وہ لاپرواہی سے بولی

"ہاں۔ ٹھیک کہتی ہو...... یہ بات میں نے نہیں سمجھی تھی...... وہ زیور اگر میرے نصیب میں ہوتا تو آج اس بیماری میں شاید میرے کچھ کام آتا...... جسے ساری عمر سنبھال کر، چھپا چھپا کر رکھا...... اپنی بیٹی تک کو نہیں دیا...... وہ کس کے کھاتے میں گیا بھلا؟ ایسے بے حس انسانوں کے جنہیں ماں کی اہمیت کا بھی احساس نہیں؟"

وہ دکھی ہو گئی تھیں۔ آنسوان کی آنکھوں کے گوشوں میں جمع ہونے لگے۔

علمہ خاموشی سے بیٹھی ان کا سر دباتی رہی۔ اس شکوے کا جواب اس کے پاس تھا بھی، "میں بہت تنگ کر رہی ہوں تم لوگوں کو......" اب کی باران کی آواز رندھی ہوئی تھی، "اب تمہیں اور نہیں ستاؤں گی......"

"کیسی باتیں کر رہی ہیں امی جی......" علمہ دکھ سے بولی

"ہاں علمہ...... میں اب اور نہیں ستاؤں گی تمہیں...... میری ثوبیہ سے کہو...... آ کر مجھ سے مل جائے۔ اپنی بیمار ماں سے آخری بار مل جائے...... پھر میں......"

آگے ان سے بولا نہ گیا۔ وہ ہچکیوں میں رونے لگی تھیں۔ علمہ کا حوصلہ بھی جواب دے گیا۔ وہ بھی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو دی۔ دونوں کے پاس ایک دوسرے کو دینے کے لیے سوائے آنسوؤں کے کچھ بچا بھی نہ تھا۔

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیما اور ساجد آئے تھے۔ ارما کی شادی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔ اگلے ماہ کی درمیانی تاریخوں میں شادی تھی۔ وہ لوگ ارما کی شادی کا کارڈ بھی لائے تھے اور شرافت بیگم کا مزاج پرسی بھی مطلوب تھی۔

اتفاق سے اسی روز عارف اور رانیہ بھی آ گئے۔ وہ دونوں پورے ملک کی سیر کر کے لوٹے تھے دونوں کے چہرے فراغت، خوشی اور بے فکری کی چمک سے روشن تھے۔ رانیہ نے بیش قیمت اور بہت خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے ہر ہر انداز میں بانک پن اور دلآویزی تھی وہ شادی سے پہلے اتنی خوبصورت نہ تھی جتنی کہ اب لگ رہی تھی۔

شرافت بیگم بہت کمزور ہو چکی تھیں۔ زیادہ دیر بیٹھنا یا دیر تک بات چیت کرنا اب ان کے لئے ممکن نہ تھا پھر بھی اس وقت وہ سب کچھ بھلا کر ان سب کے درمیان بیٹھی بات چیت کر رہی تھیں...... ان کے چہرے پر قدرے چمک تھی۔

"اپیا...... اس بار خدا کے لیے کوئی بہانہ نہ کیجیے گا۔" سیما بولی تھی، "ہر بار آپ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ساری تقریبات گول کر جاتی ہیں...... ہماری کسی خوشی یا غمی میں آپ نے شرکت نہیں کی!"

علمہ نے سیما کو خوب آنکھیں دکھائیں کہ وہ محفل میں ایسی باتیں نہ کرے...... لیکن وہ اس کی آنکھوں کی پروا کیے بغیر ہی بولتی رہی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو سیما تم......" شرافت بیگم بولی تھیں...... "لیکن اس میں بے چاری علمہ کی کسی کوتاہی کا دخل نہیں ہے...... قصوروار شاید ...... میں ہوں!"

سب ایک دم خاموش سے ہو کر شرافت بیگم کو دیکھنے لگے تھے۔

"لیکن اب کی بار میں خود اسے بھیجوں گی تمہاری خوشیوں میں شریک ہونے کے لیے...... بے فکر رہو...... اس بار علمہ تمہارا ساتھ ضرور دے گی!"

خوشی کے مارے علمہ جیسے سانس لینا بھی بھول گئی تھی! پلکیں "جھپکائے بغیر وہ ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"علمہ جیسی بہو تو مقدر والوں کو ملتی ہے۔" سب کی خاموشی کے بیچ شرافت بیگم کی آواز گونجی، "میں...... بہت مقدر والی ہوں...... میرے لیے تو شاید...... کبھی ثوبیہ نے بھی اتنا کچھ نہیں کیا...... جتنا اس نے کیا ہے۔ دولت، شان، رنگ، روپ...... کسی شے کی کچھ اہمیت نہیں ہوتی...... اہمیت انسان کے اندر موجود حسن اور نیکی کی ہوتی ہے...... اور میری علمہ باہر سے جتنی خوبصورت ہے...... اس سے زیادہ خوبصورت اندر سے ہے۔"

علمہ نے دیکھا، زرباب ایک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔ زرباب کی آنکھوں میں محبت، یقین اور گھنے اعتبار کی روشنی تھی۔ علمہ کو لگا...... وہ اب تک اسی روشنی کی سمت سفر کر رہی تھی...... سب کچھ بہت مکمل اور خوبصورت تھا!!

"ہم لوگ اب چلیں گے!" رانیہ ایک دم ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے لہجے میں اکتاہٹ اور بے زاری تھی۔ عارف جواب تک اپنی ماں کی گفتگو میں کھو کر جیسے سب کچھ بھولا بیٹھا تھا، ہڑبڑا کر اٹھا۔

"آں ہاں......" وہ بولا، "کافی دنوں سے اپنے گھر کا آرام نہیں ملا...... آج تو ریسٹ کا موڈ ہے۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

’’جاؤ بیٹا......‘‘ شرافت بیگم بولیں، ’’تم لوگ ریسٹ کرو...... خدا آرام ہی آرام دے...... سارے سکھ پاؤ اپنے گھر میں!‘‘

عارف کا چہرہ دعائیں پا کر بھی دھواں دھواں ہوگیا۔ اس کے گلے میں جیسے کچھ پھنسنے لگا تھا اس نے رانیہ کو دیکھا جس کے چہرے پر دنیا جہان کی بے زاری پھیلی ہوئی تھی۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کی معیت میں باہر کی سمت بڑھ گئے تھے۔

شرافت بیگم کا سانس ایک دم پھولنے لگا۔ وہ بستر پر لیٹ گئیں۔ زرباب ان کے قریب بیٹھ کر ان کے ہاتھ سہلانے لگا۔

’’زرباب...... میرے بیٹے...... میرے لال......‘‘

’’جی امی جی...... کہیے...... حکم!‘‘

’’تم نے میری جتنی خدمت کی ہے...... اس کا صلہ خدا دے گا تم لوگوں کو......‘‘ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولیں، ’’میں تو...... دنیا سے خالی ہاتھ جا رہی ہوں...... تمہاری خدمتوں اور محبتوں کی مقروض بن کر......‘‘

’’خدا کے لیے امی...... ایسی باتیں نہ کریں...... ہم نے وہی کیا جو ہمارا فرض تھا......‘‘

’’خدا تمہیں بہت دے گا!‘‘ وہ آنکھیں موند کر بولیں، ’’میری ثوبیہ سے کہو...... آ کر مل جائے مجھ سے۔‘‘

☆

سیما اور ساجد ایک روز قیام کر کے اگلے دن روانہ ہوگئے تھے۔ علمہ زرباب کے ساتھ انہیں اسٹیشن تک چھوڑنے نہ گئی تھی۔ وہ شرافت بیگم کے پاس ٹھہر گئی تھی۔ جاتے جاتے سیما اسے یاد دہانی کرانا نہ بھولی تھی۔

’’ضرور آئیے گا آپی...... ایسا نہ ہو...... آپ پھر معذرت کر کے......‘‘

’’میرے بس میں ہوا...... تو ضرور آؤں گی سیما...... تم نے دیکھی ہے نا امی جی کی حالت......‘‘

علمہ بے بسی سے بولی تھی۔

’’انہوں نے خود مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کو ضرور بھیجیں گی!‘‘ سیما ضدی پن سے بولی، علمہ اس کے بچپنے پر مسکرا کر رہ گئی۔

سیما اور ساجد کے آنے سے گھر میں جو رونق ہوئی تھی، ان کے واپس جاتے ہوئے ان کے ساتھ ہی رخصت ہوئی۔ گھر میں ایک جامد سناٹا ہوگیا۔

چند دن ایک عجب بے کیفی اور مردنی گھر کی فضا پر چھائی رہی۔ شرافت بیگم کی ضد سے مجبور ہو کر ثوبیہ کو کئی مرتبہ فون کر دیا گیا، لیکن وہ فرقان کی جاب کی تبدیلی کی وجہ سے نئی نئی شارجہ شفٹ ہوئی تھی۔ اس کے سر پر کئی ذمہ داریاں تھیں جنہیں چھوڑ کر آنا اس کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے اس نے فون پر ہی ماں سے بات کر کے انہیں کئی جھوٹی سچی تسلیاں دے ڈالی تھیں۔ نہ آنے کی کتنی ہی وجہیں بیان کی تھیں۔

’’ماں سے ضروری کام اور کچھ نہیں ہوتا ثوبیہ......‘‘ شرافت بیگم نے آخری بار فون پر ٹوٹے ہوئے لہجے میں اس سے کہا تھا۔

’’میں چاہتی ہوں۔ مرنے سے پہلے ایک بار تمہیں دیکھ سکوں......‘‘

’’اوہو...... کیسی باتیں کرتی ہیں امی جی...... حوصلہ کریں...... اگلے ماہ میں اور فرقان ضرور آئیں گے...... دراصل فرقان کی نئی نئی نوکری

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہے نا......ابھی چھٹی نہیں مل سکتی......اور میں فرقان کو اکیلا چھوڑ کر کیسے آؤں؟؟‘‘

’’اچھا......جیتی رہو بیٹی......شاد آباد رہو......‘‘ انہوں نے فون بند کیا تو ان کے چہرے پر بہت مایوسی تھی۔

علمہ ان کے قریب ہی بیٹھی تھی۔ وہ کچھ دیر علمہ کا چہرہ دیکھتی رہیں۔

’’علمہ......‘‘

’’جی امی جی......کہیے!‘‘

’’مجھے معاف کر دینا......میں نے شاید تمہیں بہت دکھ دیے ہیں......‘‘

علمہ نے چونک کر انہیں دیکھا۔

’’کچھ دنوں سے نجانے کیوں......تمہارے مرحوم والد کا چہرہ بار بار ذہن میں آ جاتا ہے......ان کی وفات سے پہلے......تم بھی نہیں مل سکی تھیں ان سے......انہیں بھی......تمہاری......ایسی ہی یاد آتی ہو گی نا!‘‘

علمہ ساکت بیٹھی رہ گئی۔ شرافت بیگم کو نجانے کون کون سے ملال ستا رہے تھے!

☆

چند روز بعد......علمہ صبح اٹھ کر انہیں چائے دینے کے خیال سے ان کے بستر تک آئی تھی۔ عموماً روز ہی ایسا ہوتا تھا کہ علمہ نماز پڑھ کر سب سے پہلے انہیں دودھ یا چائے کا کپ دیتی تھی۔ اس روز بھی وہ ٹرے میں چائے اور بسکٹ لے کر انہیں جگانے کے خیال سے ان کے چہرے پر جھکی تھی!

’’امی جی......‘‘ اس کے لبوں سے ٹوٹ کر نکلا۔

اس نے ٹرے آہستگی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی اور سکتے کے عالم میں ان کے قریب بیٹھ گئی شرافت بیگم کی کھلی ہوئی آنکھیں قضا کے فرشتے کی صورت اپنی پتلیوں پر نقش کر چکی تھیں! ان کے لب وا تھے جیسے وہ کچھ کہتے کہتے رہ گئی تھیں......نجانے آخری وقت میں انہوں نے کسے پکارا تھا!!

علمہ اور زرباب، بہت دنوں سے نچلی منزل پر ہی شفٹ ہو چکے تھے تاکہ شرافت بیگم کسی بھی وقت انہیں پکار سکیں، لیکن وہ انہیں پکارے بغیر خاموشی سے چلی گئی تھیں۔

علمہ کو ان کا چہرہ دیکھ کر ان کی وہ ساری دعائیں یاد آ گئیں جو وہ اپنے آخری وقت میں اسے دیتی رہی تھیں۔ اس نے آہستگی سے ان کی آنکھیں بند کیں۔ پھر زرباب کو ماں کی رخصتی کی غمزدہ خبر سنانے کے لیے خود کو ذہنی طور پر تیار کرنے لگی۔

☆

رونے والوں میں عارف اور ثوبیہ پیش پیش تھے۔ دونوں بلک بلک کر، دھاڑیں مار مار کر روئے تھے اس طرح کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں بھی اشک بار ہو گئی تھیں! علمہ اور زرباب کے آنسو تو شرافت بیگم کے لحد میں اترتے ہی خشک ہو گئے تھے ان دونوں نے اپنا اپنا بھرپور کردار ادا کیا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ان کے دلوں پر قرض نہ تھا۔ ان کی روحیں شانت تھیں اس لیے وہ پُرسکون تھے، اور دوسروں کو بھی تسلی دے رہے تھے۔ شرافت بیگم کے سوئم تک کے اخراجات کے لیے بھی ان لوگوں کو زبیدہ خالہ سے رقم ادھار لینی پڑی تھی۔ کہ اس آخری کام کے لیے بھی پیسے نہ بچے تھے۔

علمہ کو زرباب کی بات یاد تھی! اس نے کہا تھا کہ اتنا مہنگا علاج کروانے کے بعد انہیں شاید اپنے برتن تک بیچنے پڑ جائیں اور کم و بیش ایسا ہی تھا!

علمہ کا سارا زیور بیچ دینے کے بعد انہوں نے کئی قیمتی اشیاء بھی فروخت کی تھیں تب کہیں جا کر اتنے بھرم کے ساتھ انہوں نے اپنی ماں کو سپردِ خاک کیا تھا۔ سامان بک گیا تھا لیکن ان کے ضمیر مطمئن تھے۔ ان سے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کچھ کوتاہی نہ ہوئی تھی!

عارف سوئم تک وہیں ٹھہرا تھا۔ دن رات سوکھا سامنہ بنائے اپنے کمرے میں لیٹا رہتا تھا۔ کھانا وغیرہ اس کے کمرے میں ہی کوئی دے آتا تھا۔ اس نے بھائی اور بھاوج سے کچھ بھی پوچھنے یا ان کا کوئی بوجھ ہلکا کرنے کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ یوں بھی اب جبکہ ماں بھی نہ رہی تھی تو باقی کس سے تکلف کا رشتہ تھا؟

ثوبیہ البتہ غم سے نڈھال ہی تھی۔ اسے یقین نہ تھا کہ ماں جو کل تک اسے بلا رہی تھی، یوں اچانک بناء کوئی شکوہ کیے خاموشی سے رخصت ہو جائے گی! علمہ نے غم سے نڈھال ثوبیہ کو سہارا دینے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔ اس کا دل ہلکا کرنے کے لیے وہ اکثر اس سے شرافت بیگم کے آخری دنوں کی باتیں کیا کرتی۔

ثوبیہ جلد ہی سنبھل گئی۔ گھر کے ہلکے پھلکے کاموں میں علمہ کا ہاتھ بٹانے لگی۔ ابھی اس کا چند روزہ قیام یہاں اور تھا پھر اس نے اپنے سسرال چلے جانا تھا۔

شرافت بیگم کے انتقال کو ساتواں روز تھا۔ علمہ پورے گھر کی صفائی ستھرائی کے بعد نہانے کے لیے واش روم میں گھس گئی۔

وہ نہا کر نکلی تو لاؤنج سے آتی ہنسی کی آوازوں پر ٹھٹک کر رہ گئی۔ اتنے دنوں میں یہ پہلی بار تھا جب اس نے گھر میں اتنی بے فکر کھنکتی ہوئی ہنسی کو سنا تھا۔

گیلے بال بکھرائے وہ لاؤنج میں آئی۔ اس کی نظروں کے عین مقابل زرباب کا مسکراتا ہوا چہرہ تھا۔ زرباب کی آنکھوں میں خوشی اور چہرے پر چمک تھی، علمہ نے اس کی نظروں کے مقابل دیکھا۔ زرباب کے سامنے حوریہ بیٹھی تھی۔ وہ شاید شرافت بیگم کی وفات پر تعزیت کے لیے آئی تھی......لیکن اس کی ہنسی کی کھنک سے ماحول بدلا ہوا تھا۔

☆☆☆

اپنے بستر پر لیٹ کر وہ سوئے ہوئے افنان کے بالوں میں دھیرے دھیرے انگلیاں پھیر رہی تھی۔ اتنے طویل عرصے کی مصروفیت کے بعد ملنے والی فراغت سے اس کا ذہن خالی خالی سا ہو رہا تھا۔ نظریں یونہی خلاؤں میں بھٹک رہی تھیں...... بھٹکتی ہوئی نظروں کے سامنے سے بار بار ایک چہرہ گزرتا تھا۔ وہ زرباب کا چہرہ تھا! ہنستا ہوا چہرہ۔ چمکتی ہوئی نظریں۔ سامنے بیٹھی ہوئی حوریہ کے نقش نقش کو تولتی ہوئی، کھوجتی ہوئی، مسکراتی ہوئی وہ نظریں...... نیزے کی زہر میں بجھی ہوئی انی کی طرح علمہ کے دل میں گڑ گئی تھیں!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شرافت بیگم کی بیماری کے عرصے نے علمہ اور زرباب کو ذہنی، جسمانی۔ دونوں طرح سے تھکا یا تھا۔ وہ دونوں جیسے ٹوٹ کر رہ گئے تھے اس پر مالی پریشانیوں نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔ اب شرافت بیگم کے انتقال کے بعد پژمردگی اور افسردگی کے دن گزار کر زرباب کو پھر سے شگفتگی کی جانب لوٹتے دیکھنا یقیناً ایک خوش کن احساس ہوتا اگر یہ شگفتگی اور خوش مزاجی علمہ کے لیے ہوتی، لیکن وہ خوش مزاج نظریں کسی اور چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ وہ شگفتگی کسی اور کے وجود کی عطا کردہ تھی۔ عرصہ پہلے کہے گئے ثوبیہ کے الفاظ رہ رہ کر اس کے کانوں میں گونجتے تھے۔ زرباب کے ناکام عشق کی داستان اس نے خوب نمک مرچ لگا کر علمہ کو سنائی تھی۔ علمہ کو وہ سارے الفاظ اب تک یاد تھے، نجانے کیوں؟

ایک گہری سانس بھر کر اس نے کروٹ بدل لی۔ اسی لمحے دروازہ کھول کر زرباب اندر داخل ہوا تھا۔ علمہ کی نظریں زرباب کی نظروں سے ٹکرائیں۔ زرباب کی آنکھوں میں اب تک گزری ہوئی ملاقات کی مسکراہٹ تھی۔ وہ ہشاش بشاش سا لگتا تھا۔ علمہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ زرباب علمہ کی طرف آنے کی بجائے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کنگھا اٹھا کر بالوں میں پھیرتے ہوئے وہ اپنے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ ہلکی ہلکی سی سیٹی بھی بجانے لگا۔ کنگھے کو یونہی پھونک مار کر صاف کیا پھر بستر کی جانب آ گیا۔

"کیا بات ہے۔ تم زیادہ دیر مہمانوں کے پاس نہیں بیٹھیں!" وہ علمہ سے ایک ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھ گیا۔ آستیں کے بٹن کھول کر آستین فولڈ کرنے لگا۔

علمہ سیدھی ہوئی۔ اس کی نظریں چھت سے جا ٹکرائیں۔ اس کی سجاوٹ اب جا بجا اکھڑ گئی تھی۔ چمک ماند پڑ گئی تھی۔ چھت اب اس سجاوٹ کے بوسیدہ ہو جانے سے بدنما لگتی تھی۔

"میں تھک گئی تھی زرباب!" وہ آہستگی سے بولی، "کئی دنوں کی تھکاوٹ اب اپنا اثر دکھا رہی ہے شاید زیادہ دیر بیٹھنے کو جی نہیں کرتا!"

"حوریہ اور اس کی امی تمہارا بہت پوچھ رہی تھیں...... کھانے پر تمہارا نہ ہونا انہیں شاید اچھا نہیں لگا!" زرباب کے لہجے میں ہلکا سا شکوہ پوشیدہ تھا۔

"آپ اور ثوبیہ انہیں کمپنی دے رہے تھے...... تو میں نے سوچا...... میں کچھ دیر ریسٹ کر لوں!" وہ کمزور سے لہجے میں بولی، "افنان بھی رو رہا تھا وہاں!"

"چلو خیر!" زرباب نے جماہی لی اور اس کے برابر لیٹ گیا، "تقریباً سبھی جاننے والے تعزیت کر گئے ہیں......"

"علمہ......" وہ کچھ دیر ٹھہر کر بولا

"جی......" علمہ نے اسے دیکھے بغیر کہا۔

"کتنے دکھ بھرے، اداس، تھکن زدہ...... بوجھل دن تھے...... جو ہم نے گزارے! ہے نا!"

"جی...... شکر ہے خدا کا...... اس نے...... آزمائش میں ہمیں سرخرو کیا! کسی سے کوئی شرمندگی نہیں ہے ہمیں......" وہ دھیرے دھیرے بولی۔

زرباب نے ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

''تمہارے جیسا جیون ساتھی خدا بہت قسمت والوں کو عطا کرتا ہے علمہ...... مجھے تو اپنی ایسی کوئی نیکی بھی یاد نہیں......جس کے عوض مجھے تم ملی ہو!''

علمہ کے پاس ایک مدھم، اداس مسکراہٹ کے سوا اس بات کا کوئی اور جواب نہ تھا۔

''امی میری سگی ماں تھیں......لیکن تم نے تو شاید مجھ سے زیادہ خدمت کی ہے ان کی......''

''میں نے......کوئی احسان تو نہیں کیا زرباب! میرا فرض تھا یہ!''

زرباب نے اس کا ہاتھ تھام کر محبت سے چوما۔ پھر اسے خود سے قریب کر لیا۔

''میری متاع حیات ہو تم!''

علمہ نے چہرہ گھما کر زرباب کو دیکھا۔ کچھ دیر دیکھتی رہی۔ اس کی آنکھوں میں۔ اس کے ہونٹوں کو......اس کے خال خال کو اس نے دیکھا۔ سچ کیا تھا؟؟ وہ جو زرباب کے ہونٹوں پر تھا؟؟ یا وہ جو کچھ دیر قبل اس کی آنکھوں میں، اس کی شگفتگی میں تھا؟؟

ایک مرد کے ''اصل'' تک پہنچنا کس قدر مشکل ہے!

''کیا دیکھ رہی ہو ایسے؟'' وہ ہنس دیا ''کچھ بدل گیا ہے مجھ میں؟''

''کچھ نہیں!'' اس کے لبوں سے نکلا۔

زرباب اپنی ہی موج میں تھا۔ اس نے علمہ کے بالوں میں چہرہ چھپا لیا۔ کچھ دیر کے لیے دونوں بالکل خاموش رہے۔ پھر زرباب بولا تھا۔

''میں نے تم سے کہا تھا...... بال کٹوا لو۔ تم نے میری بات نہیں مانی......شاید آج تک یہی ایک بات ہے جو تم نے نہیں مانی!''

''میں......بال کٹوا بھی لوں زرباب......تو شاید ویسی نہ لگوں......'' علمہ مدھم سی آواز میں بولی تھی۔

زرباب نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

''کیسی؟؟'' اس کے انداز میں حیرت تھی، ''کیسی نہ لگو گی؟''

''جیسی آپ......دیکھنا چاہتے ہیں!''

زرباب ہنس دیا۔

''تم جیسی ہو...... مجھے اچھی لگتی ہو...... میں تو محض تمہاری فریش لُک کے لیے ایسا سوچ رہا تھا۔ تھکی تھکی سی ہو گئی ہو۔ خیر جانے دو! خدا نے سارے مشکل دن نکال دیئے ہیں۔ زندگی ایک نئے انداز سے شروع ہو رہی ہے۔ میں اور تم......اور ہمارا بچہ۔''

علمہ کو احساس ہوا۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ زندگی کی تصویر میں یہی رنگ تھے اور تصویر بہت مکمل اور خوبصورت تھی۔ اس نے گہری سانس بھر کر اپنا چہرہ زرباب کے گریبان میں چھپا لیا۔

''علمہ......تمہیں ایک بات بتاؤں!'' کچھ دیر بعد زرباب بولا تھا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ہوں!!'' وہ غنودگی میں تھی۔ اسے نیند آنے لگی تھی۔

''یہ حوریہ ہے نا...... پہلے ہمارے پڑوس میں رہتی تھی......''

علمہ کے نزدیک آکر جھولے دیتی ہوئی نیند نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچا۔ علمہ کی آنکھیں کھل گئیں۔ سانس لمحہ بھر کے لیے رک سی گئی!

''اے......تم سوگئیں؟'' زرباب نے اسے ہولے سے ہلایا۔

''نہیں......جاگ رہی ہوں......آپ بولیں!''

''شادی سے پہلے...... یہ حوریہ مجھے بہت اچھی لگتی تھی!'' زرباب ہنس کر بولا تھا۔

''شادی سے پہلے اچھی لگتی تھی تو کوئی بات نہیں!'' وہ دھیرے سے بولی۔ زرباب نے اس کی بات پر دھیان نہ دیا۔ وہ بہت ترنگ میں لگتا تھا۔

''اور اصل بات تو یہ تھی...... کہ حوریہ کو مجھ سے محبت ہوگئی تھی......اسی نے میرا دھیان اپنی جانب کیا تھا...... میں یونیورسٹی جانے کے لئے گھر سے نکلتا تو یہ مجھے اپنے گھر کے دروازے پر ملتی تھی۔ واپس لوٹتا، تب بھی وہیں کھڑی ملتی...... ثوبیہ سے اس نے دوستی کی ہوئی تھی...... اس سے میری پسند ناپسند پوچھتی...... میرے لیے نت نئی چیزیں پکا کر لاتی تھی......''

زرباب خوشی سے مسرور لہجے میں اسے وہ سب کچھ بتا رہا تھا...... یوں جیسے وہ سب کچھ یاد کرنا اس کے لیے ایک بہت بڑی انجوائے منٹ تھی۔

''اور جب ایک خوبصورت، طرح دار لڑکی...... کسی مرد کو اس طرح جیتنے کی کوشش کرے تو ظاہر ہے اس کا انجام اکثر مثبت ہی نکلتا ہے۔ میں بھی......مائل ہوگیا تھا اس کی طرف۔ تم......جاگ رہی ہونا......'' اس نے بے حس و حرکت علمہ کو ایک بار پھر سے ہلا کر تسلی چاہی۔

''جی!'' علمہ کی سرگوشی نما آواز نکلی تھی۔

''تو پھر......ہم دونوں ملنے لگے......کبھی حوریہ کے گھر......کبھی امی کی غیر موجودگی میں یہاں اپنے گھر......کبھی رات کے کسی پہر گلی میں......کبھی پاکٹ منی ملنے پر کسی ریسٹورنٹ میں......ہماری ان ملاقاتوں کا کسی کو علم نہ ہوتا تھا......سوائے میرے چند دوستوں کے......یا حوریہ کی قریبی سہیلی کے......''

علمہ کے گلے میں کچھ پھنسنے لگا۔ اسے احساس ہوا اس کے آنسو اس کے گلے میں جمع ہو کر پھندا سا بنا رہے تھے۔ وہ انہیں پینے کی کوشش کرنے لگی۔ زرباب کو تو شاید احساس ہی نہ تھا کہ اس کی باتوں سے اس کی دل آزاری ہو رہی تھی یا اسے تکلیف پہنچ رہی تھی۔

''حوریہ کی ماں کو جب احساس ہوا کہ بیٹی نے کہیں دل لگا لیا ہے تو اس نے بہت کوشش کی کہ ہم دونوں کا رشتہ ہو جائے......ایک دو مرتبہ وہ خود آئیں......ہمارے گھر......امی سے بات کرنے......بہت منت سماجت کی انہوں نے امی کی......''

زرباب بات کرتے کرتے سنجیدہ ہو چلا تھا۔ اس کے لہجے میں گہرائی در آئی تھی۔

''لیکن امی! امی تو کچھ اور ہی تھیں اس وقت! ایک سخت گیر، مطلق العنان، یک طرفہ بنیادوں پر معاملات کو اپنے ذہن کے مطابق نپٹانے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

والی خاتون......انہوں نے بیک جنبش ابرو اس رشتے کو مسترد کر دیا۔ سب نے ان کی بہت منت سماجت کی......انہیں منانے کی پوری کوشش کی...... لیکن امی کسی طور نہ مانیں......اور میں نے امی کی رضامندی کے بغیر حوریہ کو اپنانے پر معذوری ظاہر کر دی۔ حوریہ کا دل ٹوٹ گیا، وہ اپنی ماں کو لے کر یہاں سے چلی گئی......"

زرباب نے گہری سانس بھری۔ نجانے کیسے علمہ اور وہ قدرے دور ہو گئے تھے۔ الگ الگ لیٹے ہوئے تھے۔ زرباب نے سر کے نیچے بازو رکھ لیا۔ وہ خیالوں کی رو میں بہتا ہوا نجانے کہاں جا پہنچا تھا۔ علمہ اس سے بہت پیچھے کہیں رہ گئی تھی۔

"وہ وقت گزر گیا۔ دل بھی سنبھل گیا اور زندگی میں......کوئی ملال بھی باقی نہ رہا......اب احساس ہوا کہ ماؤں کی نظریں......کہاں تک دیکھتی ہیں......کیا کیا سوچتی ہیں......کیا کچھ جان جاتی ہیں......تمہاری جگہ اگر حوریہ ہوتی تو کبھی امی کی اس طرح خدمت نہ کر پاتی جیسی تم نے کی...... بے لوث خدمت......خاموشی کے ساتھ......اپنا فرض سمجھ کر......"

علمہ خاموشی سے لیٹی سب کچھ سنتی رہی۔ اگر زرباب جو کچھ کہہ رہا تھا، درست تھا، تو پھر ان شوخ نظروں کا کیا مطلب تھا؟ علمہ جاننا چاہتی تھی!

زرباب نے علمہ کی مسلسل خاموشی سے جیسے اکتا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔ اسے علمہ کی آنکھوں کی سطح نم محسوس ہوئی تو اس نے انگلی سے اس کی پلک صاف کی۔

"تم......رو رہی ہو؟" بے چین سا ہو کر وہ بولا۔

علمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"تمہیں......حوریہ کے ساتھ ماضی میں قائم میرے تعلق سے دکھ پہنچا ہے؟"

"مجھے ماضی سے دلچسپی نہیں ہے!" وہ بولی، "میں حال پر یقین رکھتی ہوں!"

"لیکن اب تو......اب تو ایسی کوئی بات نہیں رہی......تم سے شادی کرنے کے بعد میں نے کبھی حوریہ کے لیے نہیں سوچا......کبھی تنہائی میں اس سے ملاقات نہیں کی......کبھی ملاقات کا سوچا بھی نہیں......اب اگر یونہی کسی موقع پر وہ اپنی ماں کے ساتھ آ جاتی ہے......تو اخلاقاً......اخلاقاً تو فرض بنتا ہے نا......اسے مہمان سمجھ کر اس کی عزت کی جائے!"

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا زرباب......آپ یونہی پریشان ہو رہے ہیں......!" وہ اس کی جانب کروٹ لے کر دھیمے سے مسکرائی۔

"لیکن تمہاری آنکھوں میں یہ نمی کیوں ہے؟ اور تمہارا چہرہ......ایسا دھواں دھواں کیوں ہو رہا ہے؟"

"مجھے نیند آ رہی ہے......میں......سونا چاہتی ہوں!" اس نے آہستگی سے کہہ کر آنکھیں موند لیں۔ زرباب کچھ دیر اسکی بند پلکوں کو لرزتے ہوئے دیکھتا رہا پھر کروٹ لے کر خود بھی سو گیا!

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پوچھے ہے جیا
تم کون پیا!!
تمہیں اپنا کر
دل سے چاہ کر
سب بھول گیا
تم کو پا کر
دنیا کا دکھ
نہ اپنی فکر
پر تم نے ہمیں
کب یاد کیا!!
پوچھے ہے جیا
تم کون پیا......

زندگی ایک نئی ڈگر پر گامزن ہوئی تھی۔ زرباب اور افنان کے ساتھ ایک پرسکون زندگی کی ابتدا۔ علمہ کے لیے سب کچھ بہت نیا نیا سا، خوش کن اور حیران کن تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وقت کی آہنی مٹھی میں مقید اس کا وجود یکدم آزاد ہو گیا تھا۔ رکی ہوئی، منجمد زندگی کسی اسم کی برکت سے اچانک ہی رواں ہو گئی تھی۔ مالی طور پر بے شک ان کی آزمائش ابھی جاری تھی لیکن علمہ جیسی صابر اور شاکر لڑکی کے لیے مالی بحران سے نبرد آزما رہنا معمول کی بات بن چکی تھی۔ وہ اپنی قسمت پر قانع تھی۔

ارما کی شادی کے دن نزدیک آ رہے تھے۔ سیما اسے روز ہی فون کرتی تھی۔ ہر روز وہ علمہ سے ایک ہی سوال کیا کرتی۔ کہ وہ کب آ رہی ہے!!

علمہ کے لیے ارما کی شادی میں شرکت کرنا ایک بہت دقت طلب مرحلہ تھا۔ پہننے کے لئے اس کے پاس ڈھنگ کا ایک بھی جوڑا نہ تھا۔ ارما کو دینے کے لیے کچھ بھی جمع شدہ نہ تھا اپنے جہیز کا سارا بیش قیمت سامان وہ ثوبیہ کی نظر کر چکی تھی۔ روپیہ پیسہ سب شرافت بیگم کی بیماری پر اٹھ گیا تھا۔ زیور تقریباً تمام کا تمام بک چکا تھا سوائے ایک بڑے سیٹ کے...... جو علمہ نے اپنی ماں کی نشانی سمجھ کر بچا رکھا تھا۔ پھر یہ موضوع چھیڑ کر وہ زرباب کو پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی، زرباب کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا تھا۔ ثوبیہ کی شادی پر لیا ہوا قرضہ جوں کا توں تھا اس پر مستزاد شرافت بیگم کے علاج کے لیے انہوں نے مزید کئی جگہوں سے قرضہ لیا ہوا تھا...... یہاں تک کہ شرافت بیگم کی آخری رسومات کے لئے بھی انہیں زبیدہ آنٹی کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑا تھا۔ ان حالات میں جبکہ وہ محض اپنی سفید پوشی کا بھرم رکھ رہے تھے علمہ بہن کی شادی میں شرکت کیسے اور کیونکر کرتی!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

گھر میں سکون تھا لیکن علمہ کے دل کو بے سکونی تھی۔ اسے رات دن ارما اور سیما کا ہی خیال رہتا۔ کیا سوچتی ہوں گی وہ دونوں! وہ ان کی بڑی بہن تھی۔ وہ دونوں کہتی تھیں کہ وہ انہیں ''ماں'' جیسی لگتی ہے، اور اس وقت جبکہ ان دونوں کو اس کی ضرورت تھی وہ اپنے مسائل میں منہ چھپائے بیٹھی تھی۔

چند روز میں ہی سیما کا فون دوبارہ آ گیا!

''اپیا...... اب تو صرف پندرہ دن رہ گئے ہیں شادی میں...... آپ نے اب تک اپنے آنے کی کوئی تاریخ نہیں بتائی...... ارما تو سخت خفا ہے آپ سے...... کہتی ہے آپ صرف مسز زریاب بن کر رہ گئی ہیں...... ہماری علمہ باجی سے آپ کا کوئی تعلق ہے ہی نہیں......''

''پاگل ہے وہ......'' علمہ زبردستی کی ہنسی ہنس دی۔ ''مجھے تو دن رات تم دونوں کا خیال رہتا ہے...... ہر وقت میرا دل تم دونوں کے لیے دعائیں کرتا رہتا ہے!''

''ارما چاہتی تھی وہ اپنے کپڑوں کی شاپنگ آپ کے ساتھ کرے...... کہہ رہی تھی، اپیا نے ایک بار بھی مجھے کراچی آنے کے لیے نہیں کہا!''

علمہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ وہ بہن کو کیا کہتی...... گھر میں کسی مہمان کے آنے کے خیال سے ہی آج کل اس کا دل ڈرتا تھا۔ کس مشکل سے زندگی کی گاڑی گھسٹ رہی تھی وہی جانتی تھی! ''وہ تو بھلا ہو رامش بھائی کا...... ارما کی ساری شاپنگ کراچی کی مہنگی ترین شاپس سے کر کے یہاں بھیج دی انہوں نے...... ایک سے ایک جوڑا...... ایک سے ایک برتن...... کاسمیٹکس شوز...... کسی چیز کی کمی نہیں رہنے دی انہوں نے...... اب ہمارے لیے شاپنگ کا جواز ہی نہیں رہا...... رامش بھائی کہہ رہے تھے لڑکے والوں کو علم ہے کہ ارما ان کی منہ بولی بہن ہے اس لیے ارما کے لیے جو بھی خریدنا ہو...... ہم ان سے کہیں۔ سچ اپیا! ہمارا سگا بھائی ہوتا تو ہمارے لیے اتنا کچھ نہ کرتا...... رامش بھائی کے خلوص اور محبت نے تو سگے رشتوں کو مات دے دی ہے!''

علمہ خاموش رہی۔ یہاں تک آ کر الفاظ دامن چھڑا کر بھاگتے تھے اس سے!

''اچھا سنو سیما!'' پھر اسے خیال آیا۔ ''میں...... میں ارما کو شادی پر کیا تحفہ دوں؟''

سیما ہنس دی۔

''رامش بھائی نے کوئی کسر چھوڑی ہو تب نا...... کیا شے ہے جو ارما کے لیے نہیں خریدی انہوں نے...... آپ تو اب اپنی ساری دعائیں اور نیک تمنائیں پیک کر کے لے آئیں...... آپ کا آنا ارما کے لیے سب سے بڑا تحفہ ہو گا!''

''پھر بھی سیما...... دنیا تو دیکھے گی...... بڑی بہن نے کیا دیا!''

''اس دنیا نے ہمیں کیا دینا تھا اپیا!'' وہ بے پروائی سے بولی، ''وہ تو خدا نے کرم کیا ہم پر اور ہمیں رامش بھائی جیسا مخلص انسان ایک نعمت کی طرح مل گیا ورنہ تو نجانے یہ دنیا ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتی......''

علمہ خاموش ہو کر سوچنے لگی! سیما اگر کسی چیز کا نام لے بھی دیتی تو کیا ہوتا! علمہ کے پاس تو اپنے دو جوڑے بنانے کے لئے بھی گنجائش نہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نکلی تھی۔

"پھر کب آرہی ہیں آپ!"

"میں...... زرباب سے پوچھ کر بتاتی ہوں!" وہ آہستگی سے بولی

"شادی سے ہفتہ بھر پہلے ضرور پہنچ جائیں...... زرباب بھائی بے شک بعد میں آجائیں!" وہ تاکید سے بولی۔

"ہاں میں پوری کوشش کروں گی!"

"کوشش نہیں......" سیما نے اس کی بات کاٹ دی، "آپ کی مرحومہ ساس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ارما کی شادی پر وہ آپ کو بہت سے دنوں کے لیے بھجوائیں گی ہمارے پاس...... زرباب بھائی کو ان کی مرحومہ والدہ کا وعدہ یاد کروا دیجیے گا!"

علمہ نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا۔ اس کا دل بہت الجھن کا شکار ہو گیا تھا...... بے بسی کی کیفیت طاری تھی۔ زرباب سے کیا کہتی؟ زرباب کی حالت اس سے مخفی نہ تھی! وہ لاکھوں روپوں کا مقروض تھا جن کی ادائیگی کی کوئی تدبیر دکھائی نہ دیتی تھی۔ ایسے میں علمہ اسے مزید کیا کہہ سکتی تھی!!

☆

"سیما کا فون آیا تھا...... ارما کی شادی میں...... پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں......"

بالآخر تذکرہ تو کرنا ہی تھا۔ زرباب نوالہ منہ میں رکھتے رکھتے رہ گیا۔ ایک نظر علمہ کی جانب دیکھا اور سر جھکا کر کھانا کھانے لگا۔ علمہ کی منتظر نظریں اس کے چہرے پر بھٹکتی رہیں۔

"مجھے تو چھٹی نہیں ملے گی......" کھانا ختم کر کے وہ بالآخر بولا، "اپنے شہر کی بات ہوتی تب تو شرکت ممکن تھی...... لیکن دوسرے شہر جا کر محض شادی میں شرکت کرنا میرے لیے ممکن نہیں ہے...... ہاں...... تم ضرور جاؤ!"

علمہ جو اس کا لفظ لفظ غور سے سن رہی تھی۔ چونکی۔ چند لمحے انتظار کیا کہ شاید وہ مزید کچھ بولے...... لیکن زرباب شاید بات مکمل کر چکا تھا۔

"لیکن زرباب...... ارما کو دینے کے لیے...... سفر کے لیے...... اپنے اور افنان کے کچھ سوٹ بنوانے کے لیے رقم کہاں سے آئے گی؟"

زرباب چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا تھا۔

"ہاں...... یہ مسئلہ تو ہے علمہ...... رقم کہاں سے آئے گی...... سبھی کچھ تمہارے سامنے ہے...... میں نے تو تم سے کبھی کچھ چھپایا بھی نہیں!"

"پھر...... نہ جاؤں؟؟" اس کا لہجہ نم ہو گیا۔

"تمہاری مرضی ہے علمہ...... میں نہ روکتا ہوں...... نہ جانے پر اصرار کرتا ہوں...... جیسا تم مناسب سمجھو!"

وہ ہاتھ دھونے کے لیے اٹھ گیا تھا۔ علمہ کھانے کی خالی برتنوں والی ٹرے کے سامنے بیٹھی مختلف سوچوں سے برسرِ پیکار تھی!!

☆

وہ کچن میں کھانا پکانے کے بعد بکھری ہوئی چیزوں کو ترتیب سے رکھ رہی تھی جب دروازے پر بیل ہوئی علمہ کچن سے نکل کر آئی۔ افنان

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اپنے جھولے میں سو رہا تھا۔ علمہ ہاتھ دوپٹے کے پلو سے صاف کرتی ہوئی دروازے تک آئی۔

"کون ہے؟"

"کھولو بیٹی۔" باہر زبیدہ آنٹی تھیں۔

علمہ نے جھٹ پٹ دروازہ کھولا۔ باہر زبیدہ آنٹی کے ہمراہ ایک اور خاتون بھی تھیں۔ شفیق مسکراہٹ اور مہربان نظروں سے علمہ کو دیکھتی ہوئی...... علمہ کو نجانے کیوں ان سے اپنا پن محسوس ہوا۔

علمہ نے انہیں احترام سے اندر بلایا۔ اپنی ہمراہی میں لاؤنج میں لے آئی۔

"تشریف رکھیے!" علمہ ان کے مقابل بیٹھ گئی۔

"یہ سلیمہ ہیں......" زبیدہ آنٹی نے تعارف کرایا "یہ تمہاری سسرالی رشتہ دار ہیں......"

"جی......" علمہ کی نظروں میں سوال پوشیدہ تھا۔

"تمہارے مرحوم سسر کی چچازاد بہن......"

"اوہ......" علمہ کو حیرت ہوئی "میں نے آج سے پہلے کبھی...... آپ کا ذکر نہیں سنا!"

"جانتی ہوں۔" وہ مسکرائیں "یقیناً ایسا ہی ہوگا...... دراصل...... تمہاری مرحومہ ساس اپنے کسی سسرالی عزیز سے کوئی ربط و تعلق رکھنا پسند نہیں کرتی تھیں...... میں تمہارے سسر کی نہ صرف کزن تھی بلکہ اوائل عمری میں ان کی منگیتر بھی رہ چکی تھی...... اس لیے مجھ سے شرافت بیگم کو ایک خاص بغض تھا......"

انہوں نے سانس بھری۔

"خیر...... اب مرے ہوؤں کو صرف مغفرت کی دعا میں یاد کیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔"

علمہ کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ وہ حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"اپنی ساس کے متعلق تم خود بخوبی جانتی ہوگی کہ وہ کیا تھیں...... میں کچھ کہوں نہ کہوں...... کوئی فرق نہیں پڑتا......" سلیمہ قدرے افسردگی سے بولیں۔

"وفات سے پہلے امی بہت بدل گئی تھیں!" علمہ سر جھکا کر بولی۔

"ہاں۔ تبدیلی کا یہ وقت اکثر لوگوں پر آتا ہے...... اور کچھ بدنصیب تو...... اتنے مختصر عرصے کے لیے بھی تبدیل نہیں ہو پاتے...... اس حوالے سے شرافت بیگم خوش قسمت رہیں...... خدا ان کی مغفرت فرمائے......"

وہ اپنا ہینڈ بیگ کھولتے ہوئے بولیں۔

"میرے پاس تم لوگوں کی امانت بھی ہے!"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براوسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جا سکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

''امانت!'' وہ علمہ کو حیران پر حیران کیے جا رہی تھیں۔

''ہاں!'' انہوں نے ایک لفافہ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔ ''یہ زرباب میاں اور تمہاری امانت ہے میرے پاس''

علمہ نے ان کے بڑھے ہوئے ہاتھ کے اصرار سے مجبور ہو کر وہ لفافہ تھاما۔

''اس میں دو لاکھ روپے ہیں!'' وہ اطمینان سے ٹیک لگا کر بولیں، ''چاہو تو گن لو!''

علمہ کا ہاتھ کانپا۔ اس نے حیران نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

''میرے بیٹے کے کینیڈا جاتے وقت یہ رقم تمہارے سسر مرحوم نے اسے قرضِ حسنہ کے طور پر دی تھی۔ اس وقت ان لوگوں کے حالات بہت اچھے تھے اور میرے شوہر کے انتقال کی وجہ سے ہمارے حالات خاصے دگرگوں تھے۔ ایسے وقت میں تمہارے سسر ہمارے بہت کام آئے۔ انہوں نے نہ صرف کاشف کو کینیڈا بھجوانے کے انتظامات کیے بلکہ یہ رقم بھی بطور قرضِ حسنہ دی۔ لیکن ان کی ایک شرط تھی کہ شرافت بیگم کو اس کا بالکل علم نہ ہو۔ بلکہ قسم دی تھی انہوں نے۔ اسی قسم کی وجہ سے اس قرض کی ادائیگی میں اتنی تاخیر ہو گئی۔ کیونکہ شرافت بیگم کو یہ رقم دیتی تو تمہارے سسر سے کیا گیا اس بات کو مخفی رکھنے کا وعدہ وفا نہ ہو پاتا۔''

علمہ ایک ٹک انہیں دیکھ رہی تھی۔ اسے اپنی آنکھوں پر اپنے کانوں پر یقین نہ آتا تھا!

''زبیدہ سے میری بھی اچھی دعا سلام ہے۔ اس سے بات ہوئی تو شرافت بیگم کے انتقال کا علم ہوا...... اب اس امانت کی ادائیگی میں مزید تاخیر کا کوئی جواز نہ تھا...... اسی لیے میں وقت نکال کر تمہارے پاس آئی ہوں۔ میں زرباب میاں سے بھی ضرور ملتی لیکن دو بجے میری ٹرین ہے اسلام آباد کے لیے...... میرے بھائی وہاں رہتے ہیں...... ان سے ملنے جا رہی ہوں......''

وہ گھڑی دیکھ کر کھڑی ہو گئیں۔

''اب میں چلوں گی علمہ...... ورنہ میری ٹرین مس ہو جائے گی!''

''آپ پلیز بیٹھیں تو سہی...... میں نے تو آپ کی کوئی خاطر بھی نہیں کی!''

علمہ گھبرا کر کھڑی ہوئی تھی۔

''پھر سہی!'' انہوں نے محبت سے اس کا گال چھوا، ''تمہیں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے مجھے...... کیونکہ تمہیں دیکھتے ہی پتہ چلتا ہے کہ تم کس قدر اچھی اور نیک طبیعت ہو...... ایسی پاکیزہ اور معصوم صورتیں روز نظر نہیں آتیں!''

علمہ نے جھینپ کر سر جھکا لیا۔

''ماشاءاللہ...... اللہ تمہیں خوشیاں اور سکھ دے...... آمین!'' انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، ''شرافت بیگم اس معاملے میں واقعی خوش قسمت رہیں۔ وقت ملا تو کینیڈا جانے سے پہلے تمہیں اور زرباب میاں سے ملنے ضرور آؤں گی...... باقی! ثوبیہ اور عارف کے بارے میں تو زبیدہ سے کافی کچھ سنا ہے!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

انہوں نے سانس بھر کر کہا تھا۔

ان دونوں کے جانے کے بعد علمہ نے حیرت اور خوشی سے اس لفافے کو دیکھا۔ بیٹھے بٹھائے قدرت کی طرف سے مدد آ گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔ اب وہ یقیناً عزت کے ساتھ اپنی بہن کی شادی میں شرکت کر سکتی تھی!

اس نے بقیہ تمام دن زرباب کا انتظار کرتے ہوئے گزارا تھا! جلے پیر کی بلی کی طرح وہ پورے گھر میں گھومتی پھری تھی۔ گھر کے کام بھی اس نے نجانے کس طرح سرانجام دیے تھے۔ جی چاہتا تھا فون کر کے زرباب کو گھر بلوا لے، لیکن پھر اس نے خود پر قابو پایا اور اس کا انتظار کرتی رہی۔

افنان سو کر اٹھ گیا تو کچھ دیر کے لیے علمہ سب کچھ بھول کر اس کے کاموں میں لگ گئی۔ اسے کھلا پلا کر، نہلا دھلا کر وہ فارغ ہوئی تو شام ہو چکی تھی۔ زرباب کے آنے کا وقت ہو چکا تھا۔ علمہ نے خود بھی غسل کیا اور نسبتاً ایک بہتر لباس پہنا۔ وہ خوش تھی۔ وہ زرباب کو بھی خوش دیکھنا چاہتی تھی۔ حالات کی اس مشکل ڈگر پر اس رقم سے ان کے کافی مسائل حل ہو سکتے تھے!

زرباب گھر میں داخل ہوا۔ علمہ نے اس کی افسردہ صورت پر غور نہ کیا۔ خوشی خوشی اس کے لیے کھانا نکالنے لگی۔ وہ لباس تبدیل کر کے خاموش خاموش سا کھانے کے سامنے آ کر بیٹھا تھا۔ علمہ اس کے سامنے رکھی پلیٹ میں سالن ڈالنے لگی۔

"زرباب!" اس نے پہلا نوالہ منہ میں رکھا تھا جب علمہ نے اسے پکارا۔

"ہوں۔" وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"ایک......اچھی خبر ہے!" وہ مسکرائی۔

"اچھا......وہ کیا؟ ارسا کی شادی ملتوی ہو گئی کیا!؟"

علمہ کے دل پر گھونسا سا پڑا......وہ دم بخود سی رہ گئی۔

"تمہارے لیے تو فی الحال یہی خبر اچھی ہو سکتی ہے!؟"

"خدا نہ کرے......" اس کے لبوں سے سرگوشی میں نکلا تھا، "جو میں کبھی ایسا چاہوں!"

"میرا مطلب ہے......حالات کچھ بہتر ہو جانے تک......" زرباب بھی اب شرمندہ ہو رہا تھا۔ علمہ نے خود پر قابو پایا۔ مسکرائی۔

"آپ کھانا کھائیں تو ایک چیز دکھاتی ہوں آپ کو!" وہ اپنا یا زرباب کا موڈ خراب کرنا نہ چاہتی تھی۔

زرباب کو بھی اس کی باتوں سے کچھ اشتیاق سا ہوا تھا۔ وہ قدرے تیز رفتاری سے کھانا کھا کر فارغ ہوا تھا۔

"ہاں۔ بولو۔ کیا ہے تمہاری وہ اچھی خبر......"

علمہ نے لفافہ اسے تھما دیا۔

"ذرا کھولیں!"

زرباب نے بے توجہی اور بے پروائی سے لفافہ جھٹکا تھا......وہ دم بخود رہ گیا۔ ہزار ہزار کے کئی نوٹ اس کے آس پاس بکھرے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''علمہ ......یہ......یہ......رقم......''

''آپ کی ہے!'' وہ مسکرائی۔

زرباب جلدی جلدی نوٹ سمیٹنے لگا۔رقم گن کر اس نے واپس لفافے میں ڈالی اور علمہ کو دیکھا۔اس کی نگاہوں میں بے یقینی، الجھن، بے اعتباری سی خوشی......اور بہت سے سوال تھے!

''بولو علمہ......کہاں سے آئے یہ دو لاکھ؟''

''یہ آپ کی رقم ہے زرباب......آپ کے مرحوم والد کی......جو انہوں نے کسی کو بطور قرضِ حسنہ دی تھی......''

علمہ نے کہا۔ پھر اس نے زرباب کو تفصیل سے پوری بات کہہ سنائی۔ زرباب بھی اسی حیرانی سے علمہ کو دیکھ رہا تھا جس حیرانی سے علمہ نے سلیمہ خاتون کو دیکھا تھا!

''او علمہ......'' پھر اس کے لبوں سے نکلا تھا'' خدا بھی کس کس طرح سے اپنے بندوں کی حاجتیں پوری کرتا ہے......میں......میں تمہیں بتا نہیں سکتا کہ میں کس پریشانی میں آفس سے لوٹا ہوں!''

''خیریت!'' علمہ بھی بے چین ہوگئی۔

''ثوبیہ کی شادی پر میں نے اپنے کولیگ ذوالفقار سے سوا لاکھ روپیہ ادھار لیا تھا......آج اچانک ہی اس نے رقم کا تقاضہ کر دیا......اور تقاضہ بھی ایسا کہ میں اتنے بہت سے لوگوں میں شرمندہ ہو کر رہ گیا......اس نے مجھے دو روز کی مہلت دی ہے اور خدا کا کرم دیکھو کہ میں کل ہی اس کی رقم واپس کرنے کے قابل ہو گیا ہوں......''

زرباب کی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔ علمہ اس کا چہرہ دیکھ کر جیسے سے مسکرا دی۔

''لیکن علمہ......'' زرباب یکدم چونکا'' ایک بات کا ہمیں خیال نہیں ہے......''

''وہ کیا؟''

''یہ......یہ رقم صرف ہماری نہیں ہے......اس میں......عارف اور ثوبیہ کا بھی حصہ ہے......''علمہ کھلی کھلی آنکھوں سے زرباب کو دیکھنے لگی۔

''لیکن زرباب......'' وہ ہکلائی'' وہ دونوں صاحبِ حیثیت ہیں......انہیں اس رقم کی اتنی ضرورت نہیں ہے......''

''پھر کیا ہوا......یہ کوئی Justification نہیں ہے۔''

''لیکن زرباب......ثوبیہ کی شادی کا قرض بھی تو......سب کی مشترکہ ذمہ داری تھی......''

''نہیں علمہ......قرض میں نے لیا تھا......اپنی مرضی سے......چاہتا تو عارف کی طرح میں بھی انکار کر دیتا......''اس نے نفی میں سر ہلایا۔وہ دل ہی دل میں کچھ حساب جوڑ رہا تھا۔

''اسی اسی ہزار......میرے اور عارف کے ہیں......بقیہ چالیس ہزار......ثوبیہ کے حصے کے ہیں......ہاں! ایسا ہی ہے۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ رقم کے حصے کرنے لگا۔علمہ ایک ٹک بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔اس نے ٹھنڈی سانس بھری۔شاید وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔

"میں ثوبیہ کو فون کر کے اس کے چالیس ہزار اس سے ادھار لے لیتا ہوں...... یوں ایک لاکھ بیس ہزار بن جائیں گے جو میں ذوالفقار کو لوٹا دوں گا...... عارف کے اسی ہزار میں آج ہی جا کر اسے دے آتا ہوں...... ٹھیک ہے ناعلمہ!"

"ہاں...... ٹھیک ہے!" وہ بے جان انداز میں بولی۔

زرباب نے وہ رقم سمیٹی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ثوبیہ کو فون کرلوں تو پہلے یہ بوجھ اتر جائے...... پھر میں عارف کی طرف جاتا ہوں......"

لفافہ جیب میں اڑستا ہوں وہ وہاں سے چل دیا۔علمہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔زرباب پریشان تھا۔خدا نے اس کی سن لی تھی۔وہ بھی پریشان تھی...... لیکن اسے کسی سے شکوہ نہ تھا۔

☆

"سیما...... اگر...... بحالتِ مجبوری...... میں...... نہ آسکوں...... میرا مطلب ہے......" وہ اتنا ہکلا رہی تھی کہ اسے خود اپنی بات اور اپنا مدعا سمجھ میں نہ آرہا تھا۔

"ٹھیک ہے اپیا...... جیسی آپ کی خوشی۔" سیما کا لہجہ بتاتا تھا کہ اس کے اندر کچھ ٹوٹ گیا ہے!

"خوشی؟ نہیں نہیں سیما...... اس میں میری خوشی کیسے ہوسکتی ہے بھلا...... لیکن دراصل وہ زرباب کو چھٹی نہیں مل رہی ہے...... اور...... اور میری طبیعت کچھ اچھی نہیں ہے...... پھر زرباب کے بغیر آنا بھی اچھا نہیں لگتا...... اور...... اور...... ہیلو...... ہیلو سیما!"

اسے لائن ڈس کنکٹ ہونے کی آواز سنائی دے رہی تھی پھر بھی وہ بہروں کی طرح سیما کو پکارتی رہی۔پھر ریسیور رکھ کر وہ رونے لگی۔بسا اوقات رونے سے دل کو بہت تسلی ملتی ہے۔قطرہ قطرہ دامن میں گرتے آنسو من کی ساری گرمی اپنے ساتھ لے کر بہہ نکلتے ہیں...... اندر صبر کی ٹھنڈک پھیل جاتی ہے۔علمہ کے اندر بھی صبر کی ٹھنڈک پھیل گئی۔کچھ ہی دیر میں وہ پرسکون سی ہوگئی۔

"تمہارے اس گیلے آنچل میں کیسی ٹھنڈک ہے۔جی کرتا ہے اسے آنکھوں پر پھیلا لوں۔"

"یہ ٹھنڈک نہیں ہے۔بے بسی کی تپش ہے۔تمہیں یہ ٹھنڈک لگتی ہے؟؟"

"ہاں...... تم اپنے سارے دکھ، ساری بے بسی، ساری تپش مجھے دے دو...... میں اسے چھاؤں بنا کر اوڑھ لوں۔"

"محبت کرنے والے چھاؤں نہیں ڈھونڈتے...... تم بھی مت ڈھونڈو!"

"چلو...... تم نے اتنا تو مانا...... لیکن تم سے تو میں نے دکھ ہی مانگے ہیں...... کیا مجھے اپنے دکھ بھی نہیں دو گی!"

"تمہیں کچھ دینا...... میرے اختیار میں کب ہے؟"

"اور...... اگر میں کچھ نذر کرنا چاہوں...... تو؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"وہ کیا؟"

"خوشی...... مسکراہٹ...... خلوص! انکار تو نہ کرو گی؟"

"بدلے میں دینے کے لیے...... میرے پاس کچھ بھی تو نہیں ہے؟"

"ارے...... یہ کیوں کہا؟ تم نے تو مجھے اتنی بڑی دولت دی ہے۔ محبت اور انتظار لا حاصل"

☆

بیل بجی تھی۔ علمہ نے دروازہ کھولا۔

"علمہ زرباب؟"

"جی......" اس نے سوالیہ نگاہوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔

"یہ آپ کے لیے...... یہاں سائن کر دیں!" اس نے علمہ کو لفافہ تھما کر اس سے سگنیچر لیے۔ علمہ لفافہ لے کر اندر چلی آئی۔ اسے کھول کر دیکھنے لگی۔ کمپنی کی جانب سے بھیجا گیا لیٹر اور اس سے منسلک ایک چیک تھا جس پر کیے گئے دستخط وہ پہچانتی تھی!

علمہ نے جا کر فون اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگی۔

"سیما...... میں...... علمہ بات کر رہی ہوں!" سیما کی آواز پہچان کر وہ آہستگی سے بولی۔

"جی آپا۔ کیسی ہیں!" سیما کی آواز میں کھنک تھی۔

"تم نے...... میری بابت...... رامش سے کچھ کہا تھا؟"

"کچھ بھی نہیں۔"

"سچ کہو۔ تمہیں میری قسم!"

"بس اتنا کہ آپ شادی میں نہیں آ رہیں!"

"انہوں نے ابو جی کا پراویڈنٹ فنڈ اور کمپنی کی جانب واجب الادا رقم کا چیک مجھے کیوں بھیجا ہے؟"

"اس لیے کہ آپ ابو جی کی بیٹی ہیں...... آپ کا ہی حق ہے!"

"تم اور ارما بھی ابو جی کی بیٹیاں ہو...... اور جتنا کچھ رامش ہم لوگوں کے لیے کر چکے ہیں اس کے بعد اس تکلف کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔"

"یہ تو آپ ان سے ہی پوچھیں۔ ویسے جو کچھ انہوں نے کیا...... اس کا بدلہ ابو جی کی وفات کے بعد ملنے والی یہ معمولی سی رقم تو ہو بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ یہ رکھ کر کیا کرتے!"

"پھر بھی سیما...... کیا میں سمجھ نہیں سکتی کہ یہ سب کچھ کس لیے ہے!"

"آپ نہیں سمجھتیں آپا...... آپ سمجھ سکتیں تو حالات بہت مختلف ہوتے!"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیما!" وہ زچ ہوگئی۔ "میں بھی چیک تمہیں بھیجے دیتی ہوں!"

"میرا حصہ مجھے ضرور دیں۔" وہ ہنس دی۔ "وہ میں آپ کو کب معاف کر رہی ہوں...... آخر میرے ابوجی کی آخری عنایت ہے یہ...... لیکن آپ اپنا حصہ ضرور رکھیں اپیا...... اور یہ سمجھ کر کہ یہ پیسے کسی اور کے نہیں...... ہمارے والد مرحوم کے ہیں!"

علمہ نے فون رکھ دیا اور چیک کو دیکھنے لگی۔

"مانتے کیوں نہیں ہو تم......" وہ سرگوشی میں بولی "ہمارے بیچ کچھ نہیں تھا...... کچھ نہیں ہے!" چیک پر کیے گئے دستخط مسکرانے لگے تھے!

☆

سب کچھ بہت آسان ہوگیا تھا! اس نے اپنے اور افنان کے لیے شادی کے حساب سے کپڑے لیے۔ زرباب کے لیے بھی چند سوٹ لینا نہ بھولی۔ ارما کے لیے اس نے بہت خوبصورت نیلم کی انگوٹھی خریدی۔ ارما کا لکی اسٹون نیلم تھا اور اسے ہمیشہ سے شوق تھا نیلم کے رنگ پہننے کا۔ علمہ کو اب تک اس کی یہ خواہش یاد تھی!

اس ساری شاپنگ میں حسب معمول زبیدہ آنٹی اس کے ساتھ تھیں۔ جو اس خرید و فروخت کو سلیمہ آنٹی کی جانب سے ادا کی گئی رقم کا ثمر سمجھ رہی تھیں۔ علمہ نے ان کی سوچ کی نفی کی ضرورت نہ سمجھی۔ اگر وہ ایسا سوچ بھی رہی تھیں تو کیا خرابی تھی؟

دوسرے دن اس کی روانگی تھی...... وہ سامان پیک کر رہی تھی۔ زرباب بھی گھر پر تھا اور افنان سے دل بہلا رہا تھا۔

بیل بجی تو علمہ نے دھیان نہ دیا۔ وہ جانتی تھی، زرباب موجود ہے۔ پھر باہر سے آتی ہوئی آوازوں پر وہ چونکی۔ عارف اور رانیہ کی آوازیں تھی۔ کافی عرصے کے بعد وہ لوگ آئے تھے۔ علمہ پیکنگ ادھوری چھوڑ کر باہر چلی آئی۔ خوشگوار انداز میں ان لوگوں سے ملی۔ زرباب بھی بھائی اور بھابی کی آمد سے خوش نظر آتا تھا۔

علمہ علیک سلیک کر کے کچن میں آ گئی۔ ٹھنڈے پانی میں ٹینگ گھولنے لگی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کھانے کا وقت ہوا چاہتا تھا۔ ان لوگوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا چاہیے تھا۔ فریزر میں ایک مرغی پڑی ہوئی تھی۔ وہی پکانے کا سوچتے ہوئے وہ شربت کا جگ اور گلاس ٹرے میں رکھ کر باہر آ گئی۔ انہیں ٹھنڈا شربت سرو کرنے لگی۔

"مجھے اب بھی ان کی صورت یاد ہے۔" عارف ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "گول چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں، تھوڑی میں گڑھا...... ہے نا...... ہے نا بھائی جان!"

"ہاں" زرباب مسکرایا۔ "ایسی ہی تھیں۔"

"اب بھی ویسی ہی ہیں۔ گول مٹول سی؟" عارف نے ٹھنڈے ٹینگ کا گھونٹ بھر کر پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ میں تو گھر پر نہیں تھا...... علمہ سے پوچھ لو...... یہی ملی تھی ان سے!" زرباب نے علمہ کی جانب دیکھا۔ "کیوں علمہ...... سلیمہ آنٹی کیسی ہیں اب؟"

"عارف نے صحیح نقشہ کھینچا ہے......" علمہ مسکرا دی۔ "وہ اب بھی ایسی ہی ہیں۔ گول مٹول سی۔ بڑی بڑی آنکھوں والی۔ مجھے بہت اچھی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لگیں وہ......"

"ظاہر ہے ظاہر ہے۔" عارف بھونڈے پن سے ہنسنے لگا، "اچھی تو لگنی تھیں...... خطیر رقم کا لفافہ جو دے رہی تھیں وہ...... آں...... آں...... بھابی...... بھلا کتنی رقم تھی لفافے میں!" وہ یونہی، برسبیل تذکرہ پوچھنے کی اداکاری کرنے لگا۔

گلاس لبوں تک لے کر جاتے ہوئے زرباب کا ہاتھ ٹھہر گیا۔ وہ شاکڈ سی کیفیت میں بھائی کا چہرہ دیکھنے لگا۔

"جتنی زرباب نے آپ کو بتائی!" علمہ لحہ بھر رک کر مضبوط لہجے میں بولی۔

عارف نے علمہ کا چہرہ دیکھا پھر کھسیانی سی ہنسی ہنسنے لگا۔

"خوب...... خوب......" وہ بولا۔

"سلیمہ آنٹی کینیڈا جانے سے پہلے آئیں گی یہاں۔ اس دن میں آپ کو اور رانیہ کو بھی کھانے پر بلواؤں گی...... ضرور آیئے گا!"

وہ متانت سے بولی اور شربت کے خالی گلاس ٹرے میں رکھنے لگی۔ عارف نے بدمزہ ہو کر سر کو جھٹکا۔

"بھائی" وہ زرباب کو دیکھنے لگا، "اب...... مزید کیا اسٹیپ لینے ہیں؟"

"کیا مطلب؟" زرباب نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"میرا مطلب ہے...... اب گھر کا کیا کرنا ہے؟ ظاہر ہے...... سیل ہی کریں گے اسے!"

"سیل؟" زرباب کا منہ حیرت سے کھل گیا، "یہ گھر؟ سیل کریں گے؟"

"تو...... پھر...... میرا اور ثوبیہ کا جو حصہ ہے اس میں...... وہ کیسے دیں گے آپ؟"

عارف نے اب اطمینان سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لی۔ وہ تفصیلی گفتگو کے موڈ میں تھا۔ علمہ اور زرباب بے یقین نظروں سے سامنے بیٹھے اس شخص کا چہرہ دیکھ رہے تھے!!

☆☆☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زرباب نے کھنکھار کر گلا صاف کیا......شاید وہ کچھ بولنے کی کوشش کر رہا تھا......علمہ نے دیکھا، اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا...... آنکھوں میں پانی بھر رہا تھا۔

''لیکن عارف...... یہ بھی تو سوچو کہ گھر سیل کرنے کی صورت میں ہم لوگ آخر کہاں جائیں گے؟'' علمہ نے نرمی سے پوچھا۔

''وہ تو ہے بھابی......لیکن جو اصولی، قانونی اور شرعی صورت ہے میں تو اس پر بات کر رہا ہوں'' عارف کو ایکدم ہی اصول اور مذہب یاد آنے لگے تھے۔

''دیکھیں نا...... یہ گھر ہمارے والد صاحب کی جائیداد ہے......اس میں ہم تین بہن بھائیوں کا برابر کا حصہ ہے......تو یہ تو ٹھیک نہیں لگتا نا......کہ میں اور ثوبیہ......اپنے حصے سے ہاتھ اٹھالیں۔ دنیا نے پھر آپ لوگوں کو ہی برا کہنا ہے......کل کو سب کہیں گے کہ زرباب اپنے بہن بھائی کا قانونی حصہ بھی کھا گیا۔ ابھی چند روز قبل ہی رانیہ کے والد مجھ سے یہ بات پوچھ رہے تھے......ان کا خیال ہے کہ اگر میں اس گھر سے اپنا حصہ لوں تو کم سے کم بھی پچیس سے تیس لاکھ کی رقم بنتی ہے......وہ چاہ رہے ہیں میں جلد از جلد اس رقم سے کوئی کاروبار شروع کروں......تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ میں گھر داماد بن کر صرف روٹیاں ہی توڑ رہا ہوں۔''

علمہ کو ایسا لگا جیسے زرباب کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ زرد تر ہوتا جا رہا ہے......اسے یوں لگا جیسے زرباب کو اس وقت ایک کاندھے کی ضرورت ہے جسے تھام کر وہ اپنے حواس اور قویٰ کو مجتمع کر سکے۔

''ٹھیک ہے عارف!'' وہ دفعتاً بہت پُرسکون سے لہجے میں بولی، ''اگر تم، رانیہ اور رانیہ کے گھر والے ایسا ہی چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ ایسے ہی کر لیتے ہیں۔ تم کسی اچھی رئیل اسٹیٹ سے بات کر لو...... جب بھی اس گھر کی اچھی قیمت لگے گی ہم اسے بیچ کر تمہارا اور ثوبیہ کا حصہ دے دیں گے!''

عارف کے چہرے پر علمہ کی بات سے چمک پیدا ہوگئی۔ رانیہ کا موڈ بھی ایک دم خوشگوار لگنے لگا۔ شاید ان دونوں کو ہی امید نہیں تھی کہ انہیں اس قدر جلد اتنا مثبت جواب مل جائے گا۔ زرباب حیران پریشان نظروں سے علمہ کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے علمہ کی دماغی کیفیت پر شک ہو رہا ہو۔

''گھر کی قیمت لگوانا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔'' رانیہ چہک کر بولی، ''پپا کے بہت اچھے دوست رئیل اسٹیٹس کا بزنس کرتے ہیں......یوں سمجھیں چٹکی بجاتے ہی یہ مسئلہ حل ہو جائے گا......''

اس کے یوں کہنے سے علمہ کا دل خشک پتے کی طرح کانپا......اس نے خود کو تیز دھوپ اور موسلا دھار برسات میں بنا چھت یا سائبان کے کھڑے دیکھا......

پھر وہ اپنا لرزیدہ وجود سنبھال کر کھڑی ہوگئی۔

''میں کھانا بناتی ہوں......آپ لوگ کھانا کھا کر جانا۔''

''ارے نہیں بھابی......ان تکلفات میں مت پڑیں!'' وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ اپنی پیکنگ کریں...... ہم اب چلیں گے......" رانیہ گاڑی کی چابی کی رنگ انگلی میں گھماتے ہوئے بولی، "ہو سکتا ہے چند ایک دنوں میں پاپا کے دوست گھر دیکھنے آئیں...... انہیں پلیز کوآپریٹ کیجیے گا......"

"ہاں ضرور......" ہزار دل شکستگی کے باوجود وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں بولی تھی۔

زرباب کسی سب کچھ ہار جانے والے جواری کی مانند سر اور کاندھے جھکائے بیٹھا تھا۔ شاید اس میں اتنی بھی ہمت نہ رہی تھی کہ وہ ان لوگوں کو دروازے تک سی آف ہی کر آتا۔ یہ ذمہ داری بھی علمہ نے ہی نباہی۔ وہ عارف اور رانیہ کو دروازے تک چھوڑنے گئی اور مسکرا کر انہیں خدا حافظ کہا۔ وہ پلٹ کر اندر آئی تو زرباب اپنی آنکھوں کو ہتھیلیوں سے صاف کر رہا تھا۔ اس نے چہرے سے ہاتھ ہٹائے تو علمہ نے دیکھا اس کا پورا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔ علمہ آہستگی سے اس کے قریب بیٹھ گئی۔ پھر اس نے زرباب کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کن الفاظ میں زرباب کا دکھ سمیٹنے کی کوشش کرے!

"گھر بیچنے پر ہنسی خوشی راضی تو ہو گئی ہو...... یہ بھی سوچا کہ اس کے بعد ہمارا ٹھکانہ کدھر ہے؟؟" زرباب زخم خوردہ لہجے میں بولا، "ابھی تو حالات میں اتنی کشادگی بھی نہیں ہے کہ ہم چھوٹا موٹا گھر کرائے پر ہی لے سکیں۔ کیا ضرورت تھی ہامی بھرنے کی؟"

"کیا چارہ تھا اس کے سوا؟" وہ آہستگی سے بولی، "یہ طے ہے کہ وہ اپنا جائز حصہ مانگ رہے ہیں...... ہم انکار بھی کرتے تو وہ لڑ کر اپنا حصہ لیتے...... تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہنس کر، کشادہ روی سے، سر اٹھا کر انہیں ان کی چیز دے دی جائے......"

زرباب خالی خالی نظروں سے علمہ کا منہ دیکھ رہا تھا۔ شاید اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ کمزور دھان پان سی لڑکی یہ سب کچھ کہہ رہی تھی۔

"اور اگر چند روز میں ہی یہ گھر بک گیا...... پھر؟" وہ خوفزدہ سے لہجے میں بولا۔

"پھر......" علمہ کے حلق میں دھند کے گولے پھنسنے لگے تھے۔

یہ تصور کتنا جان لیوا، کس قدر بھیانک تھا کہ وہ دونوں ایک چھوٹے سے بچے کے ساتھ بے یار و مددگار...... کھلے میدان میں کھڑے تھے!

"اللہ مالک ہے!" دفعتاً وہ بہت باہمت بن کر مضبوط لہجے میں بولی، "اور میں آپ کے ساتھ ہوں...... ہر حال میں، ہر موسم میں...... سب ٹھیک ہو جائے گا...... آپ فکر نہ کریں۔"

☆

اسے سامنے پا کر سیما اور ارما سارے گلے شکوے بھول کر بچیوں کی طرح دوڑ کر اس سے لپٹ گئیں ان کے چہروں پر خوشی اور چمک تھی۔ علمہ نے باری باری دونوں کو پیار دیا۔ ان تینوں میں عمر کا فرق زیادہ نہ تھا لیکن بے تحاشا محبت اور احترام نے علمہ کو ان کی ماں جیسا قیمتی اور انمول بنا دیا تھا۔

کھانے سے فارغ ہو کر سیما، علمہ کو وہ ساری چیزیں دکھانے لگی جو ارما کے جہیز کے لیے خریدی گئی تھیں۔ علمہ شوق اور خوشی سے وہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ یہ خیال بہت تقویت بخش اور خوش کن تھا کہ اس کی لاڈلی بہن کا مستقبل محفوظ اور تابناک نظر آ رہا تھا۔ وہ اتنی خوشیوں اور نیک

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تمناؤں کو پلو میں باندھے ایک روشن رستے کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔ ارما کا رشتہ درحقیقت بہت اچھے خاندان سے جڑا تھا۔ سیما نے علمہ کو ان لوگوں کے بارے میں جو کچھ بھی بتایا، علمہ کے لیے وہ سکون اور طمانیت کا باعث بنا تھا۔ علمہ پوری طرح مطمئن ہو چکی تھی۔

شادی میں چند دن ہی باقی رہ گئے تھے۔ گھر میں رونقیں اپنے عروج پر تھیں۔ وہ لوگ روز ہی اکٹھی ہو کر گانے گانے لگتیں۔ آس پڑوس کی کتنی ہی لڑکیاں سیما اور ارما کی سہیلیاں بن گئی تھیں۔ وہ سب شام ڈھلتے ہی رنگ برنگ چنریاں اوڑھ، ان کے گھر جمع ہو جایا کرتی تھیں۔ چھوٹا سا آنگن دلہن بن جاتا۔ ہنسی کی آوازوں سے مہک اٹھتا۔ علمہ نے تو اپنی نوعمری میں بھی اس طرح کے شوق نہ کئے تھے۔ وہ شروع سے ہی سادہ مزاج، کم آمیز شرمیلی طبع لڑکی تھی۔ اب بھی اتنی لڑکیوں کے بیچ بیٹھ کر زور و شور سے رنگین قسم کے گانے گانا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ وہ تو صرف کسی کرسی پر بیٹھ کر مزے سے یہ سب کچھ دیکھا کرتی۔ اسے اس میں ہی بے حد لطف محسوس ہو رہا تھا۔ یوں بھی اپنی شادی کے بعد یہ پہلا موقع تھا جب وہ اس طرح کھلے ذہن اور احساس فراغت کے ساتھ اپنی بہنوں کے ساتھ ان کی خوشیوں میں شریک ہوئی تھی۔ ورنہ تو ایسی کوئی تقریب اس کے لئے ذہنی تکلیف اور سوہانِ روح بن جایا کرتی تھی۔

یہاں آئے اسے تیسرا روز تھا۔ شام میں ارما کی مہندی کی تقریب تھی۔ سیما تیاریوں میں بے تحاشا مصروف تھی۔ ارما کمرے تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ علمہ کبھی سیما کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتی تو کبھی ارما کی تنہائی۔ اس وقت بھی وہ سیما کے ساتھ مل کر مہندی کے تھال سجا رہی تھی جب اسے زرباب کے فون کی اطلاع ملی۔ علمہ کا دل عجب انداز میں دھڑکا۔ اتنے دن کی جدائی میں زرباب کا خیال دل کی دیوار کے ساتھ سائے کی مانند جڑا رہا تھا۔ اب اس کے فون کی خبر سن کر علمہ کے اندر کلیوں کی مہک پھیلنے لگی تھی، ٹھنڈک کا احساس ہوا تھا۔

''کیسے ہیں زرباب آپ......'' وہ بولی تو اس کی آواز میں کھنک تھی۔

''میں ٹھیک ہوں......تم سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں کہ تم کیسی ہو......تمھاری آواز سے ہی پتہ چل رہا ہے۔''

زرباب پھیکے پھیکے سے انداز میں ہنسا تھا۔

''اچھا......کیا پتہ چلا آپ کو!'' وہ بھی ہنس دی

''کہ مجھ سے اتنی دور جا کر بھی بہت خوش ہو!''

علمہ لمحہ بھر کے لیے خاموش سی رہ گئی۔ وہ کس قدر جلد بدگمان ہو جاتا تھا!

''میں آپ سے دور ہو کر کبھی بھی خوش نہیں ہو سکتی زرباب!'' وہ ہولے سے بولی، ''یہ خوشی تو آپ سے بات کرنے کی ہے جسے آپ نے محسوس کر لیا۔''

''مجھے اس وقت تمہاری شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے علمہ!'' زرباب لمحہ بھر توقف کے بعد بولا، ''بہت ٹینس ہو رہا ہوں میں!''

''میں......بس دو یا تین دن اور رکوں گی زرباب......'' وہ جلدی سے بولی، ''پرسوں ارما کی شادی ہے۔ اس کے اگلے روز ہی میں واپس آپ کے پاس لوٹوں گی۔ صرف دو دن کی بات ہے......''

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"وہ تو ٹھیک ہے علمہ ...... لیکن تم نے یہ نہیں پوچھا کہ میں ٹینس کیوں ہوں!" وہ بجھے بجھے سے انداز میں بولا۔

"خیر تو ہے نا......" وہ پریشان ہوگئی، "آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"علمہ ...... اپنے مکان کی قیمت لگ گئی ہے......" زرباب توقف کے ساتھ بولا۔

علمہ ہاتھ میں ریسیور تھامے کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ اسے لگا جیسے کمرے کی دیواریں گھوم رہی ہوں اور چھت اس پر گرنے والی ہو......لمحہ بھر کے لیے اس نے آنکھیں بند کرلیں "عارف کے سسر کو ہمارا گھر بکوانے کی اس قدر جلدی ہے کہ انہوں نے دوسرے روز ہی اس کی قیمت لگوادی۔ حالانکہ میرے حساب سے جو رقم مل رہی ہے وہ ہمارے گھر کی ویلیو سے کہیں کم ہے لیکن عارف بضد ہے کہ اسی قیمت پر گھر سیل کردیا جائے۔ وہ لوگ انتظار کے لیے تیار نہیں ہیں۔"

زرباب ٹوٹے ہوئے لہجے میں دھیرے دھیرے اسے بتا رہا تھا۔

"رقم کی ادائیگی کے بعد وہ ہمیں پندرہ دن کا نوٹس دیں گے جس کے اندر ہمیں......"

زرباب خاموش ہوگیا۔

"مکان خالی کرنا ہوگا!" علمہ نے آہستگی سے اس کا جملہ مکمل کیا۔

"ہاں علمہ......" اب کی بار زرباب کے حلق میں گرتے ہوئے آنسو اپنا سراغ دے رہے تھے، "ہمیں یہ گھر خالی کرنا ہوگا...... یہ گھر جہاں میرے باپ اور میری ماں کی یادیں بکھری ہوئی ہیں...... یہ گھر جہاں تم...... دلہن بن کر آئیں...... جہاں ہمیں افنان ملا...... یہ گھر ہمیں چھوڑنا ہوگا......"

"کوئی بات نہیں زرباب......" زرباب کو بکھرتا دیکھ کر وہ خود کو سنبھال کر بولی، "انسان کو تو...... یہ فانی دنیا چھوڑ کر بھی جانا پڑتا ہے......تو یہ گھر کیا چیز ہے......عارف اگر سمجھتا ہے کہ وہ ہمیں یوں بے گھر کرکے اپنے لیے دائمی خوشیاں حاصل کرسکتا ہے......تو اسے اس کی خوشیاں مبارک ہوں......"

"اپنے لیے بھی کچھ سوچا ہے!!" زرباب تلخ سا ہوگیا۔

"خدا ہے زرباب...... مجھے اور آپ کو اتنی زیادہ فکر کی ضرورت نہیں...... خدا کوئی نہ کوئی سبب ضرور پیدا کردے گا......"

"تم جلد آجاؤ علمہ......" وہ بے بسی سے بولا، "مجھے کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے......سوچ سوچ کر میں پاگل ہو رہا ہوں......"

علمہ فون بند کرکے کمرے سے نکلی تو اس کی ذہنی حالت بالکل بدل چکی تھی۔ خوشی اور بے فکری کے یہ چند دن بھی اسے راس نہ آئے تھے۔ کھوئی کھوئی سی علمہ ایک گوشے میں آ بیٹھی۔

"جب تم یوں اداس ہوتی ہو......تو میرے آس پاس اندھیرا ہو جاتا ہے......"

"میرے اداس ہونے سے تمہارے اندھیرے یا روشنی کا کیا تعلق ہے؟؟......"

"سورج بادلوں میں چھپ جائے تو زمین پر اندھیرا ہو جاتا ہے نا!!"

"مجھے سورج مت کہو...... مجھے چاند مت کہو...... میں تو خود ایسا تاریک سیارہ ہوں جسے اپنے محور کی اداسی اداس کردیتی ہے!!"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ایسا نہیں ہو سکتا...... تم ستارہ ہو، روشنی ہو، زندگی ہو، امید ہو، خیال ہو، تمنا ہو...... تمہارے ہونے سے، بہت کچھ ہے!"

"میرے ہونے سے...... تمہارے لیے...... کیا ہے بھلا؟؟"

"سب کچھ...... اور انتظار لا حاصل!"

علمہ اپنے خیالوں سے چونکی تھی...... دروازے سے کوئی اندر آیا تھا...... سیاہ کوٹ پینٹ اور بلیو ہائی نیک شرٹ میں ملبوس، گولڈن فریم کی نازک عینک لگائے بے حد باوقار اور پُرکشش شخصیت کا مالک رامش حسن ہی تھا۔ علمہ نے نظریں جھکا لیں اور بناء کسی تاثر کے بیٹھی رہی۔ سیما اندر سے نکل کر آئی تھی۔

"رامش بھائی۔" اس نے خوشی سے بھرپور انداز میں کہا، "مجھے یقین تھا آپ آج ضرور آ جائیں گے۔ ارما کتنی بار آپ کے بارے میں پوچھ چکی ہے۔"

"میری بہن کی شادی ہے۔ مجھے آنا ہی تھا......" اس نے دھیرے سے سیما کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا "اور جتنی بار ارما نے میرے متعلق پوچھا ہے...... اتنی ہی بار میں نے فون پر اسے بتایا کہ میں راستے میں ہوں......"

"اچھا یہ باتیں تو ہوتی رہیں گی...... آپ اندر چل کر بیٹھیں...... میں کھانا لگواتی ہوں۔" سیما اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہ کر مڑ کر اندر چلی گئی تھی۔ اس نے یہ غور ہی نہ کیا تھا کہ وہ سیما کی ہمراہی میں اندر جاتے جاتے رک گیا تھا!

"علمہ......" وہ آہستگی سے بولا "کیسی ہیں آپ!"

علمہ اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

"شکر ہے خدا کا...... میں ٹھیک ہوں!" وہ آہستگی سے بولی

"اچھا...... مجھے ایسا لگا جیسے آپ کچھ پریشان ہیں۔"

علمہ نے حیران نظروں سے اس شخص کو دیکھا...... جو اس کا کچھ بھی نہ لگتا تھا۔

پھر وہ کچھ کہے بغیر خاموشی سے رخ موڑ کر اندر چلی آئی۔

ارما کی مہندی کا فنکشن بہت جاندار تھا...... موسم بھی خوبصورت تھا...... ہوائیں معطر معطر سی ہو کر، مسرور مسرور سی پھر تی تھیں۔ جسے چھوتیں اسے گدگدا جاتیں۔ ہر چہرہ پر رونق تھی۔ ہر چہرہ مسکرا رہا تھا۔ سوائے علمہ کے چہرے کے...... علمہ زرباب سے فون پر بات کرنے کے بعد سے مسکرا نہ پائی تھی۔ وہ کوسوں دور بیٹھے شوہر کی اداسی اور پریشانی میں شریک تھی۔ اسے بے گھر ہونے کا اتنا دکھ نہ تھا جتنا زرباب کے دکھی ہونے کا دکھ تھا! زرباب کا نم لہجہ، غمگین آواز اور بوجھل سانسیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ جتنی تسلی وہ اسے دے سکتی تھی، اس نے دی تھی لیکن محض طفل تسلیوں سے کام نہیں بنتا۔ یہ زرباب بھی جانتا تھا اور وہ خود بھی جانتی تھی!

وہ مہندی کی تقریب کے لیے خاص طور پر سجائے گئے حصے کے ایک گوشے میں بیٹھی تھی۔ رامش کولڈ ڈرنک لیے اس سے قدرے فاصلے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پر آ بیٹھا......کولڈ ڈرنک اس نے علمہ کی سمت بڑھائی تھی۔

"ٹھنڈا پینے سے......انسان وقتی طور پر ہی سہی، قدرے پُرسکون ہو جاتا ہے!"

علمہ نے نظر اٹھا کر دیکھا......پھر گھبرا کر نظریں جھکا لیں......وہ ہمیشہ کی طرح بے حد شاندار نظر آ رہا تھا! اور بہت پُرسکون۔

"لیجیے۔" وہ مصر تھا۔

علمہ نے کولڈ ڈرنک تھام لی۔

"شکریہ!" آہستگی سے کہہ کر اس نے سپ بھرا تھا۔ اسے محسوس ہوا وہ کافی دیر سے پیاسی تھی۔ اس کا حلق بالکل خشک ہو رہا تھا۔ کولڈ ڈرنک کے گھونٹ بھرنے سے اسے واقعی سکون سا محسوس ہوا۔ اعصاب قدرے پُرسکون ہوئے تھے۔

"آپ کے شوہر نہیں آئے؟" رامش کی مدھم، بھاری آواز فضا میں بکھرے ہوئے شور سے مختلف تھی

"نہیں......انہیں آفس سے چھٹی نہیں مل سکی......"

"اوہ......پھر تو مجبوری تھی ان کی......ورنہ تو انہیں آنا چاہیے تھا!"

علمہ نے کوئی جواب دینے کے بجائے خاموش رہنے کو ترجیح دی تھی۔

"علمہ آپ خوش ہیں نا......کوئی فکر یا پریشانی تو نہیں ہے؟" اسے نجانے کیا وہم ستا رہے تھے۔ شاید علمہ کے چہرے پر اس کی دلی کیفیات رقم تھیں۔

"آپ میری فکر نہ کریں رامش!" علمہ نے مسکرانے کی ناکام سی کوشش کی، "جتنا آپ نے ہم لوگوں کے لیے کیا ہے......ایک زندگی تو اس احسان کا بدلہ دینے کے لیے ناکافی ہے......"

"آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں علمہ......میں نے کوئی احسان نہیں کیا......آپ کے والد مجھے اپنا بیٹا کہتے تھے......میں نے تو صرف ایک بیٹے کا فرض ادا کرنے کی اچھی سی کوشش کی ہے......اور......ہمیشہ کرتا رہوں گا......"

علمہ کی پلکوں پر ستارے چمکنے لگے......پل بھر میں نجانے کیا کچھ بجلی کے کوندے کی طرح نظروں کے سامنے سے گزر رہا تھا۔

ایک چھوٹا سا آنگن......جس میں ہمیشہ موتیے اور جنگلی گلاب کی خوشبو بسی رہتی تھی! اس خوشبو کو لے کر مستانہ وار پھرتی پاگل شامیں......

وہ بھیگے بھیگے، دھیمے دھیمے مہکتے روز و شب......

کسی کی چاہت کا پیغام دیتی معطر معطر نگاہیں۔

اس چاہت سے کتراتی، جواب سے گریزاں، اٹھتی گرتی پلکیں......خاموش لب......

ذہن کے در و دیوار سے ٹکراتی......پاگل پاگل سوچیں......

علمہ نے گھبرا کر دیکھا......وہ نجانے کہاں جا پہنچی تھی۔ سب کچھ بدل چکا تھا......سب کچھ! رامش حسن کے سامنے علمہ زرباب اپنے دو

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سال کے بیٹے کو گود میں لیے بیٹھی تھی!

''اگر آپ سمجھتی ہیں کہ ہمارے درمیان اپنے پن کی کوئی بات، کوئی احساس ہے...... تو مجھے ضرور بتایئے گا...... آپ کیوں پریشان ہیں! میں...... آپ کے کسی کام آسکوں تو مجھے اپنے جینے کا احساس رہے گا!''

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ علمہ نے بے چین سی ہو کر اس کے دور جاتے قدموں کو دیکھا تھا...... وہ جانتی تھی، رامش حسن کوئی معمولی نام نہ تھا۔ وہ جانتی تھی، وہ اس کی اور زرباب کی ہر طریقے سے مدد کر سکتا تھا...... ان کی پریشانی کے کئی حل نکال سکتا تھا......

علمہ کی نظروں کے سامنے زرباب کا ستا ہوا چہرہ پھرنے لگا...... اسے شاید رامش سے اس موضوع پر بات کرنی ہی تھی!!!

☆

ارما دھوم دھام سے رخصت ہو کر پیا سنگ چل دی تھی۔ سیما بہن سے لپٹ کر بہت روئی تھی علمہ کی شادی ہو جانے کے بعد ان دونوں بہنوں نے زندگی کے کئی دکھ سکھ ساتھ مل کر کاٹے تھے دونوں میں ایک خاص طرح کا قلبی لگاؤ پروان چڑھ چکا تھا۔ اب ارما کے جانے سے سیما بے چین اور مضطرب ہوئی تھی تو یہ ایک فطری بات تھی۔

بے طرح روتی ہوئی سیما کو خاموش کرانا مشکل ہو رہا تھا۔ علمہ اس کی بیٹی کو گود میں لیے اس کے سامنے بیٹھی پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

دفعتہ کمرے میں رامش داخل ہوا تھا۔ سیما کا شوہر اسے بلا لایا تھا۔ شاید وہ سمجھتا تھا کہ رامش کا دلاسہ اور تسلی دوسرے کسی بھی دلاسے اور تسلی سے زیادہ پُر اثر ثابت ہو سکتی ہے۔ رامش سیما کے مقابل آ بیٹھا...... اس نے روتی ہوئی سیما کے ہاتھ تھام لیے......

''ارما کی شادی کے لیے...... پریشان تھیں نا تم!'' اس کی بھاری آواز اور مدھم لہجے میں ایک خاص اثر تھا۔

''بولو سیما...... کس قدر پریشان تھیں تم......''

سیما نے اثبات میں سر ہلایا اور دوپٹے سے آنسو خشک کرنے لگی۔

''تمہیں یقین ہے کہ وہ ایک اچھے لڑکے کے ساتھ ایک اچھے گھر میں گئی ہے!''

''جی رامش بھائی! وہ آہستگی سے بولی۔

''یہ دکھ کی بات ہے یا خوشی کی......''

سیما نے نظر اٹھا کر رامش کو دیکھا پھر جھینپ کر قدرے مسکرانے لگی۔

''سیما...... دکھوں پر سب روتے ہیں...... خوشی میں سبھی مسکراتے ہیں...... اکثر زود رنج...... تمہاری طرح کے...... خوشی میں بھی آنسو بہا لیتے ہیں...... لیکن۔ ان سب باتوں سے ہٹ کر...... زندگی تو دکھوں پر بھی مسکرانے کا نام ہے!''

سیما اب بالکل خاموش ہو کر رامش کو دیکھنے لگی۔ علمہ جو کتنی ہی دیر سے چپ چاپ نظریں نیچی کیے بیٹھی تھی...... نظر اٹھانے پر مجبور ہوئی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی۔ سیما کے مقابل بیٹھا، اسے ایک بھائی کی طرح سمجھتا ہوا وہ بہت اپنا سا لگ رہا تھا۔

"یہ زندگی ایک بار ہی تو ملتی ہے سیما...... جو پل گزر جاتا ہے...... وہ بس ایک بار کے لیے ہی ہماری زندگی کا حصہ بنا ہوتا ہے۔ پھر کبھی نہ لوٹنے کے لیے...... اس لیے کوشش کرو...... جو پل بھی گزرے...... وہ آنسوؤں سے نہیں، مسکراہٹ سے سجا ہو۔ مسکراہٹ سے سجے ہوئے پل تو تمغے ہوتے ہیں سیما...... جو ہماری ذات کے کارنس پر رکھے کبھی پرانے نہیں ہوتے...... یوں بے وجہ آنسو بہا کر ان خوشیوں کی توہین نہ کرو!"

"آپ چائے پئیں گے رامش بھائی؟"

سیما نے اس کی ساری باتوں کے جواب میں بہت معصومیت اور سادگی سے پوچھا۔

وہ مسکرا دیا تھا۔

"ہاں ضرور...... اگر تم اپنے ہاتھ سے بنا کر پلاؤ تو...... اور چائے پی کر میں بھی چلوں گا اب" سیما بہت مستعدی سے اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی۔ اسی لمحے افنان ہاتھ میں کھلونا تھامے، علمہ کو ڈھونڈتا ہوا کمرے میں چلا آیا۔ علمہ کو سامنے پا کر اس کی آنکھوں کی چمک لوٹ آئی۔ وہ مسکرانے لگا۔

رامش نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود سے قریب کیا پھر اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔

"یہ باہر سے کپڑوں کو مٹی لگا کر آیا ہے......" علمہ گھبرا کر بولی تھی۔ "آپ کے کپڑے خراب ہو جائیں گے رامش!"

رامش نے مسکرا کر افنان کو پیار کیا تھا...... پھر وہ علمہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"بہت پیارا بچہ ہے یہ...... میں نے اسے کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا...... ہمیشہ اسمائل کرتا رہتا ہے۔"

افنان کی تعریف سن کر علمہ کے چہرے پر ممتا کی روشنی بکھر گئی۔ رامش نے لمحہ بھر کے لیے اس روشنی کو دیکھا تھا...... پھر نظریں چرا لی تھیں۔

"آپ نے بتایا نہیں...... اپنی پریشانی کا سبب!" وہ دھیرے سے بولا

علمہ نے قدرے ہچکچاہٹ سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کو کیوں یقین ہے کہ میں پریشان ہوں؟" وہ آہستگی سے بولی

چند لمحے خاموشی میں گزرے...... تب علمہ کو احساس ہوا کہ وہ اس سوال کا جواب نہیں دے گا۔ "میں پھر اپنی بات دہراؤں گا علمہ...... آپ کے کسی کام آسکا تو مجھے اپنے جینے کا احساس رہے گا......"

علمہ کو اپنی پلکیں نم ہوتی محسوس ہوئیں۔ پھر اس نے دھیرے دھیرے رامش کو پوری بات بتا دی۔ زرباب کی پریشانیوں کا سبب...... اپنی پریشانی اور فکر کی وجہ......

رامش خاموشی سے سب کچھ سنتا رہا تھا۔ چند ایک بار گلاسز کے پیچھے سے کچھ سوچتی ہوئی آنکھوں نے اسے دیکھا تھا۔

"آپ پریشان نہ ہوں" علمہ کے خاموش ہو جانے پر وہ بولا "یہ تو بہت معمولی سی باتیں ہیں۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس کے لیے آپ کو اتنے تردد کی ضرورت ہو۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس کے الفاظ میں ایسا کچھ تھا جس سے علمہ کو عجیب سی تقویت محسوس ہوئی۔ اسے لگا وہ بالکل پُرسکون ہوگئی ہے۔

سیما چائے کے ساتھ مٹھائی لے آئی تھی۔ شادی کا کھانا ان میں سے کسی نے بھی ٹھیک طرح سے نہ کھایا تھا...... اب بے فکر ماحول میں بھوک محسوس ہورہی تھی۔ مٹھائی اور بسکٹس کے ساتھ چائے بہت شوق سے پی گئی۔ سیما فریش ہوچکی تھی۔ رامش سے ہنس ہنس کر باتیں کررہی تھی۔ وہ بھی اس کی باتوں کے برجستہ جواب دے رہا تھا۔ چائے پی کر رامش نے سیل فون پر ارما سے بات کی۔ سیما اور علمہ کی بھی بات کروائی ارما اپنے دولہا کے ساتھ بیٹھی تھی، سو شرما شرما کر، جھینپ جھینپ کر اس نے چند ایک جملے ہی کہے لیکن ان جملوں سے ہی اس کی خوشی اور دلی سکون کا اندازہ ہو رہا تھا سو...... علمہ اور سیما بے حد مطمئن ہوگئیں۔

"میں اب چلوں گا۔" رامش اٹھ کر کھڑا ہوا۔

پھر اس نے اپنے والٹ سے کارڈ نکال کر علمہ کی سمت بڑھایا تھا۔

"علمہ۔ یہ رکھ لیں...... اس پر میرے آفس کا ایڈریس ہے...... زرباب کو میرے پاس وہاں بھیج دیں۔"

علمہ نے کارڈ تھاما...... اس پر تحریر الفاظ پر نظر دوڑائی اور اسے اپنے پرس میں رکھ لیا۔ سیما رامش کو خدا حافظ کہنے پر باہر تک گئی تھی۔

☆

زرباب علمہ کو اسٹیشن پر لینے آیا تھا۔ علمہ نے زرباب کو دیکھا تو بے ساختہ خوشی کی لہریں اس کے اندر یہاں سے وہاں تک موجزن ہوگئیں۔

افنان بھی باپ کو دیکھ کر خوشی سے خوب اچھلنے لگا تھا۔

"بابا...... بابا......" وہ تالیاں بجا رہا تھا۔

زرباب نے افنان کو گود میں لے کر پیار کیا۔ محبت بھری نظروں سے علمہ کو دیکھا۔

"کیسی ہو جانم۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں......" علمہ کا دل کھل گیا۔ زرباب کے انداز اس قدر ہی والہانہ تھے۔ "اور مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے آپ کو یوں فریش اور مطمئن دیکھ کر......"

"تم دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے جیسے اتنے دنوں سے میرے اندر پیاس ہی پیاس تھی اور ایک دم بہت سی برسات برسی ہے...... آنکھیں تک سیراب ہوگئی ہیں......"

وہ ایک کاندھے پر افنان کو اٹھائے دوسرا بازو علمہ کے گرد پھیلائے بولتا جا رہا تھا گھر پہنچ کر علمہ نے ہاتھ منہ دھو کر کھانا بنانے کے لیے کچن میں جانا چاہا تو زرباب نے اسے روک لیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے...... میں بازار سے لے آتا ہوں...... تھکی ہوئی آئی ہو۔ آرام سے بیٹھو!"

"میں کون سا پیدل چل کر آئی ہوں زرباب......" وہ ہنس دی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''نہ سہی...... بہانے بہانے سے کچن میں گھسنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تھکی ہوئی نہیں ہو تو میرا ہی خیال کرو...... میں اتنے دن تم سے دور رہ کر کتنا تھک گیا ہوں!''

زرباب نے اسے خود سے قریب کرلیا...... حسب عادت اس کے بالوں میں چہرہ چھپانے لگا۔ ''کتنی ظالم ہو تم...... اتنے دن مجھ سے دور رہیں۔''

علمہ نے الگ ہو کر اس کا چہرہ دیکھا۔

''مجبوری نہ ہوتی تو میں کبھی اس طرح آپ کو تنہا چھوڑ کر نہ جاتی...... اور آپ کا فون سن کر تو میں نہ وہاں کی رہی نہ یہاں کی...... یہ سارا وقت میں نے کس طرح گزارا ہے زرباب...... میں ہی جانتی ہوں...... آپ کی پریشانی کے خیال سے میں لحہ لحہ پریشان رہی ہوں۔''

''لیکن میری پریشانی تو دور ہوگئی تھی۔'' زرباب ہنس دیا۔

علمہ نے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا۔

''وہ کیسے......''

''پھر بتاؤں گا۔ پہلے تم فریش ہو لو، کھانا وغیرہ کھالو...... اطمینان سے بات کرتے ہیں'' زرباب اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

''میں کھانا لے کر آتا ہوں......''

☆

شام کو زرباب نے علمہ سے بات کی تھی۔ اس نے اس پریشانی کا جو حل نکالا تھا، علمہ اسے سن کر حیران رہ گئی تھی۔

''نہیں زرباب...... یہ کیسے ہوسکتا ہے!'' اس کے منہ سے بے ساختہ ہی نکلا تھا۔

زرباب نے حیران حیران سی نظروں سے علمہ کو دیکھا۔

''اس میں بھلا حرج ہی کیا ہے؟؟''

''زرباب! وہ گھر مجھ سے زیادہ سیما اور ارما کے لیے ہے...... وہ ہمارا میکہ ہے...... اور سیما اور ارما جب بھی یہاں اپنے شہر آئیں گی، وہیں ٹھہریں گی......''

''تم سے زیادہ ان کا کیسے ہوگیا؟'' زرباب خفگی سے بولا۔ ''جتنا تمہارا ہے اتنا ہی ان کا ہے...... تینوں کا اس پر برابر حق ہے۔''

''یہی تو میں آپ کو سمجھا رہی ہوں...... میں اور آپ وہاں رہیں گے تو ان کے سسرال والے کہیں گے ہم نے اکیلے ہی پورے گھر پر قبضہ کرلیا۔ آپ نہیں جانتے سیما یوں تو اپنی خالہ کے گھر گئی ہے لیکن وہ لوگ بہت پرانی سوچ رکھتے ہیں۔''

علمہ کے یوں انکار کردینے پر زرباب کے ماتھے پر شکنیں پڑ گئیں۔ وہ ناراض ناراض سا نظر آنے لگا۔

''میں تو سوچ رہا تھا تمہیں بھی یہ آپشن پسند آئے گا...... بنا کسی پریشانی کے ہم لوگ وہاں شفٹ بھی ہوجائیں گے اور اس گھر کو بیچنے کے بعد میرا جو حصہ ملے گا میں اس سے کوئی کاروبار کرلوں گا......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''چند دن کی بات تو اور ہے زرباب لیکن ہم مستقل وہاں نہیں رہ سکتے......ارما کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔کچھ عرصے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ یہاں آئے گی تو وہیں قیام کرے گی''

''پھر یوں کرتے ہیں کہ اس گھر کو بھی سیل کر دیتے ہیں......'' دفعتہً زرباب بولا۔

علمہ سہم کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں......''

''ٹھیک کہہ رہا ہوں۔وہاں سے تم اپنا حصہ لو......اور اس ساری رقم سے ہم چھوٹا موٹا کوئی گھر دیکھ لیتے ہیں''

''یعنی ہم بھی سیما اور ارما کے ساتھ وہی کریں جو عارف نے ہمارے ساتھ کیا؟؟'' علمہ دکھ سے بولی۔

''نجانے تم کیا چاہتی ہو'' زرباب زچ ہو گیا''ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے علمہ۔یہی چند ایک روز ہیں پھر اس گھر کو خریدنے والے ہمیں دھکے دے کر یہاں سے نکال دیں گے!''

''ایسا کچھ نہیں ہوگا!''علمہ یقین سے بولی

''اگر تم نے میری بات نہ مانی تو ایسا ہی ہوگا......'' وہ ناراضگی سے بولا۔

علمہ نے اٹھ کر اپنا پرس کھولا اور اس میں سے رامش کا کارڈ نکال کر لے آئی۔اس نے زرباب کی سمت وہ کارڈ بڑھا دیا۔

''یہ کیا ہے؟'' زرباب اسے تھامے بغیر بولا

''آپ دیکھیں تو......'' وہ اس کے قریب بیٹھ گئی۔

زرباب نے کارڈ دیکھا......

''یہ تو تمہارے والد جس کمپنی میں کام کرتے تھے اس کے مینجنگ ڈائریکٹر کا کارڈ ہے......رامش حسن......یہ......رامش حسن وہی صاحب ہیں نا جو تمہارے والد کے قریبی ساتھیوں میں شامل تھے؟؟ میں نے اکثر وقار صاحب کے ساتھ انہیں دیکھا تھا؟''

''جی'' علمہ آہستگی سے بولی

''تو......تو یہ اس کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ہیں؟''

''جی ہاں۔ان کے والد کمپنی کے اونر ہیں!''

''پھر تمہارے والد سے اتنے کلوز کیسے تھے؟''

''ابو جی ان کو اپنا بیٹا کہتے اور سمجھتے تھے۔ساری عمر انہوں نے ابو جی کا ہر طرح سے ساتھ دیا اور ابو جی کے بعد ہم سب کا......''

علمہ نظریں جھکائے جھکائے اس کے سبھی سوالات کے جواب دے رہی تھی۔

''اوہ......'' زرباب کے چہرے پر گہری سوچ کے آثار تھے۔''تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم تینوں بہنوں کی شادی جو اتنی دھوم دھام اور آسانی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے ممکن ہو سکی وہ انہی صاحب کی کرشمہ سازی ہے۔"

علمہ نے جواب نہ دیا۔ وہ اس موضوع سے الجھن محسوس کر رہی تھی۔

"میں اکثر سوچتا تھا کہ تمہارے ابو نے معمولی نوکری کے باوجود بھی تم لوگوں کے لیے بہت کچھ پس انداز کیا...... یہ تو مجھے اب پتہ چلا ہے کہ اصل بات کیا تھی!"

"رامش نے آپ کو اپنے آفس بلایا ہے۔" علمہ اس کی باتوں سے بے چین سی ہو کر بولی، "آپ جائیں گے نا؟"

"ضرور جاؤں گا!" وہ دفعتہً ہی چہک کر بولا، "اگر تم نے آج سے پہلے مجھے بتایا ہوتا کہ رامش حسن سے تم لوگوں کے اتنے قریبی تعلقات ہیں تو میں کب کا ان سے مل لیا ہوتا" علمہ نے سکون کا سانس لیا تھا۔

"میں چائے بنا کر لاتی ہوں......" وہ اٹھنے لگی۔

زریاب نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"میرے قریب سے اٹھ کر جانا نجانے تمہیں اتنا پسند کیوں ہے......" وہ شرارت سے بولا تھا اس کا موڈ بہت خوشگوار نظر آتا تھا...... علمہ اسے خوش دیکھ کر مسکرا دی۔

☆

زریاب اگلے دن ہی آفس سے چھٹی لے کر رامش سے ملنے چلا گیا تھا۔ وہاں سے گھر لوٹا تو بے حد خوش نظر آتا تھا...... اس نے علمہ کو بازوؤں سے پکڑ کر گھما ڈالا۔

"علمہ...... میری جان...... میری زندگی...... تم میری زندگی بن کر آئیں تو سب کچھ بدل ڈالا...... میں کتنا لکی ہوں جو مجھے تمہارے جیسا لائف پارٹنر ملا ہے......"

گول گول گھومنے سے علمہ کو چکر آ گئے تھے...... وہ سر تھام کر بیٹھ گئی۔

زریاب ہنستا ہوا اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔

"اب بتائیں...... ایسا کیا ہو گیا ہے جو اس قدر خوش ہو رہے ہیں!" علمہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔ زریاب نے کمپنی کی طرف سے ملا جوائننگ لیٹر اسے تھمایا۔

"خود دیکھ لو......" وہ مسکرا رہا تھا۔

علمہ نے لیٹر کھولا...... وہ پڑھتی جا رہی تھی اور دم بخود ہوتی جا رہی تھی......

"زریاب...... یہ...... یہ تو......"

"جی جناب۔" وہ مسکرایا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"لیکن.......لیکن آپ.......U.K کیسے جاسکتے ہیں.......!!"

"کیوں نہیں۔" وہ بے حد مسرور تھا، "میری زندگی بدل رہی ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ میں U.K کیسے جاؤں گا؟ بھئی پلین میں بیٹھ کر جاؤں گا......"

وہ خوشی سے ہنس پڑا تھا۔

"کیا نہیں ہے اس لیٹر میں......گھر، گاڑی، مراعات اور اتنی پُرکشش تنخواہ......بس علمہ اپنی آزمائش کے دن ختم ہوئے سمجھو......اگلے ہفتے ہم کمپنی کی طرف سے ملے بنگلے میں شفٹ ہو جائیں گے......اور......"

"اور......" علمہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"اگلے ماہ......میں U.K جا کر اپنی پوسٹ جوائن کروں گا۔ انگلینڈ میں کمپنی نے اپنا نیا آفس کھولا ہے، اور میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر وہاں جا رہا ہوں۔ پر تین ماہ بعد پندرہ روز کے لیے میں پاکستان آؤں گا۔ یہاں کے آفس میں رپورٹ کے لیے۔"

علمہ کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا......زریاب کے الفاظ اس کے اردگرد بھٹک رہے تھے اور آنکھوں میں دھواں بھر رہا تھا۔ زریاب جا رہا تھا۔ اس قدر خوش تھا۔ علمہ کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا!

☆☆☆

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تاریکی کا احساس بہت زیادہ تھا...... تنہائی کا اس سے بھی سوا...... لیکن علمہ ہر احساس کو نظر انداز کیے بے حس سی بنی بیٹھی رہی۔ وہ اماوس کی راتوں میں سے ایک رات تھی۔ آسمان بنا چاند کے سونا اور اداس لگتا تھا۔ علمہ نے سر اٹھا کر کچھ دیر اداس اور سونے آسمان کو دیکھا۔ زرباب کے جانے سے اس کی زندگی بھی تو ایک ایسا ہی آسمان بننے والی تھی۔ اس چاند کے بغیر اس کی زندگی میں سونے پن کے سوا اور کیا تھا؟؟ پھر اسے خیال آیا۔ زرباب تو خوش تھا! اس نے تو ایک بار بھی علمہ سے جدا ہونے کے ملال کو محسوس نہ کیا تھا۔ اس کی ہر بات میں خوشی کا چمکتا ہوا رنگ تھا۔ اسے اپنے مستقبل کے روشن رستوں پر دوڑنے کی عجلت بھری خواہش تھی...... پیچھے کیا کیا رہ جائے گا، اس موضوع پر تو شاید وہ سوچ ہی نہیں رہا تھا۔ اس موضوع پر تو صرف علمہ سوچ رہی تھی۔ ہلکی سی آہٹ پر علمہ چونکی۔ کمرے کا دروازہ کھول کر زرباب باہر آیا تھا۔ شاید آنکھ کھل جانے پر علمہ کو کمرے میں نہ پا کر وہ اسے ہی دیکھنے آیا تھا!

”علمہ“ اس کے قریب آ کر وہ سخت حیرانی سے بولا

”جی!“ وہ سر اٹھائے بغیر مدھم آواز میں بولی

زرباب اس کے قریب بیٹھ گیا۔

”رات کے تین بج رہے ہیں۔ تم یوں اکیلی صحن میں بیٹھی...... آخر کیا سوچ رہی ہو؟“

”کچھ نہیں......“ اس نے نفی میں سر ہلایا، ”میں تو...... کچھ بھی نہیں سوچ رہی۔ نیند نہیں آ رہی تھی تو یہاں چلی آئی۔“

”سارا دن افنان کے پیچھے پیچھے پھرتی ہو...... اتنا تھک جاتی ہو...... پھر بھی نیند نہیں آئی؟ میں تو بستر پر لیٹتے ہی گھوڑے گدھے سب بیچ لیتا ہوں!“

زرباب کا انداز شگفتہ اور لہجہ فریش تھا۔ یوں بھی وہ شام ڈھلتے ہی سو گیا تھا۔ اس کی نیند پوری ہو چکی تھی۔ اور علمہ کی کھلی، تھکی ہوئی آنکھوں میں ویسے ہی نیند کا شائبہ نہ تھا۔ دونوں یوں بیٹھے تھے جیسے صبح ہو گئی ہو۔

”کل میں آفس جا کر ریزائن کر دوں گا!“ زرباب فریش ہو کر پھر سے اسی موضوع پر سوچنے لگا۔ ”نئی کمپنی میں جوائن کرتے ہی ہمیں ہمارے بنگلے کی چابی مل جائے گی...... اس سے پہلے کہ کوئی ہمیں آ کر گھر خالی کرنے کو کہے، ہم عزت اور وقار کے ساتھ اپنے نئے بنگلے میں شفٹ ہو جائیں گے...... ہے نا علمہ“

زرباب کی آواز میں دبا دبا سا جوش تھا۔ علمہ نے ذرا سا رخ موڑ کر اسے دیکھا۔ اندھیرے میں بھی زرباب کی رنگت تمتائی ہوئی لگتی تھی۔ اس کی آنکھیں کسی دیرینہ خواب کی جگمگاہٹ سے روشن تھیں۔ لب مسکرا رہے تھے۔ شاید وہ ابھی سے خود کو فضا میں اڑان بھرتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ شاید ابھی سے اس تصور سے اس کے اندر تھرتھراہٹ سی ہو رہی تھی۔

علمہ کے لبوں پر ایک مدھم، اداسی بھری، مسکراہٹ ابھری۔ زرباب من پسند کھلونا مل جانے والے بچے کی مانند خوش اور بے پرواہ تھا۔ پھر علمہ بھلا کیوں آدھی رات کو اداس بیٹھی آسمان پر چاند نہ ہونے کا افسوس کر رہی تھی۔ اسے زرباب سے محبت تھی تو زرباب کی خوشی میں اسے بھی خوش ہونا چاہیے تھا۔ وہ خوش ہونے کی کوشش کرنے لگی۔ اپنا سر اس نے زرباب کے شانے سے ٹکا دیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''علمہ۔'' وہ کچھ سوچ کر بولا۔''ایک بات کہوں!''

علمہ خاموشی ہی رہی۔ وہ جانتی تھی زرباب کو کچھ کہنے کے لیے اس کے اذن کی ضرورت نہ تھی۔

''علمہ۔کیوں نہ ہم ایک پارٹی ارینج کریں۔ایک گرینڈ پارٹی!''

''کس لیے!؟'' علمہ نے حیرانی سے سر اٹھا کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا

''کس لیے؟ زرباب نے بھی حیرت سے دہرایا۔''یہ بھی سمجھانے کی ضرورت ہے تمہیں؟ بیوی! تم کس دنیا کی مخلوق ہو آخر؟ تمہیں اب تک یہ سمجھ نہیں آیا کہ تقدیر اچانک ہم پر کس طرح مہربان ہوئی ہے۔ بیٹھے بٹھائے ایسی نوکری مقدر والوں کو ملتی ہے......ہم اب کبھی پلٹ کر اپنے ماضی کی طرف نہیں دیکھیں گے......اب تو ساری دنیا ہمارے شاندار مستقبل کو دیکھے گی اور رشک کرے گی!''

''میں نے کبھی دنیا کی پرواہ نہ کی زرباب!'' علمہ آہستگی سے بولی، ہمارے دکھ بھی ہمارے اپنے ہیں اور خوشیاں بھی۔ نہ کوئی کسی کے دکھ پر دکھی ہوتا ہے نہ کوئی کسی کی خوشی سے ہنستا ہے۔ پھر کیا ضرورت ہے دنیا کے لیے دکھاووں کا اہتمام کرنے کی؟''

''ضرورت ہے!'' زرباب زور دے کر بولا''کیوں نہ ہم سب کو بتائیں کہ ہمارے مشکل دن کسی بھی طرح گزرے لیکن گزر ہی گئے......کیوں نہ ہم اپنی بے تحاشا خوشی کا اظہار کریں۔ جو ہم سے سب کچھ چھین کر ہمیں بالکل بے آسرا کرنا چاہتے تھے......کیوں نہ ہم انہیں بتائیں کہ خدا صرف ان کا ہی نہیں ہے۔ وہ سب کے حصے کی خوشیاں انہیں دیتا ہے۔ ہے نا علمہ......ٹھیک کہہ رہا ہوں نا''

علمہ مدھم سانس دی۔ زرباب کے اندر اب تک ایک بچہ چھپا بیٹھا تھا!

''علمہ......یہ سب ماں کی دعا کا کرشمہ ہے۔ ہم نے آخر وقت میں اپنی ماں کی دعائیں لی ہیں......یہ سب کچھ اسی کا اعجاز ہے۔''

''جی......'' علمہ بولی''اس میں کیا شک ہے!''

''پھر ہماری ماں کی دعا کا اعجاز سب دیکھیں اور سب جانیں۔ میں ضرور یہ پارٹی کروں گا اور ہم سب جاننے والوں کو مدعو کریں گے۔''

''جیسے آپ کی خوشی!'' علمہ کو جماہی آئی۔ اب اسے نیند کا احساس ہونے لگا تھا۔

''آفس سے ریزائن کے بعد میرے جو واجبات ملیں گے ان میں سے زیادہ تر تو لون کی مد میں کٹ جائے گی......جو رقم باقی بچے گی اس سے یہ پارٹی ارینج کرلیں گے۔''

زرباب نے تو سارا پروگرام ہی طے کیا ہوا تھا۔ علمہ کے کچھ بھی کہنے کی گنجائش ہی کہاں تھی!

☆

وہ آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ بہت سے شناسا چہروں کے درمیان بھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کو بھی نہیں پہچانتی! ایک تھکن کا گہرا احساس جسم و جان کو اپنی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔ اسے ایک کونے میں خالی کرسی دکھائی دی۔ علمہ اس پر جا بیٹھی۔ چہرے پر نمی کا احساس ہونے پر اس نے ہتھیلی سے گال چھو کر دیکھا۔ شاید اسے پسینہ آرہا تھا!

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نجانے ایسا کیوں ہوتا ہے۔ وہ نظریں کسی اور چہرے پر دفور شوق سے ٹکی ہوں تو دل گھرے، بہت گہرے پاتال میں کیوں اترنے لگتا ہے۔ روح اپنے پنکھ بند کر کے، یونہی ست سی ہو کر کیوں سر ڈال دیتی ہے...... کیوں......

''اپیا...... یہ سب کچھ کتنا اچھا ہے نا...... جیسے کوئی خواب ہو!'' ارما نے اچانک ہی پیچھے سے آ کر اپنی بانہیں اس کے گلے میں ڈالی تھیں۔

علمہ بے طرح چونکی پھر خود پر قابو پا کر مسکرانے لگی۔

''تمہیں اچھا لگا یہ سب کچھ؟'' وہ آہستگی سے بولی

''اچھا لگنے والی بات ہے۔ اچھا ہی لگے گا نا!'' وہ گھوم کر سامنے آ بیٹھی اور چہک چہک کر بولنے لگی۔

''اتنا پیارا، اسٹائلش گھر...... وہ بھی ویل۔ ڈیکوریٹڈ...... پورچ میں نئے ماڈل کی کار کھڑی ہے، اور ان سب چیزوں کا ذکر نہ بھی کریں...... تو آج اس نیو بلیو ساڑھی میں یوں بجی سنوری آپ کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں...... سچ اپیا! آپ کی شادی کے بعد فرسٹ ٹائم میں نے آپ کو اتنا ویل ڈریس اپ دیکھا ہے۔ آج آپ کی اور زریاب بھائی کی جوڑی کے اتنا شاندار ہونے کا احساس ہوا ہے مجھے...... زریاب بھائی ڈنر سوٹ میں کتنے ہینڈسم نظر آ رہے ہیں...... ابھی جب آپ دونوں ساتھ ساتھ کھڑے تصویریں بنوا رہے تھے تو میں اور سیما مسلسل ماشاء اللہ کا ورد کر رہے تھے''

علمہ مسکراتی نظروں سے ارما کو دیکھ رہی تھی۔ شادی اسے بہت راس آئی تھی۔ وہ نہ صرف پیاری ہو گئی تھی بلکہ چہکنے بھی کچھ زیادہ لگی تھی۔

''اور تم خود اتنی پیاری لگ رہی ہو کہ میں دل ہی دل میں کتنی بار تمہاری نظر اتار چکی ہوں!'' علمہ محبت سے اس کا گال چھو کر بولی۔

''یہ...... زریاب بھائی کس لڑکی سے باتیں کیے جا رہے ہیں!'' سیما خفگی سے ناک چڑھائے آئی تھی

''توبہ۔ پٹاخہ ہے پوری...... بولے جا رہی ہے بولے جا رہی ہے...... اور زریاب بھائی! آنکھوں ہی آنکھوں میں فدا ہو رہے ہیں......''

علمہ کو ایک بار پھر اپنا پورا وجود پسینے میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔ تو یہ ایسی بات نہ تھی جو صرف اس نے محسوس کی تھی...... محفل میں سبھی آنکھوں، کانوں والے تھے!

''کون ہے یہ باجی؟'' سیما نے پھر پوچھا۔

''حوریہ...... ان لوگوں کی کافی پرانی جان پہچان ہے ان سے؟'' وہ بمشکل بولی

''ہاں...... اندازہ تو ہو رہا ہے!'' سیما جل کر بولی تھی۔

پھر وہ اور ارما تقریب میں آئے ہوئے دوسرے لوگوں پر ہلکے پھلکے تبصرے کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ زریاب نے اچھا بھلا ہجوم اکٹھا کر لیا تھا۔ رشتہ دار، دوست احباب، پرانے پڑوسی وہ کسی کو بلانے سے نہ چوکا تھا۔ اچھی بھلی شادی کی تقریب لگتی تھی۔

عارف اور رانیہ دور پرے کے رشتہ داروں کی طرح الگ تھلگ ٹیبل پر بیٹھے سب کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں کے انداز میں عجب بے نیازی اور بے پرواہی محسوس ہوتی تھی۔ گھر بک جانے کے بعد زریاب نے نہ صرف ان کا حصہ ان کو دے دیا تھا بلکہ ثوبیہ کا حصہ بھی بذریعہ بنک اسے بھجوا دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھا۔ وہ بہت ہلکا پھلکا اور بے فکر ہو گیا تھا۔ یہی بے فکری آج کی تقریب میں بھی اس کے ہر انداز سے جھلک رہی تھی...... شاید اسی بے فکری کی رو میں بہہ کر وہ سب کچھ بھول بھال کر اپنے پرانے عشق کو چھینٹا دے کر تازہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا!

علمہ اس کی طرف سے رخ پھیر کر بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے علم نہ ہوا، زرباب کب اسے ڈھونڈتا وہاں تک آ گیا تھا۔

"علمہ۔"

"جی۔" علمہ نے چونک کر دیکھا۔ پھر چند لمحے دیکھتی رہی۔ زرباب کے چہرے پر کیسی تازگی تھی!

"کافی دیر ہو گئی نا...... کھانا شروع کریں!"

"جیسے آپ کی مرضی!" علمہ نے خود پر قابو پایا۔

"لیکن...... وہ......" وہ کچھ تذبذب کا شکار تھا، وہ رامش حسن صاحب نہیں آئے اب تک...... میں نے انہیں بطورِ خاص انوائیٹ کیا تھا۔ چیف گیسٹ کے طور پر......"

"انہوں نے کہا تھا، وہ آئیں گے؟" علمہ نے آہستگی سے پوچھا۔

"نہیں۔ کوئی خاص یقین دہانی تو نہیں کروائی تھی" زرباب قدرے مایوسی سے بولا، "بس یونہی سرسری سے انداز میں دعوت سن لی تھی!"

"پھر وہ نہیں آئیں گے!" علمہ آہستگی سے بولی، "اگر وہ ہامی بھرتے تو...... ضرور آتے!"

"بڑے لوگوں کی بڑی باتیں۔" زرباب نے کاندھے جھٹکے، "خیر! میں کھانا شروع کرواتا ہوں"

کھانا شروع ہوا۔ ایک اودھم سا مچ گیا۔ برتنوں کی آوازیں، ویٹرز کی بھاگ دوڑ، مہمانوں کی جلد بازیاں۔ علمہ کونے میں بیٹھی سرسری سے انداز میں سب کچھ دیکھے جا رہی تھی۔ آنے والے سبھی لوگوں نے اسے اور زرباب کو مبارک بادیاں دی تھیں۔ گھر میں مٹھائی اور پھولوں کے ڈھیر لگ گئے تھے...... ایسا لگتا تھا جیسے یہ بہت بڑی خوشی کا موقع ہو...... لیکن نجانے کیا بات تھی...... علمہ کا دل بالکل بجھے ہوئے چراغ جیسا تھا۔ اس کے اندر خوشی کی کوئی رمق نہ تھی۔ سب کچھ کسی فلم یا کہانی جیسا اور پری اوپری لگتا تھا جس سے اپنی ذات کا کوئی تعلق اسے محسوس نہ ہوتا تھا! یہ سجا سجایا، خوبصورت گھر اسے اپنا نہ لگا تھا۔ اس چھوٹے سے، پرانے گھر سے اپنا سامان سمیٹتے ہوئے وہ بار بار روئی تھی۔ قدم قدم پر کیسی کیسی یادوں نے آگے بڑھ کر، ننھے بچوں کی طرح اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

چھت پر ایک گوشے میں بنا ہوا وہ کمرہ...... یہاں پر ہر آنے والا گرمی اور گھٹن کی شکایت کرتا تھا...... علمہ کو ایک جنت کی طرح آرام دہ اور ماں کی گود سا محفوظ محسوس ہوتا تھا جس میں قدم رکھتے ہی وہ اپنے سارے دکھ اور رنج فراموش کر دیا کرتی تھی۔ جس کی بچی ہوئی چھت ہر رات اسے مسکرا کر دیکھا کرتی تھی اور ہر صبح اسے جاگتا پا کر شرارت سے آنکھیں میچ لیا کرتی تھی۔ وہ چھت اس کی کتنی اچھی، کتنی پکی سہیلی تھی!

وہ سیڑھیاں جو اس نے اس عرصے میں کتنے ہی بار پار کی تھیں، اس کی قدم شناس اور ہمدرد تھیں۔ وہ چھوٹا سا کچن اس کے وجود کا کیسا عادی ہو گیا تھا۔ علمہ اس کے گوشے گوشے کا احوال جانتی تھی، اور کونے کونے کا خیال رکھتی تھی! وہ چھوٹا سا گھر چھوڑتے ہوئے اگر وہ بار بار روئی تھی تو اس میں کیا عجب تھا؟

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے یاد تھا۔ جب عارف اور رانیہ نے گھر کی قیمت لگوائی تھی تو زرباب مضطرب ہو کر تقریباً رو ہی پڑا تھا۔ اس نے علمہ سے کہا تھا کہ اس گھر کے چپے چپے سے اس کی یادیں وابستہ رہیں۔ اس کی مرحومہ ماں کی یادیں...... اس کے باپ کی یادیں...... اس کی اپنی جذباتی وابستگیاں......

لیکن گھر چھوڑتے وقت زرباب کے انداز میں کسی قسم کا کوئی ملال نہ تھا۔ بلکہ وہ ہر کسی کو تفاخر سے بتاتا تھا کہ جس گھر میں وہ جا رہے ہیں اس کے مقابلے میں وہ چھوٹا، پرانا گھر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس کی ایسی ہر بات پر علمہ چونک کر اسے دیکھتی تھی اور پھر سر جھکا لیا کرتی تھی!

اس کی نگاہوں نے پل بھر کے لیے اس ہجوم میں زرباب کو ڈھونڈا۔ پھر تھک کر اس نے آنکھیں موند لیں۔

"تم نے پوچھا ہی نہیں...... نہ آنے کا سبب!"

"میں کہاں کسی سے کچھ پوچھتی ہوں۔"

"ہوں! اس کا مطلب...... تم بنا پوچھے ہی سب سمجھتی ہو!"

"کچھ باتیں سمجھی نہ جائیں...... سمجھائی نہ جائیں تو اچھا رہتا ہے!"

"تم کتنی سمجھدار ہو...... میں اتنا دیوانہ کیوں ہوں؟"

"دیوانہ تو بے چارہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے......"

"مجھے نقصان کی پرواہ کیوں ہو؟ میں تو دیوانہ ہوں...... اچھا یہ کہو، تم تو خوش ہو نا؟"

"میں؟ کس لیے؟"

"جو کچھ بھی ہے......"

"جو بھی کچھ ہے...... میں اس سے خوش نہیں ہو سکتی!"

"پھر بتاؤ، اور میرے اختیار میں کیا ہے؟"

"میں نے تم سے کوئی شکایت نہیں کی۔ شاید قسمت میں یہی درج ہے!"

"یوں ناخوش ہو کر مجھے اور دکھی نہ کرو...... میں تو صرف تمہاری مسکراہٹوں کی دعا کرتا ہوں!"

"میری مسکراہٹوں کی پروا کرتے ہو...... اور......"

"اور......"

"اور انتظار کی سولی پر میرا نام بھی لکھتے ہو......"

"ارے...... تم انتظار سے خوفزدہ ہو؟ نہ ہو۔ یہ تو بہت پر لطف کام ہے...... میں جانتا ہوں کیونکہ تمہاری محبت سے یہی تو اخذ کیا ہے میں نے...... انتظار لاحاصل!"

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زرباب کے جانے کے دن قریب آگئے علمہ اب پہلے سی بے چین نہ تھی۔ اس کے اندر ایک آگہی کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ جب جو ہونا ہو، ویسے ہی ہوتا ہے۔ بے چین یا پریشان ہونے سے کیا حاصل تھا۔ وہ خاموشی سے خود کو نئے گھر کا عادی بنانے میں مصروف ہوگئی تھی۔

زرباب کے جانے میں دو دن باقی تھے۔ علمہ اس کا سامان سیٹ کرنے میں مصروف تھی۔ بار بار اس کی آنکھیں دھندلا جاتی تھی۔ پھر وہ خود پر قابو پا کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو جاتی۔ افنان اب کافی شرارتی ہو چکا تھا۔ نچلا بیٹھنا بھول گیا تھا۔ وہ ہر تھوڑی دیر بعد آ کر چیزیں چھیڑنے لگتا۔ کبھی کچھ اٹھا کر بھاگ جاتا علمہ کو اس کے پیچھے لپکنا پڑتا۔

اس لمحے بھی وہ افنان کے ہاتھ سے زرباب کا پرفیوم لینے بھاگی تھی۔ سامنے سے آتے زرباب کو دیکھ کر ٹھہر گئی۔ زرباب کہیں باہر سے آیا تھا۔ اس کا موڈ خوشگوار تھا۔

"کہاں گئے تھے آپ!" علمہ نے یونہی پوچھا۔

"میں......" زرباب لمحہ بھر کر ٹھہرا، "میں حوریہ کی طرف گیا تھا۔"

افنان کے ہاتھ سے اس کا پرفیوم لیتی علمہ کے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے لرزے۔ اس نے مڑ کر زرباب کو دیکھا۔ وہ کھلی کھڑکی میں سے باہر دیکھ رہا تھا۔

"علمہ۔" وہ وہیں سے بولا۔

"جی۔"

زرباب نے مڑ کر دیکھا اس کی آنکھوں میں بلا کی خوش گواریت تھی۔ علمہ کو احساس ہوا، پچھلے دن ہی دنوں میں زرباب بے تحاشا خوبصورت لگنے لگا تھا۔ ذرا سی فراغت اور بہت سی خوشی نے زرباب کا روپ ہی بدل ڈالا تھا۔ اس کی رنگت کھل گئی تھی۔ آنکھیں بے وجہ ہی دمکتی رہتی تھیں۔ ہونٹ مسکراتے رہتے تھے۔

"علمہ ...... کیا میں ...... آج رات کا کھانا ...... حوریہ کے ساتھ کھا سکتا ہوں ...... دیکھو ...... اگر تم مائنڈ نہ کرو تو ......"

علمہ اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی۔ کچھ دیر کے لیے تو اسکے اندر پلکیں جھپکنے کی بھی سکت نہ رہی تھی۔ زرباب کو اس کے سفید پڑے ہوئے چہرے کو دیکھ کر احساس ہوا کہ اس کی بات نے علمہ کو دکھ پہنچایا ہے۔ وہ تیزی سے اس کے قریب چلا آیا۔

"علمہ ...... پلیز ...... مجھے غلط مت سمجھنا۔ میں آج ان لوگوں سے یونہی ملنے چلا گیا تھا...... اس نے مجھے باہر ڈنر کی دعوت دے دی...... کہنے لگی، جانے سے پہلے ایک بار ساتھ مل بیٹھتے ہیں۔ پھر کون جانے ...... زندگی میں پھر ملتے بھی ہیں ...... یا نہیں ......"

علمہ سے اس کی بات کا کوئی مناسب جواب نہ بن پڑا۔ وہ اس کے سوٹ کیس کے پاس آ بیٹھی۔ سامان درست کرنے لگی۔ زرباب بھی قریب آ کر بیٹھ گیا اور اس کے چہرے کو تکنے لگا۔ وہ علمہ کے جذبات کا اندازہ لگانا چاہ رہا تھا، لیکن علمہ کا چہرہ اب بالکل سپاٹ تھا۔

"آپ ضرور جائیں زرباب۔" وہ کچھ دیر کے بعد بولی "جب آپ دعوت قبول کر چکے ہیں تو نہ جانا ...... غیر اخلاقی سی بات ہے!"

ہر چند کہ حقیقت تو یہ تھی کہ یوں تنہا ایک لڑکی کے ساتھ ڈنر کرنے کے لیے جانا بھی ایسی ہی غیر اخلاقی بات تھی۔ لڑکی بھی وہ جس کے ساتھ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ماضی میں عشقیہ قسم کے جذبات بھی وابستہ رہے تھے۔لیکن ہر انسانی ذہن کی طرح زرباب کے ذہن نے بھی اپنی ہی مرضی کے چند بہانے تراش لیے تھے۔غیر حقیقی اور سطحی سے۔

"علمہ۔تم یقین کرو...... ہمارے درمیان...... ماضی کی کوئی بات ڈس کس نہیں ہوتی۔ہمارے دلوں میں کوئی چور نہیں ہے۔" وہ کچھ گھبرا کر بولا۔شاید علمہ کی خاموشی سے اس کے اندر مجرمانہ احساس پیدا ہورہا تھا۔

"میں نے کب ایسا کچھ کہا زرباب؟" علمہ نے اسے دیکھ کر نرمی سے کہا۔

"لیکن تم...... ڈسٹرب لگ رہی ہو!"

"نہیں۔ایسا تو نہیں ہے!"

"تم چاہو...... تو...... تم بھی میرے ساتھ چلو!"

"بغیر دعوت کے جانا تو کوئی اچھی بات نہیں ہے۔" وہ مصروف سے انداز میں بولی

"آں...... ہاں...... تمہارا تو اس نے کہا نہیں...... شاید اسے خیال نہیں رہا......"

علمہ نے اسی مصروف انداز میں ایک نگاہ تاویلیں گھڑتے زرباب پر ڈالی اور اپنے کام میں لگی رہی۔زرباب نے پھر کچھ نہ کہا۔وہ افنان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

☆

پوچھے ہے جیا
تم کون پیا
تم سورج ہو
تم چاند ہو
تم چاہت بھی
ارمان بھی ہو
تمہی دل کے مکیں
تمہی سر کی ردا
ہم تم سے رہیں
کسی طور خفا؟
پوچھے ہے جیا......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

تم کون پیا......

زرباب کو گئے کافی دیر ہو چکی تھی۔ علمہ اس کے انتظار میں اب تک جاگ رہی تھی۔ نیند تو یوں بھی کافی دن ہوئے آنکھوں سے جیسے رخصت ہی ہو گئی تھی۔

کھلی کھڑکی کے سامنے بیٹھی علمہ ہوا کے نرم جھونکوں کی سرگوشیاں سن رہی تھی۔

''ہوا کے یہ نرم رو جھونکے...... کتنے اچھے ہوتے ہیں نا...... یہ مجھ سے تمہارا احوال کہتے ہیں!''

''یہ تو وہ کچھ کہتے ہوں گے جو تم سننا چاہتے ہو...... ورنہ میں نے تو اپنے دل کی بات کبھی خود سے بھی نہیں کی...... بھلا ان سے کیا کہوں گی!''

''یہ بس اتنا ہی کہتے ہیں...... کہ تم سے مل کر آئے ہیں...... باقی سب کچھ تو میں خود ہی جان جاتا ہوں۔ اب کیا مجھے خبر نہیں ہے کہ مجھ سے بہت دور...... رات کے اس پہر...... ایک کھلے دریچے میں...... تم بیٹھی کسی کا انتظار کر رہی ہو......''

''ہاں سچ ہے۔ شاید محبت اور انتظار لازم و ملزوم ہیں۔ تم ٹھیک ہی کہتے ہو!''

''دیکھو...... تھک نہ جانا...... کچھ انتظار طویل بھی ہو جاتے ہیں!''

''میں نے بھی محبت کی ہے۔ میں سب جانتی ہوں...... مجھے نہ سمجھاؤ...... اور اب تم واپس جاؤ انتظار کسی کا ہو، گفتگو کسی اور سے کی جائے۔ یہ مناسب نہیں!''

''تمہارے لیے یہ دونوں الگ الگ باتیں ہیں...... میرے لیے تو یہ دونوں ایک جیسی ہیں نا۔''

''چلو تم نہ سنو...... جو میں کہتا ہوں...... لیکن میں تو کہتا ہی رہتا ہوں۔''

''تمہاری مرضی۔ تم نے تو یوں بھی لاحاصل کو زندگی مانا ہے!''

گاڑی کے ہارن پر علمہ چونکی تھی۔ زرباب آ گیا تھا۔ علمہ اٹھ کر گیٹ کھولنے چل دی۔

اتنی رات گزرنے کے باوجود زرباب بشاش تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہوتے ہی علمہ کو بانہوں کے گھیرے میں لے لیا اور کوئی عشقیہ سا گیت گنگنانے لگا۔ پھر اس نے چہرہ اٹھا کو علمہ کو دیکھا۔

''ناراض ہو مجھ سے؟''

''نہیں۔ میں کیوں ناراض ہوں گی؟'' علمہ اس کا کوٹ ہینگر میں لگانے لگی

''علمہ۔ میں بس آخری بار ملا تھا اس سے۔ آخری بار...... اس کی خواہش تھی...... میں نے اس کا دل توڑنا مناسب نہ سمجھا''

علمہ کو یونہی خیال آیا۔ زرباب کو اب تک ''اس'' کے دل کی کتنی پرواہ تھی!

''اچھا...... ٹھیک ہے۔ جو آپ نے مناسب سمجھا کیا، اب آپ سو جائیں۔ کل آپ نے آفس جا کر اپنا سارا کام سمجھنا ہے۔ پرسوں آپ کی

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

فلائیٹ ہے۔آپ کے ذہن کو فریش ہونا چاہیے!''

''تم میرے ساتھ رہو......یہی میری فریش نس ہے۔فی الحال تو سونے کا کوئی پروگرام زیرِ غور نہیں ہے۔''

''بہت خوش ہیں آپ!'' اتنے دنوں سے ذہن میں گردش کرتی سوچ نجانے کیسے علمہ کی زبان پر چلی آئی۔

''ہاں۔خوش ہوں!'' وہ ہنس دیا۔''تمہارے جیسی بیوی پا کر کوئی گدھا ہی اداس ہو سکتا ہے۔میں تو خدا کی اس عنایت پر جتنا خوش ہوں اتنا کم ہے۔''

''لیکن اب تو آپ مجھ سے دور جا رہے ہیں......پھر بھی......''

''دور کہاں جا رہا ہوں......ہر وقت، ہر لمحہ تم میرے ساتھ ہوتی ہو۔'' زرباب نے اپنا والٹ نکالا اور اس میں لگی ہوئی علمہ کی تصویر اسے دکھائی۔

''آپ شاید مذاق کر رہے ہوں......لیکن میں نے تو بہت سنجیدگی سے ایک بات پوچھی ہے۔''

''ارے بیوی!'' زرباب نے گہری سانس بھری۔''اس دنیا میں اگر کچھ بن کر، کچھ کر کے دکھانا ہے تو ایسی چھوٹی موٹی جدائیاں تو سہنی ہی پڑتی ہیں۔چند سالوں کی بات ہے۔یوں چٹکی بجاتے گزر جائیں گے......پتہ بھی نہیں چلے گا، اور پھر ہر تین ماہ بعد پورے پندرہ دن کے لیے میں یہاں ہوں گا۔تمہارے پاس!اتنی سہولتیں پا کر بھی بندہ خوش نہ ہو تو یہ تو صریح ناشکری ہے......خیر چھوڑو ان باتوں کو......ان میں بھلا کیا رکھا ہے۔اب جتنے پل ہم ساتھ رہیں کیوں نہ سب کچھ بھلا کر ایک دوسرے کو محسوس کریں۔یہ لمحے پھر تین مہینے بعد ہی نصیب ہوں گے!''

علمہ کو احساس ہوا زرباب فی الوقت صرف اپنی من پسند باتوں پر ہی گفتگو کرنا چاہتا تھا۔علمہ کیا سوچ رہی ہے۔کیا کہنا، کیا سننا چاہتی ہے۔اسے سروکار نہ تھا۔

''زرباب!'' کچھ دیر بعد وہ ایک خیال کے تحت آہستگی سے بولی۔

''ہاں جان۔کہو!''

''مجھے اکثر ایک خیال آتا ہے......نجانے آپ ایسا سوچتے ہیں یا نہیں......لیکن میں اکثر......سوچتی ہوں......اگر......اگر ہمارے ایک بیٹی ہوتی۔''

زرباب نے ایک دم، بے ساختگی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تا۔علمہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے زرباب کی نگاہوں میں ایک ناقابلِ فہم سا تاثر نظر آیا۔

''کیوں۔آپ کو کبھی خیال نہیں آیا، افنان تو اب......تیسرے برس میں ہے......مجھے بیٹیاں بہت اچھی لگتی ہیں زرباب......''۔

زرباب ایک جامد خاموشی سے علمہ کا چہرہ تک رہا تھا۔علمہ نے آہستگی سے اس کا شانہ ہلایا۔تب وہ چونکا۔پھر وہ سیدھا لیٹ کر چھت کو گھورنے لگا۔

''آپ کچھ بول نہیں رہے۔شاید......شاید آپ بھی نوے فیصد مردوں والی سوچ رکھتے ہیں۔آپ کو افنان کے لیے بھائی چاہیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوگا...... ہے نا؟"

"نہیں علمہ۔" اب کے وہ مدہم آواز میں بولا" ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ بیٹیاں تو اچھی ہوتی ہیں۔ جب ہم افنان کی دلہن لائیں گے......تو وہ ہماری بہو نہیں...... بیٹی جیسی ہوگی...... اتنا انتظار کر لوگی نا؟"

آخر میں وہ قدرے شرارت سے پوچھنے لگا تھا۔ علمہ نے خفگی سے اسے گھورا۔

"آپ کو شاید میں بہت بے وقوف لگتی ہوں۔"

"توبہ کرو۔" وہ ہنس دیا" تم تو بہت چالاک ہو!"

"آپ میری ہر بات کا مذاق جو بنا ڈالتے ہیں!" علمہ اس کی بے معنی گفتگو سے زچ ہو کر بولی۔

زرباب ایک دم ہی سنجیدہ سا ہو گیا۔ کچھ دیر چھت کو دیکھتا رہا جیسے کچھ کہنے کے لیے الفاظ کا چناؤ کر رہا ہو۔ پھر اس نے علمہ کو دیکھا۔

"علمہ......دراصل بات یہ ہے کہ...... افنان...... افنان ہماری واحد اولاد ہے!"

علمہ کو ایک جھٹکا لگا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"میں...... سمجھیں نہیں...... آپ کیوں کہہ رہے ہیں ایسا!"

"علمہ...... افنان کی پیدائش کے وقت......کچھ...... ایسی پیچیدگیاں ہو گئی تھیں......کہ اس وقت ہمیں...... یہ فیصلہ لینا پڑا...... ورنہ......تمہاری جان کو خطرہ تھا!"

زرباب بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہمدردی سے علمہ کے شانے تھامے۔

"تم اب ماں نہیں بن سکتی علمہ!"

علمہ کا وجود تیز ہواؤں کی زد میں آ گیا۔ اس کے اندر طوفان کا شور برپا ہوا۔ اس نے آنکھیں موند لیں۔ دکھ اور تاسف کا طوفان تھا تو سناٹے گونجنے لگے۔ دائیں بائیں، آگے، پیچھے...... گہری مہیب کھائیاں۔ اور ان میں گونجتے سناٹے!

"علمہ......علمہ......" زرباب کی آواز جیسے شیشے کی کسی دیوار کے پار سے سنائی دے رہی تھی۔

"علمہ......" زرباب نے زور سے اسے ہلایا۔ تب وہ چونکی۔ پھر گہرے گہرے سانس بھرنے لگی اس کے دل و دماغ نے اس وقت بہت گہرا دکھ جھیلا تھا۔ وہ اس وقت کچھ بولنے، کچھ سننے کی پوزیشن میں نہ تھی۔ اسے خود کو سمیٹنے اور جوڑنے کے لیے تنہائی درکار تھی۔ علمہ اپنی جگہ سے اٹھی۔ اس نے اپنا تکیہ اٹھایا اور دوسرے بیڈروم میں چلی آئی۔ کارپٹ پر تکیہ رکھ کر وہ اس میں منہ چھپا کر لیٹ گئی۔ بہت سے آنسو بہت سی آہیں اور سب کہاں سارے بند توڑ کر نکلے تھے۔ علمہ کا پورا وجود ان میں ڈوب گیا تھا۔ وہ کب تک روئی اور کب سوئی اسے پتہ نہ چلا۔

اگلا دن اپنے وقت پر طلوع ہو گیا تھا۔ زرباب اس کی نیند کا خیال کر کے اسے جگائے بنا ہی آفس چلا گیا تھا!

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پھر اسی طرح اس سے اگلے روز کا سورج نکلا......اور پھر اس سے اگلے روز کا سورج طلوع ہوتے ہی دیکھنے کے لیے علمہ تنہا تھی! زرباب اسے اور افنان کو چھوڑ کر اور علمہ کو ڈھیر سا اضطراب بخش کر ہواؤں کے سنگ دور دیس چلا گیا تھا۔

سیما اور ارما چند روز کے لیے اس کے پاس چلی آئیں۔ انہیں علمہ کے یکا یک تنہا ہو جانے کا احساس تھا۔ عارف اور رانیہ نے تو جاتے ہوئے زرباب سے ملنے کی زحمت بھی نہ کی تھی۔ عارف نے رسماً ایک فون کر کے اپنی نیک تمنائیں ضروری ساتھ کی تھیں اور زرباب کو تو خیر ایسی کسی رسمی بات کی بھی پرواہ نہ رہی تھی۔ چند ہی دنوں میں وہ بہت خوش اعتماد اور بے پرواہ ہو گیا تھا۔

سیما اور ارما کے آ جانے سے واقعی گھر میں بے حد رونق ہو گئی تھی۔ افنان اور گڑیا مل کر خوب شور مچاتے، کھیلتے کودتے، لڑتے جھگڑتے۔ علمہ، سیما اور ارما انہیں دیکھ دیکھ کر خوب ہنستی اور انجوائے کرتیں۔ علمہ کو سیما کی بیٹی اب اور بھی اچھی لگنے لگی تھی۔ وہ اسے گود میں اٹھا کر بھینچ بھینچ کر پیار کرتی تو اسے اپنے اندر ٹھنڈک سی اترتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ ارما اکثر مذاق میں ان دونوں کو مشورہ دیتی تھی کہ وہ اب انگوٹھیوں کا تبادلہ کر ہی لیں۔ دونوں ہی اس کی بات پر ہنس دیا کرتی تھیں۔

"اپیا۔" ارما ایک روز بیٹھے بیٹھے بولی تھی، "فیملی پلاننگ والے بھی 'بچے دو ہی اچھے' کا راگ الاپتے رہے ہیں۔ آپ تو ان سے بھی کچھ ہاتھ آگے نکل گئی ہیں۔ 'بچہ ایک ہی اچھا' کی پالیسی پر چل رہی ہیں ویسے ایک اطلاع دوں آپ کو؟ یہ چائنا نہیں پاکستان ہے!"

خربوزہ کھاتے ہوئے وہ انجانے میں علمہ کے تازہ زخم کو چھیڑ گئی تھی، اسے احساس بھی نہ ہوا تھا۔ سیما قریب بیٹھی کوئی رسالہ دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی ہنسنے لگی۔ اس کی ہنسی میں ارما کی بات کی تائید تھی۔ دراصل سیما پھر سے پریگنینٹ تھی اور ارما بھی اس سلسلے میں شکوک کے مراحل سے گزر رہی تھی۔ اس لیے ان دونوں کو ہی اس موضوع کو چھیڑنے میں لطف محسوس ہو رہا تھا۔

علمہ اس موضوع پر بالکل بات کرنا نہ چاہتی تھی۔ وہ سیما سے میگزین لے کر دیکھنے لگی۔

"اپیا۔ ایک بات کہوں آپ سے......" ارما پھر سے کچھ سوچ کر بولی۔ اب کی بار اس کے انداز میں قدرے تردد تھا۔

"ہاں......کہو......" علمہ بے دھیانی سے بولی۔ اس کا ذہن اب تک اس کی پہلی بات میں ہی بری طرح الجھا ہوا تھا۔

"آپ مانیں گی؟"

علمہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ارما اور اس کے درمیان لاکھ بے تکلفی کے باوجود بھی احترام کا ایک رشتہ تھا۔ علمہ سے کچھ خاص موضوع پر بات کرتے ہوئے وہ جھجک کرتی تھی۔

"ماننے والی بات ہوئی تو ضرور مانوں گی۔" وہ بولی۔

ارما چند لمحے خاموش رہی۔ پھر بولی۔

"آپ......رامش بھائی سے کہیں کہ وہ شادی کر لیں! وہ کسی کی نہیں سنتے لیکن آپ کی ضرور مانیں گے...... مجھے یقین ہے!"

"میں؟ میں کہوں؟" علمہ جیسے کسی کنوئیں سے بولی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اپیا۔آپ ہی کہہ سکتی ہیں......میں اور سیما تو کہہ کہہ کر تھک چکے...... بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ اس طرح تنہا رہ کر ساری زندگی کسی کے نام پر گذار دی جائے۔عشق نہیں پاگل پن ہے......"

ارما بہت جذباتی ہو کر کہہ رہی تھی۔دراصل وقار صاحب کے گذر جانے کے بعد رامش حسن نے جس طرح ان کی فیملی کو ہر طرح سے سپورٹ کیا تھا،اس سے ارما خاص طور پر رامش سے قلبی لگاؤ محسوس کرنے لگی تھی۔وہ اسے ایک چھوٹی بہن کی محبت بھری نظر سے دیکھتی اور سوچتی تھی۔اس کا دکھ اب اسے اپنا دکھ محسوس ہونے لگا تھا۔

"لیکن ارما۔غیر مناسب لگتا ہے یہ......"علمہ بے چین ہو کر بولی۔

"اپنے دل سے پوچھیں اپیا۔رامش بھائی نے جو کچھ بھی ہم لوگوں کے لیے کیا......کیا اس کے بعد بھی یہ غیر مناسب ہے کہ ہم ان کی زندگی کی خوشیوں کے بارے میں سوچیں،کوشش کریں......ان خوشیوں سے ان کا حصہ لینے پر اصرار کریں۔زور دیں۔یہ غیر مناسب کیسے ہے اپیا؟"

"لیکن کیا ضروری ہے کہ وہ میری بات مانیں گے۔"علمہ پسپائی سے بولی

"اس کا جواب میں کیسے دوں اپیا۔آپ مجھ سے زیادہ جانتی ہیں!"ارما سر جھکا کر بولی علمہ بہت مضطرب سی ہو کر وہاں سے اٹھ گئی تھی،اور وہ جب بھی مضطرب ہوتی اسے تنہائی کی ضرورت پڑتی تھی۔

☆

کئے دنوں کی بات تھی۔ہوا میں جنگلی گلابوں کی خوشبو تھی۔شام ہوتے ہی رات کی رانی اپنا جادو جگانے لگتی تھی۔موتیا اور چنبیلی کی مہک مدغم ہو کر محبت کے بھید کھولنے لگتی تھیں۔پھول سر ہلاتے،گنگناتے،خود فراموشی کی کیفیت میں شعر کہتے معلوم ہوتے تھے۔ایسی ہی ایک خوبصورت،بھینی بھینی خوشبو والی شام میں علمہ چھت پر بال سکھا کر دھیرے دھیرے سیڑھیاں اترتی نیچے آ رہی تھی۔لمحہ بھر کے لیے وہ چوتھی سیڑھی پر ٹھہری تھی۔کوئی تھا جو وقار صاحب کی ہمراہی میں اندر آ رہا تھا۔

آنے والے نے چند لمحوں کے لیے نظر اٹھائی تھی۔پھر علمہ کو جھینپ کر رخ موڑتا دیکھ کر وہ بھی ٹھٹک کر اپنا رخ موڑ گیا تھا۔

"علمہ۔"وقار صاحب نے اسے آواز دی۔

"جی ابو جی۔"علمہ حوصلہ پا کر بقیہ زینہ طے کرنے لگی۔

"بیٹھک کھولو بیٹا......اور چائے بناؤ......رامش صاحب آئے ہیں......"

"جی۔"علمہ ان کے قریب سے گزر گئی

بیٹھک کا دروازہ وا کر کے وہ مڑی تو اندر جاتے ہوئے رامش حسن کسی غیر مرئی طاقت کے زیر اثر......اس کے قریب سے گزرتے گزرتے......نجانے کیوں ٹھہرا۔

سنہری فریم کے گلاسز سے پیچھے......دو کشادہ آنکھوں نے علمہ کے سفید،مومی چہرے کو اور سیاہ پلکوں والی آنکھوں کو دیکھا۔پھر وہ آگے

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بڑھ گیا تھا۔

ان کے اندر چلے جانے کے بعد علمہ نے آہستگی سے اپنے چہرے کو چھوا۔ ان نظروں میں نجانے کیا تھا۔ بارش کے پہلے پہلے گرتے ہوئے قطروں کا احساس۔ علمہ کو اپنا چہرہ بھیگا بھیگا سا محسوس ہوا۔ پھر چائے لے کر وہ اندر نہ گئی۔

☆☆☆

''اپیا!'' ارما کوئی کتاب پڑھتے پڑھتے اچانک ہی سر اٹھا کر بولی تھی۔

علمہ بہت دھیان سے سیما کے دوپٹے کے کناروں پر کروشیا بنا رہی تھی۔ ایک دم چونک کر اسے دیکھنے لگی۔ ارما کی آنکھوں میں مدھم سی چمک تھی۔

''اپیا۔ وہ جو آئے تھے...... ابو کے ساتھ...... کون تھے وہ؟''

''مظفر حسن صاحب کے بیٹے...... رامش حسن!'' وہ جواب دے کر پھر سے اپنے کام میں مگن ہو گئی۔

''اوہ...... مظفر صاحب کے بیٹے! ارما کے ہونٹ حیرانی سے اب تک گول تھے۔

''کیوں۔ کیا ہوا؟ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟''

''بس یونہی...... اچھے لگے تھے مجھے...... دیکھنے میں جتنے اچھے ہیں...... عادت کے اس سے بھی زیادہ!''

''تمہیں کیا پتا؟'' علمہ مسکرائی، ''ذرا سی دیر میں کسی کی عادت کا کیا پتہ چلتا ہے بھلا؟''

''کیوں نہیں؟'' وہ جوش سے اٹھ کر بیٹھ گئی، ''مظفر صاحب کو بھی دیکھا ہے میں نے...... انہیں دیکھ کر ہی پتہ چل جاتا ہے کہ بہت سخت مزاج انسان ہیں...... مغرور اور لیے دیئے رہنے والے...... کسی سے سیدھے منہ بات کرنا پسند نہیں ہوگا انہیں...... اور یہ رامش صاحب! کتنے سوبر اور نرم مزاج ہیں...... میں چائے لیکر اندر گئی تو مجھے اپنے پاس ہی بٹھا لیا...... میرا نام پوچھا اسکول، جماعت، مشاغل...... سبھی پوچھتے رہے...... مسکرا کر باتیں کرتے رہے...... مجھے ان کی گاڑی کی چابی کا رنگ پسند آ گیا تو اسی وقت چابی نکال کر...... وہ کی رنگ مجھے دے گئے! پھر کیوں نہیں پتہ چلے گا ان کی عادت کا؟''

علمہ حیرانی سے ایک ٹک ارما کو دیکھ رہی تھی۔

''کیا؟'' پھر وہ بولی، ''تم نے ان کا کی رنگ لے لیا...... تمہیں اچھا لگا اس طرح کسی اجنبی سے کچھ مانگتے ہوئے؟''

''میں نے کب مانگا اپیا۔ میں نے بس اتنا کہا کہ یہ بہت یونیک سا ہے...... پیارا لگ رہا ہے انہوں نے اسی وقت مجھے تھما دیا...... بولے تم رکھ لو...... ابو جی بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے...... میں نے بہت انکار کیا لیکن وہ مانے ہی نہیں...... بس دے گئے مجھے......''

ارما نے تکیے کے نیچے سے نکال کر کی رنگ اسے دکھایا۔ علمہ نے ہاتھ بڑھا کر وہ کی رنگ لے لیا۔ ہاتھی دانت سے بنا وہ یقیناً ایک نایاب سی چیز تھا۔ اس پر کسی یونانی دیوی کی شبیہہ بنی ہوئی تھی۔ ذرا سا ہلانے پر وہ شبیہہ بار بار نمایاں ہوتی پھر نظروں سے اوجھل ہو جاتی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

''اچھا ہے نا آپی؟'' ارمان نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں۔ بہت اچھا ہے۔ اب رکھو سنبھال کر۔'' علمہ نے اسے واپس ارماں کی جانب بڑھایا۔

''آپ رکھ لیں۔ میں نے کیا کرنا ہے اس کا؟''

''میں کیوں رکھوں؟'' وہ معترض ہوئی۔

''کیونکہ میرے پاس تو کوئی چابی ہے ہی نہیں...... آپ الماری کی چابیاں اس میں لگالیں۔''

وہ سیدھی ہو کر لیٹتے ہوئے بولی۔ شاید اسے نیند آرہی تھی۔

چند لمحوں میں وہ بے خبر سو رہی تھی۔ علمہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس ہاتھی دانت کی رنگ پر ایک نظر ڈالی۔ وہ یقیناً کسی باذوق شخص کی پسند تھا۔ پھر اسے وہ نظریں یاد آئیں۔ خوبصورت، چمکتی ہوئی، خاموشی میں بھی کچھ کہتی ہوئی آنکھیں...... جیسے بارش کی بوندوں کی لہر کن من، کن من۔

سیما کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو گہری سوچ میں گم علمہ چونکی تھی۔ ایک گہرا سانس بھر کر وہ اپنے کام کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔

☆

اوائلِ شباب کے دن...... خمار بھری خوشبو میں گھرے رہنے کے دن...... من چاہے سپنوں میں کھوئے رہنے کے دن...... مسکرانے کے دن، گنگنانے کے دن......

کچھ ایسے ہی دن تھے وہ جب کچھ نہ ہونے پر بھی خوش تھی۔ بے فکری تھی۔ ایک ان چاہا سا انتظار تھا۔ یہ سب کچھ ہونے پر بھی وہ ایک محتاط، سنجیدہ مزاج سی لڑکی تھی۔ جس کے جذبے دل کی تہوں میں منہ بند سیپیوں کی مانند پوشیدہ تھے۔ جس کی گھنی، سیاہ پلکوں سے اس کی آنکھوں کا رستہ اکثر ڈھکا ہوا ملتا تھا۔ جس کے لبوں کے نرم کناروں میں کئی باتیں کئی مسکراہٹیں ان کہی سی، گمشدہ سی رہتی تھیں۔

ایسی لڑکی جسے چونکانا مشکل تھا۔ ایسی لڑکی جسے کچھ کہنا، کچھ بتانا مشکل تر تھا...... ایسی لڑکی جس سے کسی مثبت ردِعمل کی توقع ناممکن تھی۔ مگر وہ ایسی لڑکی تھی جسے چاہنا آسان تھا...... جسکی محبت میں مبتلا ہو جانا آسان تر تھا...... جس کی چاہتوں کا حصول...... اولین خواہش بن جانا عین ممکن تھا۔

کچھ ہی دنوں میں ایسا واضح ہونے لگا جیسے رامش حسن کی خواہشات میں علمہ نام کا خواب ایک گھنے بادل کی طرح گھنگھور گھٹا میں بدلنے کو تیار کھڑا ہے۔

وہ اکثر ان کے گھر آیا کرتا تھا۔ کبھی کوئی کام ہونے پر اور کسی کوئی کام نہ ہونے پر بھی۔

وقار صاحب سے پہلے بھی وہ بہت عزت اور احترام سے پیش آتا تھا اور کبھی انہیں یہ احساس نہ ہونے دیا تھا کہ وہ کمپنی کے اونر کا بیٹا ہے لیکن اب اس عزت اور اس احترام سے ایک نئے تعلق نے جنم لیا تھا۔ وقار صاحب اس کو بالکل اپنے بیٹے کی طرح عزیز رکھنے لگے تھے اور وہ بھی ایک بیٹے کی طرح ہی ان کی محبت اور چاہت پر پورا اترنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔ اب وہ تقریباً ہر شام ان کے گھر آجاتا تھا۔ سیما اور ارماں اس سے بہت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مانوس ہوگئی تھیں۔ وہ ننھی چڑیاوں کی طرح اس کے آس پاس چہچہاتی پھرتیں اسے رامش بھائی، رامش بھائی پکارتیں۔ پر نجانے کیوں۔ علمہ ایسا کوئی بے تکلف شوخ تعلق استوار نہ کر پائی۔ وہ اس سے جھجکتی تھی۔ اس سے سامنا ہو جانے پر صرف سلام دعا کر کے اِدھر اُدھر ہو جایا کرتی۔ وہ اگر وقار صاحب کے پاس موجود ہوتا تو علمہ لاکھ کام ہونے پر بھی اس کمرے میں نہ جاتی۔ سیما اور ارما کی مدد لے لیا کرتی تھی۔ پورے گھر کی وہ واحد ہستی تھی جس سے رامش کا واسطہ برائے نام ہی پڑتا تھا، اور وہ واحد ہستی تھی جسے دیکھنے کے لئے اس کی نظریں کبھی کبھار، چپکے چپکے اِدھر اُدھر بھٹکا کرتی تھیں۔

وہ اسے دیکھنے کا خواہش مند رہتا۔ وہ اس کی آہٹوں پر چونکا کرتا۔ وہ اس سے چند لفظ ہی سہی، سننے کا متمنی رہا کرتا تھا، لیکن علمہ منہ بند سیپی تھی۔ اس کے جذبے انمول موتی تھے۔ اس کی نظروں کے شرم پلکوں کی باڑھ میں چھپے اپنا آپ محفوظ رکھنے کے قائل تھے۔ رامش کی پہلی نگاہ ہی نے وارفتگی کے جس جذبے کا اظہار کیا تھا۔ اسے سمجھنے کے بعد علمہ اسے بھلا پانے کی متحمل نہ تھی، اور دوبارہ اس نظر کا سامنا کرنا اسے اختیار سے باہر لگتا تھا۔ اس لیے اس کے آنے پر وہ اپنے کمرے میں قید ہو جاتی تھی۔ سیما اور ارما اسے باہر آنے کے لیے کہتیں۔ مگر وہ اپنے کسی کام میں منہمک رہتی۔ وقار صاحب کئی بار اشاروں کنایوں میں رامش کی سنجیدگی طبع اور شرافت کا ذکر کرتے۔ اسے باور کرانے کی کوشش کرتے کہ رامش ایسا لڑکا نہیں ہے جس سے اس قدر گریز کیا جائے۔ وہ سب اس کے اس گریز کو اس کی شرمیلی طبع اور فطری جھجک پر محمول کیا کرتے تھے۔ وہ شروع سے ہی کم آمیز اور کم سخن تھی۔ اسے خود سے محوِ گفتگو رہنا اچھا لگتا تھا۔ وہ گھنٹوں خود سے باتیں کر کے بھی نہیں اکتاتی تھی۔ بلکہ بسا اوقات اسے اپنی ہی کہی ہر بات کا جواب بھی اپنے آپ سے ہی مل جایا کرتا تھا۔ وہ اکثر اپنی مرحومہ ماں کو مخاطب کر لیا کرتی تھی، اور پھر جواب ملنے لگتا تھا۔

وہ بیٹھے بیٹھے، سوچوں میں گم کتنی کتنی باتیں کہہ سن لیا کرتی۔

کبھی آسمان پر گزرتے کسی بادل کو پکار بیٹھتی...... کبھی ہار سنگھار کی ڈال پر بیٹھی کسی بلبل کو...... ہر کسی نے ہمیشہ ہی اس کی بات کا جواب دیا تھا! پھر اگر گھنٹوں وہ اپنے کمرے میں اکیلی بیٹھی بھی رہتی تھی...... تو اس سے کم از کم خود اس پر کوئی منفی اثر نہ پڑتا تھا۔ وہ نہ اکتاتی، نہ خفا ہوتی، نہ کسی سے شکایت کیا کرتی تھی۔ البتہ دوسروں کو ضرور اس سے شکایت ہو جایا کرتی تھی۔

”توبہ ہے آپی۔“ سیما اکثر چڑ جاتی تھی۔ ”اب ایسا بھی کیا پردہ...... اور ایسا بھی کیا گریز......
آپ نے رامش بھائی کو ہوا ہی بنا لیا ہے۔ اتنا بڑا بھوت لگتے ہیں وہ آپ کو؟
انہیں دیکھتے ہی آپ کونوں کھدروں میں چھپنے لگتی ہیں۔“

”مجھے لگتا ہے آپا شرماتی ہیں ان سے۔“ ارما اپنی رائے دیتی تو سیما اسے گھورنے لگتی۔

”کیوں بھلا آپا کیوں شرمائیں گی ان سے؟ تم بھی ارما بالکل بے وقوف ہی ہو...... بدھو!
بغیر سوچے سمجھے الٹی سیدھی باتیں کرتی ہو!“

وہ ارما کو خوب جھاڑتی۔ علمہ ان کی آپس کی گفتگو سے بے نیاز ہی رہتی۔ اسے ان کے اندازوں اور الٹے سیدھے خیالوں سے سروکار نہ تھا۔ وہ اپنی بنائی ہوئی دنیا میں گم رہتی۔ اندازوں، خیالوں، شک، وہمات، شبہات، یقین، بے یقینی اور وسوسوں سے دور بسی اس کے اندر کی دنیا میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بہت سکون تھا۔ امن تھا۔ سرخوشی تھی۔ اس دنیا سے باہر کیا ہو رہا ہے۔ علمہ کو سروکار نہ تھا۔ سیما اور ارما دوسری ساری لڑکیوں کی طرح ہی تھیں۔ شوخ، چنچل، مسکراتی، کھل کھلاتی، لڑتی جھگڑتی، شور مچاتی لڑکیاں۔ اس کا زیادہ تر وقت باتوں اور لڑنے جھگڑنے میں ہی گزر جاتا تھا۔

علمہ سکون اور خاموشی سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتی......ان کے بھی کئی کام نمٹا دیتی تھی۔ علمہ کے لیے وہ گھر ایک جنت تھا......اور اس گھر کے لیے علمہ ایک نعمت تھی۔

☆

پڑوس کے گھر سے علمہ کے لیے پیام آیا تھا! لڑکا ماسٹرز کے بعد ایک بھلی نوکری پر فائز ہوا تو لڑکے کی ماں کے ذہن میں پہلا نام علمہ کا ہی آیا تھا۔ علمہ جیسی کم گو، متین، سادہ مزاج اور شاکر لڑکی تو یوں بھی پہلی ہی نظر میں اپنا گرویدہ بنا لینے کی اہل تھی۔ وہ لوگ تو برسوں سے ساتھ ساتھ رہتے ہوئے اس کی ایک ایک خوبی سے واقف تھے۔

وقار صاحب خوش بھی تھے اور متذبذب بھی۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا۔ کسی نے ان کی بیٹی کے لیے اپنا دستِ سوال دراز کیا تھا، لیکن وقار صاحب کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ان کی بیوی کو ساتھ چھوڑے برسوں بیت چکے تھے، اور ایسا کوئی نہ تھا جس سے وہ اس اہم صورتحال میں کوئی صلاح مشورہ کر سکیں......اب تک وہ اپنا ہر مسئلہ اور ہر معاملہ خود علمہ سے ہی ڈس کس کرتے آئے تھے اور یہ ایسا معاملہ تھا جس پر علمہ محض ''آپ کی مرضی'' کہہ کر، جھینپ کر ان کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔

بہت غور کرنے کے بعد انہوں نے رامش سے یہ بات کی تھی۔

''میں چاہتا ہوں رامش میاں......کہ لڑکے کے بارے میں ذرا میری تسلی ہو جائے......

کس کمپنی میں ہے، کس پوسٹ پر ہے، کیا کماتا ہے......یہ ساری معلومات کوئی ذہین آدمی کرے تو بہتر ہے۔ میں تو سیدھا سادا سا انسان ہو جو سنتا ہوں اسی پر یقین کر لیتا ہوں، اور جہاں تک گھریلو معاملات کی جانکاری کی بات ہے اس کے لیے میں علمہ کی خالہ کو بلوا لوں گا......ایسے معاملات کی چھان بین یا تو ماں کر سکتی ہے یا پھر خالہ یا پھوپھی۔

کیا خیال ہے آپ کا؟''

انہوں نے رامش کو بالکل خاموش، سر جھکائے، کچھ سوچتا ہوا پا کر پوچھا تھا۔

''جی۔'' وہ آہستگی سے بس اتنا ہی بولا۔ ''دیکھتے ہیں!''

پھر نجانے کیا ہوا۔ اس روز وہ بیٹھا نہیں۔ یونہی خامشی سے بنا کچھ کہے، اٹھ کر چلا گیا تھا۔ وقار صاحب لوٹ کر کمرے میں داخل ہوئے تو بہت حیران ہوئے۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ جاتے جاتے اس نے دعا سلام بھی نہ کی۔

''آج تو......رامش میاں بہت ہی جلدی میں تھے شاید!'' وہ خود کو بھی تسلی دے سکے تھے۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کچھ دن بہت سبک خرامی میں گزرے...... یوں کہ کوئی آہٹ بھی محسوس نہ ہوئی۔ مگر ایک دن عجب ہلچل سی ہوئی۔

ایک بڑی سی گاڑی میں سے ایک لمبی چوڑی خاتون اتر کران کے گھر میں داخل ہوئیں اور پھر گم صم سی ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گئیں۔ سیما اور ارما سے محض چند گنتی کے جملے انہوں نے کہے جن سے اتنا ہی علم ہو سکا کہ وہ رامش حسن کی ماں اور مظفر حسن کی بیگم ہیں۔ ان کی نگاہیں بے یقینی سے ایک بے بس سی کیفیت اپنے اندر چھپائے اِدھر اُدھر بھٹکتی پھرتی رہیں۔

علمہ کو بار بار دیکھتے ہوئے وہ جیسے کسی ناقابل بیان اذیت کا شکار ہو رہی تھیں۔ پھر جس خاموشی سے وہ آئی تھیں، اسی خاموشی سے اٹھ کر واپس چلی گئیں۔

''رامش بھائی کی امی؟'' سیما اور ارما کو یقین نہ آتا تھا، ''ایسی ہیں؟''

''کیوں آئی تھیں جب انہیں کچھ بولنا ہی نہیں تھا؟''

وہ دونوں آپس میں حیران کن قسم کے سوال جواب کر رہی تھیں۔ علمہ بے حد خاموشی سے چائے کے برتن میز سے اٹھا رہی تھی۔ اسے ایسا لگتا تھا جیسے ان تمام سوالوں کے جواب اسے آتے ہیں۔ ان سوالوں کے علاوہ بھی بہت سے ایسے سوال تھے جن کے جواب اسے ابھی سے معلوم تھے۔ اس شام وقار صاحب آفس سے آئے تو وہ معمول سے زیادہ تھکے ہوئے لگتے تھے۔ ان کے کاندھے جھکے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔ ان کے چہرے پر اضمحلال تھا۔ ان کی آواز میں جھنجلاہٹ سی پوشیدہ تھی۔ سیما نے انہیں اطلاع دی تھی کہ آج رامش بھائی کی والدہ آئی تھیں، لیکن اس اطلاع پر انہوں نے کسی ردِعمل کا اظہار نہ کیا تھا۔ وہ خاموش رہے لیکن اِس خاموشی میں ایک تلخ سا اظہار پوشیدہ تھا۔

رات کے کسی پہر وقار صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی۔ پڑوسیوں کی مدد سے انہیں ہاسپٹل لے جانا پڑا۔ ابتدائی امداد سے ان کی طبیعت سنبھل گئی تھی لیکن ایک اضمحلال جوان کے ہر انداز پر طاری تھا، دور نہ ہو سکا۔ وہ بہت نڈھال سے لگتے تھے۔

علمہ ان کے ساتھ تھی، لیکن وہ مجبور تھی۔ اس کے پاس اس کا علاج نہ تھا۔

''علمہ بیٹی۔'' وقار صاحب دفعتاً بولے تھے۔

''جی۔ ابو جی!'' وہ ان کے کاندھے دبا رہی تھی۔

''ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے...... اس کی بیٹی اپنی زندگی میں دنیا کا ہر سکھ پائے، ہر خوشی، ہر نعمت سے لطف اندوز ہو...... لیکن بچے! جانتی ہو...... دنیا کا سب سے بڑا سکھ کیا ہے۔''

انہوں نے چند لمحے توقف کیا۔ علمہ کے ہاتھ خاموشی سے ان کے کاندھوں سے دور سمٹتے رہے۔

''دنیا کا سب سے بڑا سکھ، سب سے بڑی نعمت انسان کی خودداری ہے۔ دو لقمے کھا کر، اپنی عزت نفس کے ساتھ ایک چھوٹے سے گھر میں رہنا...... ان لاکھوں نعمتوں سے کہیں بڑھ کر ہے جس کے بعد انسان کو یہ احساس ہو کہ یہ نعمتیں ایک بوجھ کی طرح اس کی خودداری پر سوار ہیں۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا بیٹی۔''

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"جی بابا۔" وہ آہستگی سے بولی

"تمہاری زندگی کا کوئی فیصلہ ایسا بھی ہے جس کا اختیار تم اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو؟"

"نہیں۔" وہ اتنے ہی مدہم انداز میں بولی تھی۔

"جیتی رہو۔" وہ آہستگی مگر اطمینان سے بولے۔ ایسے جیسے علمہ نے ان کا کوئی بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا ہو۔ پھر تکیہ سے سر ٹکا کر انہوں نے آنکھیں موند لیں۔

☆

نجانے کیوں ایسا ہونے لگا تھا۔ ہر دن اپنے دامن میں کوئی ایسا واقعہ لے آتا کہ اس کی بازگشت سے اگلے کئی دنوں میں ایک نامحسوس سی گونج چھلکتی رہتی تھی۔

رامش حسن کی والدہ ایک بار پھر آئی تھی۔ اس مرتبہ وہ خالی ہاتھ نہ تھیں۔ ان کے ساتھ ان سب لوگوں کے لئے کئی تحفے تھے۔ خاص طور پر علمہ کے لیے وہ بہت کچھ لائی تھیں۔ تحائف قیمتی تھے، لیکن ان کا وہ تکم صم سا انداز ہنوز قائم تھا۔ انہوں نے وقار صاحب کی عیادت کی اور پھر ایک دم ہی اپنے سب سے چھوٹے بیٹے رامش حسن کے لیے علمہ کا ہاتھ بھی یوں طلب کیا جیسے کوئی نیوز کاسٹر اہم خبروں کے بعد آخیر میں یونہی سرسری سے انداز میں کوئی چھوٹی سی خبر بھی سنا تی جائے۔ کمرے میں سبھی لوگ جمع تھے۔ علمہ، سیما، ارما......

وقار صاحب اور بذات خود تمکنت بانو!

"میں یہ انگوٹھی لے کر آئی ہوں......" انہوں نے قدرے بیزاری اور کوفت سے اپنے پرس میں ہاتھ مارے اور چند لمحوں بعد ایک ڈبیا برآمد کی۔ "اِدھر آؤ علمہ......"

ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سب پر بہت بڑا احسان کر رہی ہوں۔

علمہ نے گھبرا کر اپنے باپ کی جانب دیکھا جو خود حیرت سے صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ لمحوں بعد وہ کچھ بولنے کے قابل ہوئے تھے۔

"لیکن بھابھی صاحبہ...... یہ کیسے ممکن ہے......" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے بولے۔

علمہ ہنوز اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔ باپ کی مرضی اور اجازت کے بغیر وہ قدم اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

"اس میں ناممکن کیا ہے؟" وہ کچھ نخوت سے ناک چڑھا کر بولیں "میرا بیٹا آپ لوگوں سے یہ رشتہ جوڑنا چاہتا ہے۔ میں خود چل کر آپ کے گھر آئی ہوں۔ اب بھی آپ کو کچھ ناممکن لگتا ہے......؟"

"لیکن...... بیگم صاحبہ...... بات یہ ہے کہ میری بیٹی...... یہ رشتہ پسند نہیں کرتی!" وہ ایک ہی جست میں انہیں "بھابی صاحبہ" سے "بیگم صاحبہ" کہہ کر، اپنا اور ان کا فاصلہ بھی متعین کر گئے اور اپنی بیٹی کو ایک بلند مقام پر بھی بٹھا گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سیما اور ارما جن کے چہرے حیرانی اور خوشی سے چمکنے لگے تھے، مارے جوش اور ولولے کے جو ایک دوسری کو چٹکیاں کاٹ رہی تھیں۔ ایک دم بجھ کر رہ گئیں۔ دونوں نے تاسف اور حیرت سے علمہ کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی!

''کیا؟'' حمکنت بانو کا منہ چند لمحوں کے لیے کھلا کا کھلا رہ گیا۔ ''کیا کہا آپ نے؟''

''جی...... میں نے عرض کیا...... میری بیٹی...... شاید یہ پسند نہ کرے کہ اس کے میکے اور سسرال میں زمین، آسمان جتنا فاصلہ ہو جائے۔ اسے اتنا بلند ہونا پڑے کہ اس کی جڑیں ٹوٹ کر مسخ ہو کر رہ جائیں۔ میری بیٹی...... اپنے برابر کے لوگوں میں جا کر...... شاید زیادہ خوش رہ پائے گی...... کیوں علمہ بیٹی!''

''جی ابو جی۔'' وہ آہستگی مگر استقامت سے بولی تھی۔

یکلخت ہی حمکنت بانو کا چہرہ چمک اٹھا۔ ان کے ہونٹ نہ چاہتے ہوئے بھی کھلے کھلے سے لگنے لگے...... جیسے وقار صاحب نے یہ سب کچھ کہہ کر ان کا کوئی بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔

انہوں نے یکدم انگوٹھی کی ڈبیا واپس اپنے پرس میں رکھ لی۔

''تو میں یہ سمجھوں کہ آپ لوگوں کی طرف سے انکار ہے۔'' وہ اطمینان سے بولیں۔

''میں معذرت خواہ ہوں...... آپ کو تکلیف ہوئی!''

''کوئی بات نہیں۔ یہ تو دنیا کا دستور ہے۔ لڑکی والوں کو انکار یا اقرار کا پورا حق حاصل ہوتا ہے۔'' وہ اٹھ کر کھڑی ہوئیں تو بالکل بدلی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ان کا وہ گم صم سا انداز کہیں پسِ پشت چلا گیا تھا۔

''ویسے ایک بات ضرور کہوں گی۔'' انہوں نے علمہ پر ایک خوشی سے بھری نظر ڈالتے ہوئے کہا

''آپ کی بیٹی بہت عقل مند اور میچور ہے۔ زندگی کے فیصلوں کی بنیاد کیا ہونی چاہیے اسے ابھی سے علم ہے۔''

پھر وہ مطمئن اور شادمان سی واپس لوٹ گئیں۔

وقار صاحب بہت دل شکستہ نظر آ رہے تھے۔ جیسے انہیں علمہ کے ساتھ کوئی زیادتی ہو جانے کا ملال ہو لیکن جب علمہ ان کے قریب بیٹھ کر ان کے شانے دبانے لگی تب اسے اندازہ ہوا کہ وقار صاحب کو کس کے ساتھ زیادتی ہونے کا ملال تھا!

''علمہ بیٹی۔'' علمہ کے لہجے میں اطمینان تھا۔

''میں نے تمہارا نام لے کر...... اپنے دل کی بات کہی تھی...... تمہیں برا تو نہیں لگا؟''

''میرے اور آپ کے فیصلے الگ الگ نہیں ہو سکتے...... آپ فکر نہ کریں...... آپ نے جو بھی کیا، ٹھیک کیا۔''

''ہاں۔ جو ہوا، ٹھیک ہوا...... لیکن...... رامش میاں! ان کا سامنا کرنا...... کس قدر مشکل ہو گیا ہے۔ اس فیصلے سے ان کے دل کو بہت ٹھیس پہنچے گی...... میں جانتا ہوں''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

علمہ کے دل کے افق پر دو آنکھیں چمکنے لگی تھیں...... بہت کچھ کہنے اور سننے کی متمنی آنکھیں۔ جن کی خاموشی میں بھی بارش کی بوندوں کا سا اظہار تھا۔ نرم، مدہم، مترنم سا اظہار۔

"میں رامش میاں کی بہت عزت کرتا ہوں...... بلکہ...... ایک باپ جیسی محبت کرنے لگا ہوں ان سے...... لیکن...... پھر بھی...... اس محبت میں خود غرضی شامل ہو گئی علمہ! میں تیری محبت پر ان کی محبت کو ترجیح نہ دے سکا...... میں جانتا ہوں...... رامش میاں خود بہت اچھے اور نیک سہی لیکن ان سے وابستہ دوسرے، بہت سے لوگ تمہیں کبھی بھی خوش نہیں رہنے دیں گے......"

"میں جانتی ہوں ابوجی...... آپ کے انکار سے...... ان کی والدہ کی آنکھوں میں خوشی کی جو چمک ابھری تھی...... اس چمک نے آپ کے فیصلے کو اور بھی قیمتی بنا دیا ہے میرے لیے۔ آپ کے اس فیصلے میں میری عزت، مان، مقام...... سبھی کچھ ہے!"

وقار صاحب نے بہت سکون سے آنکھیں موند لیں۔

☆

ڈوبتے ہوئے سورج کا ملال انگیز نظارہ وہ بہت محویت سے دیکھ رہی تھی۔ اس محویت سے، جس میں گم ہو کر وہ اپنے تخیل کی وادی میں کہیں سے کہیں پہنچ جایا کرتی تھی۔

"اپیا۔" سیما نے اسے آواز دی۔ علمہ نے مڑ کر نہ دیکھا۔ وہ جب بھی اپنے تخیل کی وادی کی سیر کرنے کسی تنہا گوشے میں جا بیٹھتی، کوئی نہ کوئی اسے پکار لیا کرتا تھا۔ اس نے سیما کی پکار پر مڑ کر نہ دیکھا اسی لیے وہ سیما کے عقب میں کھڑے شخص کی آمد کے بارے میں نہ جان سکی تھی۔

پھر سیما پلٹ کر واپس نیچے چلی گئی تب بھی علمہ یونہی بے خبری کے عالم میں افق پر پھیلے گہرے سایوں کو تکتی رہی۔

"ڈوبتے ہوئے سورج کو اتنا غور سے نہیں دیکھتے۔" کوئی مدہم سی آواز میں بولا تھا۔

"کیوں۔" علمہ اپنی محویت میں گم بولی۔

"دل شکستگی بڑھ جاتی ہے۔ کچھ کھو جانے کا ملال ہونے لگتا ہے۔ رات کے سایوں سے خوف آنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی نظریں...... یوں کھو جاتی ہیں کہ پھر اپنے آپ میں واپس ہی نہیں لوٹتیں۔"

"امید بھی تو ہوتی ہے۔ صبح نو پر...... اسی ڈوبتے ہوئے سورج کو ابھرتا ہوا دیکھنے کی......"

"یہ امید کبھی انتظار میں بھی بدل جاتی ہے...... کچھ سورج ایسے ہوتے ہیں جو ایک بار ڈوب کر دوبارہ نہیں ابھرتے!"

"انتظار ہی سہی۔ انتظار...... امید ہی تو ہے۔"

"کچھ انتظار...... انتظار لاحاصل ہوا کرتے ہیں علمہ!"

وہ عقب سے نکل کر اس کے دائیں رخ پر آ گیا تھا۔ علمہ چونکی۔ خود میں لوٹی۔

رامش حسن...... ڈوبتے ہوئے سورج کی جانب پشت کیے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ علمہ کو ایک بار پھر اپنے رخسار بھیگے ہوئے محسوس ہوئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"آپ!" اس نے آس پاس دیکھا۔

"جی۔وقار صاحب سے چند لمحوں کی اجازت لے کر......ایک بار......کچھ پوچھنے آیا ہوں آپ سے۔"

اس نے آہستگی سے گولڈن فریم کی عینک کو درست کرتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا......پوچھ سکتا ہوں؟"

"جی......کہیے!" علمہ نے نظریں جھکا لیں۔

"آپ......کسی کو پسند کرتی ہیں؟"

علمہ خاموش رہی۔نجانے اس سوال کا جواب کیا تھا؟

"میرا مطلب ہے......میرا پروپوزل آپ کو پسند نہیں......تو کیا آپ کی پسند کچھ اور ہے؟"

"نہیں۔"

"پھر......اس انکار کی وجہ کیا سمجھوں؟"

"میرا حق!" وہ آہستگی سے بولی۔

"درست! آپ کو ضرور اس کا حق ہے......لیکن وجہ نہ بتا کر آپ مجھے ہمیشہ کے لئے مضطرب کر دیں گی علمہ!"

"نہیں۔ایسا نہیں ہوگا......وجہ بتا کر شاید میں آپ کو مضطرب کر دوں!"

"کوئی......کسی کے ساتھ ایسے بھی کرتا ہے؟" وہ بجھ سا گیا۔

"مجھ سے شکایت نہ کیجئے رامش! پلیز!" اس کا لہجہ قدرے نم ہوا۔

رامش نے پہلی بار اپنا نام اس کے لبوں سے سن کر یوں نظریں اٹھائیں جیسے دل کی دھڑکنوں کا شور پلکوں سے ٹکرایا ہو۔

"ٹھیک ہے۔نہیں کرتا شکایت......اور کچھ؟"

"ابو جی سے......کبھی بدگمان نہ ہوجایئے گا......وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں......"

"آپ نہ کہتیں تب بھی ایسا ہی تھا......"

"اور......اگر آپ کو میری طرف سے کوئی تکلیف ملی ہو......تو......معذرت!"

"مجھے آپ کی طرف سے ہمیشہ راحت اور خوشی ملی ہے......جس کے لیے میں آپ کا شکر گزار ہوں......اور......ہمیشہ رہوں گا!"

علمہ کو اپنے آنسوؤں پر قابو پانا مشکل ہوگیا۔وہ اس کے قریب سے گزر کر نیچے کو چلی۔لمحہ بھر کے لیے اس کا آنچل رامش کے چہرے سے ٹکرایا۔اس کے کالر پر چند گھڑی ٹھہرا۔رامش نے بے اختیار ہاتھ اوپر کیا تھا۔اس کی ہتھیلی سے گزرتا ہوا۔وہ سرمئی آنچل۔علمہ کے ساتھ ساتھ......اس سے دور ہوتا گیا تھا۔

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وقار صاحب نے اپنے کچھ عزیز دوستوں کو علمہ کے رشتے کے لیے کہا تھا۔ شروع شروع میں آنے والے کچھ پروپوزل انہیں پسند نہ آسکے۔ پھر انہیں احساس ہوا کہ شاید ہر رشتے کو وہ رامش حسن کے ترازو میں رکھ کر تولنے لگے تھے، اور ایسا ناممکنات میں سے تھا کہ ان کے اس تین کمروں کے چھوٹے سے گھر میں۔ کوئی رشتہ ان کی لاڈلی، چہیتی بیٹی کے لیے ایسا بھی آتا جو رامش حسن کے پلڑے سے بھاری ہوسکتا!

یہ احساس ہوتے ہی انہوں نے آنے والے پہلے رشتے پر حامی بھر لی، اور یہ آنے والا رشتہ زرباب کا تھا! شرافت بیگم، ثوبیہ اور زرباب پہلی ہی ملاقات میں علمہ کو پسند کر گئے تھے، اور اب تک ایسا ہی ہوتا آیا تھا۔ علمہ کو ہر آنے والا پہلی نظر میں پسند کر لیتا تھا۔ اس کے چہرے پر لکھی سادگی، پلکوں پر چھائی حیا اور ہونٹوں میں بند متانت ہر کسی کو اپنا گرویدہ کر لیتی تھی۔ خوبصورتی تو اوپر والے کی عنایت تھی۔ جس نے جی بھر کر نوازا تھا۔ پھر کیوں نہ وہ ہر کسی کا دل موہ لیتی!

”جانتی ہو علمہ۔ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو میرے دل نے کیا کہا تھا؟“

زرباب اکثر اسے پہلی ملاقات کا احوال سناتے ہوئے کہا کرتا تھا۔

”کیا کہا تھا؟“ وہ شرمیلی مسکان کے ساتھ پوچھتی۔

”یہ کہ اس لڑکی کا نام ضرور شانتی ہونا چاہیے!“

”کیوں۔ میں کیا کسی مندر کی گھنٹیاں بجا رہی تھی!“ وہ ہنس پڑی۔

”نہیں جناب۔ تم میرے ”من اندر“ کی گھنٹیاں بجا رہی تھیں...... اور ان گھنٹیوں کی مدھر آواز سے...... میرے روم روم میں سکون اور شانتی پھیل رہی تھی۔“

زرباب اکثر کہا کرتا تھا۔

زرباب کے ساتھ اس کا رشتہ طے ہوتے ہی شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں علمہ کی مرحومہ ماں اپنی زندگی میں ہی بہت کچھ علمہ کے نام کر گئی تھی۔ وقار صاحب نے اپنے طور پر، اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق سب کچھ بہت اچھا کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ وہ اپنے انتظامات سے مطمئن تھے، لیکن پھر رامش نے ان کے نہ، نہ کرتے ہوئے بھی بہت کچھ اپنی طرف سے بھی کیا۔

آپ مجھے اپنا بیٹا صرف کہتے ہیں؟ ”سمجھتے نہیں“ ان کے گریز پر وہ کہتا اور یہ کہہ کر انہیں مجبور کر دیا کرتا تھا۔ اس نے علمہ کے لیے بہت کچھ خریدا۔ ہر کام بہت سہولت سے، آہستگی اور خاموشی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ وقار صاحب تہہ دل سے اس کے ممنون تھے۔ وہ اس سے شرمندہ بھی تھے۔ اس کی زندگی کی ایک بہت بڑی خوشی ان کے ہاتھوں پامال ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں کی بڑھتی ہوئی اداسی میں ان کا بھی حصہ شامل تھا۔ اس کی سنجیدگی اور خاموشی میں جو ملال پوشیدہ تھا اس کے لکھنے والوں میں ان کا نام بھی شامل تھا۔ مگر وہ کیا کرتے! وہ مجبور تھے۔ مجبور کر دیئے گئے تھے۔ اپنی عزت اور نجابت بچا لے جانے کے سوا ان کے پاس چارہ نہ تھا۔

دلہن بن کر علمہ بہت خوبصورت لگی تھی۔ حسن اس پر ٹوٹ کر برسا تھا۔ نکھار کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی آخری حدوں کو...... اس چہرے پر ٹھہر کر پہنچا ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وقار صاحب نے اسے دیکھا تو ان کے لبوں کے کنارے لرزنے لگے۔ ان کی آنکھیں دھندلی پڑ گئیں۔ اس کے سر تک جاتا ان کا ہاتھ کانپنے لگا۔

''علمہ ...... میری بچی ...... میری زندگی۔''

انہوں نے علمہ کو سینے سے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔

''اگر کچھ غلط ہوا ہو...... تو اپنے بوڑھے باپ کو معاف کر دینا......''

علمہ نے اپنا حنائی ہاتھ ان کے لبوں پر رکھ کر انہیں کچھ بھی کہنے سے روک دیا تھا۔ وقار صاحب نے اس کی ہتھیلی کو چوما جیسے اس کے بچپن میں چوما کرتے تھے۔

''علمہ۔ آج تو...... پرائی ہو گئی...... ہم نے خدا کو حاضر ناظر جان کر...... کسی اور کو سونپ دیا تجھے...... آج سے ہر دن، ہر گھڑی، ہر پل وہی تیرے سب کچھ ہیں...... انہیں اپنا اور ہمیں پرایا سمجھنا......''

''جی۔ ابو جی!''...... اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔

''تمہارے شوہر...... تمہارا مان، تمہاری چادر، تمہارا اعتبار، تمہارا سکھ، تمہارا سب کچھ ہیں...... زندگی میں کبھی بھی...... کہیں بھی...... انہیں تم سے یا تمہارے خلوص و ایثار سے کوئی شکایت نہ ہو بیٹی!''

''جی...... ابو جی......'' اس کی آنکھ سے قطرہ بہہ کر اس کی ہتھیلی کی حنا میں کہیں کھو گیا۔

''تمہاری ماں...... تمہارے بچپنے میں...... تم تین بہنوں کی ذمہ داری میرے کمزور کندھوں پر ڈال گئی تھی...... میں نے تو اپنے طور پوری کوشش کی ہے...... کہ میں صرف ایک باپ کا ہی نہیں...... ایک ماں کا فرض بھی نبھا ہوں...... پھر بھی علمہ...... جو تربیت ایک ماں اپنی بیٹی کو دیتی ہے۔ شاید میں نے اس میں کہیں کوئی کوتاہی کی ہو...... ایسا ہو تو مجھے معاف کر دینا...... اور...... میری ادھوری سی تربیت کی لاج رکھ لینا...... کل کوئی یہ نہ کہے کہ وقار کی بیٹی...... سسرال میں اپنا وقار نہ رکھ پائی۔ جتنی محبت، جتنی شفقت، جتنا خلوص اور ایثار وہ تم سے چاہیں، مانگیں...... بغیر بدلے کی چاہ کے انہیں دینا میری بچی!''

''جی۔ ابو جی!'' اس نے اپنا سر ان کے سینے سے ٹکا دیا۔

''اپنے شوہر کے لیے...... محبت کا دریا بنی رہنا...... اور محبت کے دریا کو بارشوں کی ضرورت نہیں ہوتی...... یہ دل کی زمین سے نکلتا ہے......''

علمہ نے بھیگی ہوئی نظریں اٹھا کر ان کے چہرے کو دیکھا۔

''تمہاری ماں نے اپنی ساری عمر...... اسی طرح میرے نام کر دی تھی علمہ...... اور میں تم سے بھی یہی امید رکھتا ہوں۔''

''جی ابو جی۔'' اس نے آہستگی سے سر ہلایا۔

وقار صاحب نے اسے لپٹا لیا تھا۔ دونوں باپ بیٹی...... جدا ہونے سے پہلے کے کرب کو اپنے اپنے دلوں پر آدھا آدھا بانٹ رہے تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اپنے اپنے طور پر ایک دوسرے کو خاموش تسلی دے رہے تھے۔

تبھی کوئی کمرے میں آیا تھا۔ وقار صاحب آنے والے کو دیکھ کر چونکے، پھر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ آنے والے نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد علمہ کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ کر پیار دیا تھا۔

''جیتی رہو۔ سدا آباد رہو۔ سکھی رہو۔'' ان کی گھمبیر آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونج رہی تھی۔

چند لمحے کمرے میں خاموشی چھائی رہی۔

''وقار۔'' پھر وہ بولے تھے۔

''جی سر......''

''ہم...... تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں...... ہمیں زیر بار کر لیا ہے...... مقروض ہیں ہم تمہاری خدمت اور عنایت کے......''

''ایسا کچھ نہیں ہے سر...... بس بیٹی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں...... یہ سدا سکھی رہے، اور ہمیں کچھ نہیں چاہیے!''

''پھر بھی وقار۔ تم نے ہمارے خاندان کو ایک بڑے جھٹکے سے بہت خاموشی سے بچایا ہے۔ رامش کی بچگانہ سی حرکت کو اپنے طور پر ہینڈل نہ کرتے تو ہمارا پورا خاندان اپنی جگہ ہل کر رہ جاتا۔ جانتے ہو نا...... کیسے کیسے ایشو بن سکتے تھے......''

وقار صاحب بے چینی سے پہلو بدلنے لگے...... علمہ ان کی بے چینی کا مطلب سمجھتی تھی۔ وہ علمہ کے سامنے یہ سب کچھ کہنا سننا نہیں چاہتے تھے۔ علمہ اس راز سے واقف ہو رہی تھی جو وقار صاحب نے اس سے بھی پوشیدہ رکھا تھا۔

''رامش کی ماں نے اس کے چاروں بڑے بھائیوں کی شادیاں اپنی مرضی سے...... بہت اونچے اور اپنی ٹکر کے خاندانوں میں کی ہیں۔ ایسے میں۔ تمہارے ساتھ یہ رشتہ جوڑنے سے ہمیں ایسی مشکلات درپیش آ جاتیں جن کا شاید تم اندازہ نہ کر سکو......''

''میں کر سکتا ہوں سر......'' وقار صاحب دبی آواز میں بولے ''صرف آپ کو ہی نہیں میری بیٹی کو بھی ان مشکلوں کو فیس کرنا پڑتا...... میں سمجھتا ہوں...... محبت انسان کے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے لیکن عزت...... محبت سے بھی زیادہ اہم شے ہے۔ میری بیٹی کو کبھی بھی وہ عزت نہ مل پاتی۔ جس کی یہ حقدار ہے!''

''ہوں۔'' مظفر حسن نے ہنکارا بھرا۔ ''ہمیں اپنے بیٹے کی دل شکستگی کا دکھ ہے، لیکن یہ دکھ ایسے زخم کی طرح ہے جو بہت جلد بھر جاتا ہے...... وہ جوان ہے۔ خوبصورت ہے۔ تعلیم یافتہ ہے۔ بہت جلد خود کو سنبھال لے گا''

''ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ۔'' وقار صاحب بولے تھے!

''تم سے ہم صرف اتنا کہنے آئے ہیں...... کہ ہماری گزارش پر جو تم نے کیا...... وہ ہمیشہ ہمارے اور تمہارے بیچ ایک امانت...... ایک راز کی طرح رہے...... تو بہتر ہے!''

''سر...... کیا آپ کو یہ کہنے کی ضرورت ہے؟''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''ہاں ضرورت تو نہیں......ہم سمجھتے ہیں......پھر بھی......گزارش کر رہے ہیں۔''

''مجھے شرمندہ نہ کیجئے۔'' وقار صاحب نے انکے سامنے ہاتھ باندھ دیئے تھے۔

مظفر صاحب نے ایک نظر علمہ کے حسین، باحیا چہرے پر ڈالی، چند لمحوں کے لیے ٹھٹکے۔ پھر سنبھلتے ہوئے باہر نکل گئے۔

☆

وہ آنکھوں پر بازو رکھے، آنکھیں موندے ہوئے لیٹی تھی۔

''آپی۔'' سیما کمرے میں آئی۔ اس کے انداز میں ہلکی سی شوخی تھی۔

علمہ جیسے کسی گہرے خواب سے جاگی تھی۔ زور سے چونک کر، گھبرا کر، سیما کو دیکھنے لگی

اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون تھا۔

''زرباب بھائی کا فون ہے۔''

علمہ کے رگوں میں خون کی روانی تیز ہو گئی۔ اس نے تیزی سے اٹھ کر فون سیما سے لیا تھا۔

''ہیلو......زرباب!''

''جانِ زرباب......کیسی ہو؟'' زرباب کی خوشی سے چہکتی ہوئی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

☆☆☆

زرباب کی آواز بارش کی خوشبو سے بھرے ہوئے، مہکتے بادلوں کی طرح علمہ کے کانوں سے ٹکرائی تھی اسکی آنکھوں میں ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگیں......

''آپ سے دور ہو کر کیسی ہو سکتی ہوں زرباب......آپ کو یہ پوچھنے کی ضرورت تو نہیں ہونی چاہئے......'' وہ صرف سوچ کر رہ گئی......پھر اس سے پوچھنے لگی......''آپ کیسے ہیں؟؟؟''

''ایک دم فرسٹ کلاس......'' وہ زور سے ہنسا، ''زندگی اپنی ساری خوبصورتیوں کے ساتھ میرے سامنے آ کھڑی ہوئی ہے علمہ......اسے لحہ لحہ جینا اتنا خوشگوار ہے کہ مجھے لگ رہا ہے میں کسی خواب میں زندہ ہوں......علمہ! یہ سب تمہاری وجہ سے ہے......تمہارے ساتھ کا فیض ہے......تمہاری دعاؤں کا......تمہاری محبتوں کا کرشمہ ہے......آئی لو یو علمہ......آئی لو یو!!''

علمہ فون کان سے لگائے گم صم سی ہوئی......وہ تو زرباب کے لبوں سے وہ سب کچھ سننا چاہتی تھی جو اس کے اپنے دل پر بیت رہا تھا......اس جدائی سے دل پر بیتنے والی حالت کو شیئر کرنا چاہتی تھی......اس کی دلی کیفیت کچھ ایسی تھی کہ ''آئی لو یو'' سے زیادہ ''آئی مس یو'' سننا اسے زیادہ اچھا لگتا......

''اچھا یہ بتاؤ وہاں کیا حالات ہیں؟ افنان کیسا ہے؟ اور تم اکیلی پریشان تو نہیں ہو؟''

''نہیں......پریشانی کیسی......اللہ کا شکر ہے......سب کچھ میسر ہے اور فی الحال تو اکیلی بھی نہیں ہوں سیما اور ارما یہاں میرے پاس آئی ہوئی ہیں......ہاں، افنان آپ کو بہت یاد کرتا ہے!''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''صرف افنان؟'' وہ شوخ ہوا، ''کچھ اپنا احوال بھی کہو بیگم؟ تم اداس نہیں ہوئیں؟''

علمہ نے گہری سانس بھری...... کیا کہتی وہ! زرباب کی اس چھلکتی ہوئی بے تحاشا خوشی کے جواب میں اپنی اداسیوں کے قصے کیا سناتی......

''خیر...... اداس مت ہونا علمہ...... '' زرباب نے خود ہی اپنی بات کا جواب دے ڈالا تھا...... ''میں تو یہاں بالکل سیٹ ہوں...... خوش ہوں...... اب تک کی زندگی تو لگتا ہے جیسے کسی کنویں میں مینڈک بن کر گزاری تھی...... آزاد فضائیں کیا ہوتی ہیں...... یہاں آ کر پتہ چلا ہے...... اسٹینڈرڈ کیا ہوتا ہے...... ورتھ کسے کہتے ہیں...... مجھے اب علم ہوا ہے...... میری فکر نہ کرنا جانم...... میں بہت بہت خوش ہوں...... بس تم اپنا خیال رکھنا...... جیسی چھوڑ کر گیا تھا...... ویسی ہی ملنا مجھے...... سن رہی ہونا......''

''جی!''

''افنان کو میرا بہت پیار دینا علمہ...... میں اسے بہت مس کر رہا ہوں...... اوکے بائے!'' لائن ڈس کنکٹ ہو گئی تھی...... علمہ نے بے جان سے ہاتھوں سے کارڈلیس ایک طرف رکھ دیا۔

☆

پوچھے ہے جیا
تم کون پیا
جوں دور گئے
ہمیں بھول گئے
اور ہم نے تو بس
تمہیں یاد کیا!
ہم روئیں اگر
تم شاد رہو
تم ہنستے رہو
آباد رہو......
اس دل نے سدا
کی ہے یہ دعا!
پوچھے ہے جیا...... تم کون پیا!!

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اپیا...... آپو...... "ارما خوشی سے بے حال ہوتی، پُرجوش انداز میں کمرے میں آئی تھی...... علمہ افنان کی شرٹ کے بٹن بند کر رہی تھی...... اس نے مسکرا کر ارما کو دیکھا......

"کیا بات ہے؟ اس قدر خوشی؟ لگتا ہے دولہا بھائی آئے ہیں......"

"جی نہیں......" اس نے ایک دم منہ بنایا۔ "انہیں اتنی فرصت کہاں...... ہاں البتہ رامش بھائی آئے ہیں آپ سے ملنے!"

"مجھ سے ملنے......" علمہ کی پلکیں چند لمحوں کے لیے ساکت ہوئیں۔ "مجھ سے ملنے کیوں؟"

"بس بھول گئیں!" ارما نے خفگی سے اسے دیکھا، میں نے اور سیما نے آپ سے دست بستہ ہو کر کیا درخواست کی تھی؟"

"کیا؟؟" وہ غائب دماغی سے بولی

"یہ کہ رامش بھائی کو کسی طرح شادی کے لیے آمادہ کریں...... وہ کسی کی نہیں سنتے...... آپ کی ضرور سنیں گے...... اسی لیے میں نے اور سیما نے انہیں بلایا ہے یہاں...... یہ کہہ کر کہ آپ ان سے ملنا چاہتی ہیں......"

"اوہ ارما...... یہ کیا کیا تم نے...... کم سے کم مجھ سے پوچھا تو ہوتا!" علمہ ایک دم بہت پریشان سی نظر آنے لگی تھی...... "تمہیں اس طرح غلط بیانی نہیں کرنا چاہیے تھی...... نجانے رامش نے کیا خیال کیا ہوگا؟"

"اپیا......" ارما نے قریب آ کر اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے، "آپ اچھی طرح جانتی ہیں رامش بھائی کیا سوچ سکتے ہیں اور کیا نہیں...... وہ کبھی غلط گمان نہیں کر سکتے...... ان کا دل ایک چمکتا آئینہ ہے...... انہیں یہاں لانے میں صرف اور صرف نیک نیتی کا عمل دخل ہے...... اتنا کچھ کیا ہے انہوں نے ہمارے لیے...... ہم بھی انہیں ہنستا مسکراتا، خوش و خرم دیکھنا چاہتے ہیں...... وہ اپنی دنیا بھی آباد کریں...... اپنے لیے بھی جیئیں خود اپنی ہستی کو بھی محسوس کریں......

اپنے دل سے پوچھ کر بتائیں اپیا...... کیا یہ جائز خواہش نہیں ہے؟

"لیکن ارما...... میں...... یہ سب کچھ کیسے کہہ سکتی ہوں...... کس تعلق سے؟"

ارما خاموش ہو گئی...... لیکن اس کی آنکھوں میں علمہ کے سوال کا ان کہا سا جواب تھا جس کی نفی کرنا علمہ کے لیے ممکن نہ تھا۔

وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی...... صوفے پر بیٹھا ہوا رامش اخلاقاً کھڑا ہوا تھا...... بلیک پینٹ اور بلیک اور میرون چیک کی شرٹ میں وہ اپنے سنجیدہ اور سادہ امیج سے قدرے مختلف نظر آ رہا تھا...... علمہ نے نظریں جھکا لیں......

"بیٹھیں پلیز......" وہ اسے بیٹھنے کا کہہ کر خود بھی قدرے فاصلے پر رکھے صوفے پر جا بیٹھی......

"شکریہ......" وہ بیٹھتے ہوئے بولا تھا، "کیسی ہیں علمہ آپ!"

"شکر ہے خدا کا......"

"زرباب صاحب سے تو...... بات ہوتی ہوگی......"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"جی......"

"مطمئن ہیں وہ؟ کوئی کمپلین تو نہیں ہے انہیں؟"

علمہ نے لحہ بھر کے لیے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا...... زرباب کا خوشی سے بھرپور لہجہ اور ہنسی اس کے کانوں میں گونجی...... رامش کے سادہ، اداس چہرے اور افسردہ آنکھوں کے پس منظر میں اس لہجے اور ہنسی کو یاد کرنا ایک عجیب سا تجربہ تھا......

"زرباب بہت خوش اور مطمئن ہیں!" وہ آہستگی سے بولی "میں بہت احسان مند ہوں آپ کی"

"آپ نے مجھے یوں شرمندہ کرنے کے لیے ہی بلایا ہے؟" رامش کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ چمکی تھی......

"یہ بات نہیں ہے...... لیکن احسان خدا کا ہو یا خدا کے بندے کا...... اس کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے!"

"یہ سارے خدا کے ہی احسان ہیں علمہ...... بندے کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوتا"

"بہت سے کام ایسے ہیں رامش...... جن کا اختیار خدا نے بندے کے ہاتھ میں دے دیا ہے...... اور وہ بندے پر عین فرض بھی ہیں...... عبادت کی طرح......"

رامش نے قدرے الجھن سے اس کی جانب دیکھا...... وہ علمہ کی تمہید کا مطلب نہیں سمجھا تھا...... "آپ...... شادی کیوں نہیں کر لیتے!" یہ کہتے ہوئے اس کی نظریں خود بخود ہی جھک گئی تھیں...... ارما اگر اسے یوں مجبور نہ کر دیتی تو شاید وہ کبھی بھی ایسی بات کہنے کا حوصلہ خود میں نہ پاتی......

رامش بھی اپنی جگہ دم بخود بیٹھا رہ گیا...... اسے بھی ذرہ برابر گمان نہ تھا کہ علمہ اسے ایسا کچھ کہے گی دونوں کے مابین خاموشی کا ایک وقفہ حائل ہو گیا...... پھر علمہ نے اس خاموشی سے گھبرا کر اسے دیکھا "آپ کو...... برا لگا...... میرا ایسا کہنا؟"

وہ دھیرے سے ہنس دیا...... جیسے کسی بچکانہ سی بات پر ہنسی آ جائے......

"آپ کی کوئی بات...... کسی کو بری بھی لگ سکتی ہے؟؟" اس کے انداز میں شگفتگی تھی......

علمہ کی ہتھیلیاں نم ہو گئیں...... اس نے اپنے تنفس میں ایک کھنچاؤ سا محسوس کیا...... بے وجہ ہی کھنکھار کر اس نے گلا صاف کیا تھا......

"پھر آپ نے...... میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیا؟"

"اتنی دیر سے...... جواب ہی تو سوچ رہا تھا......" وہ پھر ہنسا "لیکن...... جو جواب ملا...... وہ...... ایسا نہیں کہ آپ سے کہا جائے......"

"زندگی خدا نے جینے کے لیے دی ہے رامش...... اسے بھرپور طریقے سے جینا ہی عقلمندی ہے......"

"کیا آپ کو ایسا لگتا ہے کہ مجھے زندگی سے کوئی گلہ ہے؟" رامش نے بے حد سنجیدگی سے سوال کیا "میں تو جی رہا ہوں...... بنا کسی شکایت کے...... اور کیا کر سکتا ہوں اس زندگی کے لیے؟"

شکایت نہ کرنا ہی کافی نہیں ہے...... خوش رہنا بھی ضروری ہے...... اور ایک جیون ساتھی زندگی میں کتنی خوشیاں، کتنے رنگ شامل کر سکتا ہے...... ابھی آپ کو اس کا اندازہ نہیں ہے!

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"مجھے اس کا پورا اندازہ ہے علمہ......" نجانے کیوں ایک گہری مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا...... "اور ایسا نہیں ہے کہ میں نے کبھی ان خوشیوں اور ان رنگوں کو حاصل کرنے کی تمنا نہ کی ہو...... لیکن سبھی رنگ اور سبھی خوشیاں جنگلی پرندوں کی طرح شاخ دل سے پرواز کر گئے...... پھر کبھی نہ لوٹنے کے لیے......"

وہ ساکت بیٹھا، آہستگی سے اپنی بات مکمل کر کے، نجانے کن خیالوں میں کھو گیا تھا...... پھر یکدم ہی اپنے آپ میں لوٹتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا......

"میں...... چلتا ہوں......"

علمہ بھی اخلاقاً کھڑی ہوئی تھی...... ذہنی طور پر وہ اب تک اس کی کہی ہوئی بات کے زیر اثر تھی......

"زریاب صاحب سے میں خود بھی وقتاً فوقتاً بات کرتا رہوں گا۔ پھر بھی اگر ان کے ساتھ کوئی مسئلہ ہوا اور وہ مجھ سے کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس کریں...... تو پلیز...... آپ یہ ہچکچاہٹ نہ محسوس کیجئے گا...... اور اگر آپ...... کسی وقت...... کوئی بھی...... پرابلم فیل کریں...... Then let me know مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے...... جب آپ اپنائیت سے کچھ شیئر کرتی ہیں!"

"لیکن رامش......" اس کے دروازے کی جانب بڑھتے قدموں کو علمہ کی آواز نے روکا تھا......

"آپ نے میری بات کا تو...... کوئی مثبت جواب نہیں دیا!"

رامش نے اپنے گولڈن فریم کے گلاسز درست کیے...... ایک نظر میں علمہ کی آنکھوں میں تیرتی شکایت کو پڑھا......

"میں کوشش کروں گا...... کسی طور اس دل کو آمادہ کر سکوں تو...... ویسے آپ کچھ فیل نہ کریں پلیز...... میں یقین دلاتا ہوں کہ میں...... خوش رہتا ہوں!"

وہ مڑا...... پھر ٹھہر گیا...... ڈرائنگ روم کے کھلے دروازے میں عارف اور رانیہ کھڑے تھے...... رامش نے انہیں اور ان دونوں نے رامش کو دیکھا تھا...... علمہ نے عارف اور رانیہ کی نگاہوں میں استعجاب، مرعوبیت اور بے یقینی کو ڈولتے دیکھا...... پھر اس نے آگے بڑھ کر ان لوگوں کا آپس میں تعارف کرایا تھا......

رامش عارف سے مصافحہ کر کے، چند ایک اخلاقی کلمات کا تبادلہ کر کے رخصت ہو گیا...... عارف کی تیز نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا......

"آپ لوگ بیٹھیں نا......" علمہ آگے بڑھ کر رانیہ سے ملتے ہوئے بولی، "بہت خوشی ہو رہی ہے اتنے دن بعد یوں مل کر......"

"یہ صاحب...... زریاب بھائی کی کمپنی کے ڈائریکٹر ہیں نا بھابی...... اگر میں غلطی پر نہیں ہوں تو......" عارف اب تک گردن موڑے وہیں دیکھ رہا تھا......

"ہاں......" علمہ نجانے کیوں جھجک سی گئی، "وہی ہیں......"

"کمال ہے...... انہیں اتنی فرصت ہے......" وہ طنزیہ ہنسا، "اپنی کمپنی کے سبھی ایمپلائز کے گھر یونہی آتے جاتے ہیں...... یا یہ نظر کرم......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بس یہیں ہے؟“

علمہ اپنی جگہ سن سی ہو کر کھڑی رہ گئی...... عارف کی فطرت سے وہ بخوبی واقف تھی لیکن اب وہ اپنی سطح سے پست سے پست ہوتا جا رہا ہے اسے علم نہ تھا......

”رامش بھائی صرف کمپنی کے ڈائریکٹر ہی نہیں ہیں...... ہمارے بھائیوں جیسے ہیں......“ جواب اندر آتی ارما نے دیا تھا۔”ابو جی مرحوم سے ان کے تعلقات پچھلے کئی سالوں پر محیط ہیں...... قطعی پُرخلوص، بے غرض جیسے الفاظ کا مفہوم!“

ارما کے صرف الفاظ ہی نہیں لہجہ بھی سخت اور بے مروت تھا...... عارف لمحہ بھر کے لیے سٹپٹا سا گیا......شاید علمہ کی بہن کی جانب سے اس طرح کے رویے کا مظاہرہ اس نے تصور بھی نہ کیا تھا......اس نے شکایتی نظروں سے علمہ کی جانب دیکھا جو خود بھی قدرے گڑبڑا گئی تھی......

”تم...... بیٹھو عارف...... باتیں تو آرام سے بیٹھ کر کرتے ہیں......“ علمہ نے سہولت سے کہہ کر ارما کو سخت سی نظروں سے دیکھا جسے وہ اطمینان سے نظرانداز کر گئی تھی......

ارما کی بات نے عارف کو سخت بے مزہ کیا تھا...... اس کا چہرہ بگڑا بگڑا سا تھا۔ رانیہ بھی محتاط نظر آنے لگی تھی......

”ہم نے سوچا تھا آپ اکیلی ہوں گی...... آپ کو شاید کمپنی کی ضرورت ہو...... اس لیے چلے آئے اگر پتہ ہوتا کہ آپ کی سسٹرز آئی ہوئی ہیں تو شاید......“

رانیہ کہتے کہتے رک گئی......لیکن ادھوری بات نے بھی اس کا مدعا پوری طرح واضح کر دیا تھا......”بہت اچھا کیا تم لوگوں نے......“ علمہ خوش دلی سے کہتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گئی......”میں تو سوچ رہی تھی، زرباب کیا گئے، تم لوگ ان کے ساتھ مجھے بھی ملک سے باہر سمجھ بیٹھے...... اب آئے ہو تو اطمینان سے بیٹھو......کھانا کھا کر جانا......“

علمہ نے کہتے ہوئے دروازے پر کھڑی چہرے کے عجیب وغریب زاویے بناتی ارما کو دیکھا تھا...... ارما اس کا مطلب سمجھ کر مزید بھنائی اور مڑ کر تیزی سے کمرے سے نکل گئی......

”کوئی تکلف نہ کریں بھابھی......“ عارف یونہی اکڑا اکڑا سا بولا،”ہم تو صرف افنان کی محبت میں اسے ایک نظر دیکھنے چلے آئے ہیں...... کہاں ہے وہ؟“

عارف کے لہجے میں حد درجہ تکلف اور غیریت تھی...... علمہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہی رہ گئی...... پھر اس نے افنان کو بلوایا...... افنان کی یادداشت میں اپنے چچا کے حوالے سے کوئی خاص تاثرات درج نہ تھے...... وہ ان لوگوں سے شرما رہا تھا...... عارف نے اسے گود میں بٹھا کر رسمی سا پیار کیا پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے......

”اتنی بھی کیا جلدی ہے؟“ علمہ حیران ہی رہ گئی......”ابھی آئے ابھی چل دیئے......“

”آتے جاتے رہیں گے......“ عارف نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے،”آپ یہاں اکیلی ہیں...... میرے بھائی کی امانت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ہیں...... سو ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں اس حوالے سے...... ویسے بھی یہ زمانہ ایسا نہیں ہے کہ ایک جوان، خوبصورت عورت کو بالکل ہی آزاد اور خود مختار چھوڑ دیا جائے...... لوگوں کی نیتیں بدلتے دیر نہیں لگتی...... اپنا خیال رکھیئے گا بھابھی......"

عارف نے ایک بار پھر سے جھک کر افنان کے گال پر پیار کیا اور علمہ کو ہونق اور ساکت کھڑا چھوڑ کر وہ دونوں باہر نکل گئے......

علمہ نے ان کے چلے جانے کے بعد اپنا سر تھاما اور بمشکل صوفے پر بیٹھی...... اس کے کانوں میں عارف کے جملے گونج رہے تھے...... اور اس بازگشت کے پس منظر میں رامش کا سادہ چہرہ اور بے ریا آنکھیں اپنی جھلک دکھا رہی تھیں......

"میں نے اپنی زندگی میں کبھی اس طرح کے لوگ نہیں دیکھے اپیا!" ارما بکتی جھکتی اندر آ رہی تھیں...... "کس طرح آپ ان کے ساتھ نبا ہی؟ کیسے گزارا کیا ہوگا؟ کتنا کرم کیا خدا نے کہ اس قدر جلد آپ کی گلوخلاصی ہوگئی......"

"تم پر بھی کرم کیا ہے خدا نے...... بچت ہوگئی تمہاری......" سیما بھی پیچھے پیچھے ہنستی ہوئی آ رہی تھی۔ "ورنہ بھی عارف صاحب تھے جن کی والدہ نے بہت نخوت سے تمہارا رشتہ ان کے ساتھ جوڑنے سے انکار کر دیا تھا!"

"اللہ کتنا مہربان تھا مجھ پر!" ارما نے شکر ادا کرنے والے انداز میں دونوں ہاتھ اٹھائے...... پھر سیما اور ارما کھلکھلا کر ہنس پڑی تھیں......

علمہ نے غائب دماغی سے ان دونوں کو ہنستے ہوئے دیکھا...... اس نے ان دونوں کی گفتگو سنی ہی نہیں تھی...... وہ اپنی اسی کیفیت کا شکار تھی...... اسے تنہائی کی ضرورت تھی......

آہستگی سے ان دونوں کے درمیان سے اٹھ کر وہ لان میں چلی آئی...... رنگ برنگ کھلتے ہوئے پھولوں، لہلہاتے پودوں اور اشوک پر بولتی میناؤں سے بے نیاز وہ افسردہ سی لان چیئر پر آ بیٹھی۔ "ویسے بھی یہ زمانہ ایسا نہیں کہ ایک جوان، خوبصورت عورت کو بالکل ہی آزاد اور خود مختار چھوڑ دیا جائے...... لوگوں کی نیتیں بدلتے دیر نہیں لگتی!"

"کمال ہے! انہیں اتنی فرصت ہے؟ اپنی کمپنی کے سبھی ایمپلائز کے گھر یونہی آتے جاتے ہیں یا یہ نظر کرم صرف ہمیں پر ہے؟؟"

تمسخرانہ لہجہ، نشتر سے کٹیلے الفاظ...... علمہ کا دل چھلنی ہوا تو یہ بے معنی نہ تھا...... اس کی افسردگی بے جا نہ تھی...... اپنی نیکیوں اور بھلائیوں کے شمار کا کام وہ ہمیشہ خدا پر چھوڑنے کی قائل تھی پھر بھی اسے وہ تمام مشکلیں یاد آنے لگیں جو عارف کو اس کی خوشیاں بہم پہنچانے کے دوران اس کی راہ میں آئی تھیں...... اسے وہ تمام ستم یاد آئے جو اسی شخص کے لیے اس کی جان ناتواں نے جھیلے تھے......

"کچھ تو لوگ کہیں گے...... لوگوں کا کام ہے کہنا...... بے کار کی باتوں میں الجھ کر ان پلکوں کو نم نہ کرو......"

"دکھ تو...... دھوئیں کی طرح ہوتا ہے...... دل گیلی لکڑی کی طرح سلگنے تو یہ خود بخود آنکھوں میں بھر کر ان پلکوں کو گیلا کر دیتا ہے...... نہ دل کے سلگنے پر اختیار ہوتا ہے نہ اس دھوئیں پر!"

"ہاں مگر ہر چیز کی ایک قدر و قیمت ہوتی ہے...... ہر چیز کو اس کی قدر و قیمت کے حساب سے برتا جاتا ہے...... تمہارا دل بھی قیمتی ہے اور تمہاری یہ پلکیں بھی......"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''کچھ بھی میرا نہیں رہا...... عرصہ ہوا کسی کو سونپ چکی ہوں سب کچھ...... اب اگر کچھ ہے تو اس کا اختیار ہے......''

''اور اگر یہاں کچھ ہے تو صرف تمہارے اس فیصلے کا احترام ہے!''

''یہی احترام قائم رہے تو اچھا...... ہمارے درمیان بھی...... اور ہمارے چاروں طرف بھی!''

''میں راضی برضا ہوں......''

سیما اور ارما کب تک ٹھہرتیں...... کچھ دن انہوں نے علمہ کے ساتھ اور گزارے پھر دونوں کے میاں آئے اور انہیں لے گئے...... علمہ کو اب صحیح معنوں میں تنہائی کا احساس ہوا تھا ان دونوں کے دم سے تو گھر میں بے حد رونق تھی...... ہر وقت محفل سی جمی رہتی...... اب جو محفل برخاست ہو جانے کے بعد والا سناٹا گونجا تو علمہ بے طرح گھبرا گئی......

ایک بڑا سا گھر اور کرنے کے لیے صرف اور صرف انتظار! ایک کام والی رکھی لیکن وہ بھی صبح آتی اور شام تک سارا کام نمٹا کر چلی جاتی تھی...... زریاب کا فون روز آتا تھا لیکن فون پر کیا بات ہوتی اور کہاں تک ہوتی...... چند منٹ گزرتے اور دونوں ایک دوسرے کا حال احوال پوچھ کر خاموش ہو جایا کرتے تھے...... پھر زریاب اسے یہ بتا کر کہ اب اس کے واپس لوٹنے میں کتنے دن رہ گئے ہیں؟ فون بند کر دیا کرتا تھا...... پھر علمہ ہوتی اور ایک نہ ختم ہونے والا دن ہوا کرتا تھا...... کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ اس صورتحال میں وہ زیادہ عرصہ نہیں جی پائے گی...... افنان کا سہارا نہ ہوتا تو شاید وہ بیمار ہی پڑ جاتی...... اس کے ننھے منے وجود سے دنیا پھر بھی آباد تھی...... وہ اب چھوٹی چھوٹی باتیں کیا کرتا تھا...... انہی میٹھی میٹھی باتوں کے سہارے علمہ کے دن رات گزر رہے تھے۔ کبھی کبھار سیما یا ارما کا فون آ جاتا تھا...... وقت کاٹنے کے لیے بس یہی کچھ تھا اس کے پاس...... ایسی ہی ایک شام میں جب وہ لان میں کرسی ڈالے بیٹھی تھی اور افنان اس کے آس پاس بھاگتا دوڑتا پھر رہا تھا، ٹھوکر لگ جانے سے کیاری میں جا گرا...... اپنے خیالوں سے چونک کر وہ اٹھی اور بے تابانہ بھاگتے ہوئے اس تک پہنچی...... اس کا ماتھا پتھر سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا تھا...... بھل بھل خون بہہ رہا تھا...... علمہ کے ہاتھ پیر بے جان ہو گئے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا...... اسے لگا، افنان کے ساتھ وہ بھی اسی کیاری میں گر کر بے ہوش ہو جائے گی...... شکر یہ ہوا کہ کام والی ملازمہ گھر میں موجود تھی وہ دوڑی بھاگی آئی اور افنان کو اٹھا کر اندر لے گئی...... علمہ کسی بے جان بت کی مانند ساکت بیٹھی اپنے دل کی تیز رفتاری سے دوڑتی دھڑکنوں کے قدم گن رہی تھی...... پوری دنیا اس کے اردگرد تیزی سے گھوم رہی تھی...... سارے منظر دھندلا رہے تھے...... گاڑی کا ہارن سن کر وہ اپنے آپ میں پھر سے زندہ ہوئی...... بدقت تمام اٹھی اور خود کو گھسیٹتی گیٹ تک پہنچی...... باہر رامش کھڑا تھا...... اس نے علمہ کا سفید لٹھے جیسا چہرہ دیکھا......

''علمہ......'' وہ بس اتنا ہی کہہ سکا...... علمہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی...... ملازمہ بھی افنان کو اٹھائے باہر آ گئی۔ اس نے افنان کے ماتھے پر پٹی باندھ دی تھی...... لیکن سرخ ہوتی پٹی بہتے ہوئے خون کا پتہ دے رہی تھی...... رامش کو مزید کچھ کہنے یا پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی...... اس نے افنان کو بازوؤں میں بھر لیا...... تیزی سے جا کر وہ گاڑی میں بیٹھا تھا...... اتنی ہی تیزی سے بھاگتی ہوئی علمہ بھی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اس کے ساتھ بیٹھی تھی......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اسے مجھے دے دیں!'' اس نے افنان کو لے لیا...... رامش نے کار اسٹارٹ کی اور تیز رفتاری سے چلاتا ہوا مین روڈ پر لے آیا...... شہر کا مشہور ہاسپٹل دس منٹ کی ڈرائیو پر تھا...... رامش نے وہ فاصلہ تین چار منٹ میں طے کرلیا......علمہ جانتی تھی کہ معروف شاہراہ پر اتنی تیز رفتاری کے باعث کوئی بھی حادثہ پیش آسکتا ہے لیکن وہ دم سادھے بیٹھی رہی...... وہ خود کو کچھ بولنے کے قابل نہیں پا رہی تھی...... ہاسپٹل میں رامش کی جان پہچان نے تمام مراحل بے حد تیزی سے مکمل کروا دیئے......فوری طور پر افنان کو فرسٹ ایڈ دی گئی تھی...... آدھے گھنٹے بعد اسے علمہ کی گود میں واپس دے دیا گیا......اب وہ ٹھیک تھا......سکون آور انجکشن کے زیر اثر وہ اب سو رہا تھا......علمہ بے ساختگی سے اس کا بھولا بھالا چہرہ چومتی گئی......اسے اپنے آس پاس کا کچھ احساس نہ تھا......

''کیسے چوٹ لگ گئی بچے کو......'' ڈاکٹر ٹاول سے ہاتھ خشک کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا......

اب علمہ نے سر اٹھا کر دیکھا......وہ اور رامش ڈاکٹر کے روم میں بیٹھے ہوئے تھے......''کھیلتے ہوئے گر گیا شاید......'' رامش نے تائید کے لئے علمہ کی طرف دیکھا......اس نے آہستگی سے اثبات میں سر ہلایا تھا......

''اور تم اتنے بے مروت تو نہیں تھے رامش...... اپنی شادی کا کارڈ بھی نہیں بھیجا......ایسے چپ چپاتے شادی کر لی......'' ڈاکٹر اب مسکراتے ہوئے شائستگی سے گلہ کر رہا تھا......

علمہ اور رامش نے گڑبڑا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا......ڈاکٹر اب علمہ سے مخاطب تھا: ''بھابھی...... آپ شاید ناواقف ہوں گی......ہم دونوں نے انٹرمیڈیٹ ساتھ پاس کیا تھا...... پھر آگے فیلڈز مختلف ہوگئیں......لیکن ہماری دوستی آج تک ہے......اب تو کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے......شاید دو تین سال بعد......لیکن سارا قصور آپ کے شوہر نامدار کا ہے......انہوں نے ہی ملنا جلنا چھوڑ دیا سب سے......شادی تک میں نہیں بلایا......کیوں رامش......اب بتاؤ! کیا جرمانہ کیا جائے تم پر!''

''آصف...... آصف پلیز:'' رامش نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روکا' ایسا کچھ نہیں ہے...... یہ علمہ زرباب ہیں......ان کے ہسبینڈ مسٹر زرباب ہماری کمپنی کی طرف سے یو کے گئے ہیں......یہ ان کا بیٹا افنان زرباب ہے!''

ڈاکٹر آصف کا وہ حال تھا کہ کاٹو تو لہو نہ نکلے......وہ بے حد شرمندگی سے کبھی رامش اور کبھی علمہ کے چہرے کو دیکھ رہا تھا......

''آئی ایم ویری ویری سوری مسز زرباب...... یہ تو واقعی بہت زیادتی ہوگئی...... میں بہت شرمندہ ہوں......'' وہ صرف الفاظ سے نہیں چہرے سے بھی شرمندہ نظر آرہا تھا......

''کوئی بات نہیں......'' علمہ نے مدھم سا مسکرانے کی کوشش کی جو ناکام رہی......

''درصل......وہ...... سسٹر نے کہا کہ رامش صاحب شاید اپنے بیٹے کو فرسٹ ایڈ کے لیے لائے ہیں......تو اس لیے......میں بھی مس گائیڈ ہوا......''

''مجھے تو ان دونوں کو دیکھ کر ایسا ہی لگا سر......'' دروازے میں کھڑی سسٹر سادہ سی وضاحت دے کر چل دی تھی......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اسٹوپڈ......'' ڈاکر بڑبڑایا تھا......

پھر اس نے ایک مرتبہ پھر ان دونوں سے معذرت کی...... رامش نے سوئے ہوئے افنان کو علمہ سے لے کر اپنے کاندھے سے لگالیا......
دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ہاسپٹل کی عمارت سے باہر نکل آئے...... باقی کا تمام راستہ بالکل خاموشی سے طے ہوا تھا...... رامش اب بے حد سست رفتاری سے ڈرائیو کر رہا تھا...... شہر کی روشنیاں جل اٹھی تھیں...... راستے جگمگانے لگے تھے...... ان جگمگاتے، پررونق رستوں پر اس کی گاڑی اداسی اور پژمردگی سے چلتی جارہی تھی......

''کتنا ناقابلِ یقین منظر ہے...... منظر! جس میں ہم دونوں ساتھ ساتھ ہیں!''

''ہاں...... افق کے دو کنارے ایک منظر میں کب آسکتے ہیں بھلا؟''

''افق کے دو کناروں میں کتنی ہی دوری سہی...... وہ ایک دوسرے کے مخاطب ہوتے ہیں......''

''ہاں...... مخاطب ہوتے ہیں...... لیکن ان کے درمیان گفتگو نہیں ہوتی، خاموشی ہوتی ہے!''

''ایسی خاموشی جو سب کچھ کہتی ہو...... اس گفتگو سے اچھی ہے جو کچھ نہ کہتی ہو!''

گاڑی آہستگی سے رکی تھی...... علمہ چونکی...... گھر آگیا تھا......

''آپ...... اندر آئیں پلیز...... چائے پی کر جائیں......'' دروازہ کھول کر وہ اترنے سے قبل بولی

''میں اب چلوں گا......'' رامش نے گھڑی دیکھی......

''لیکن آپ شاید کسی کام سے آئے تھے؟''

''نہیں...... کام تو کچھ نہیں تھا...... بس یونہی مجھے خیال سا آیا تھا کہ آپ کی خیریت پوچھ لوں''

''چائے پینے میں کیا قباحت ہے؟'' وہ شائستگی سے بولی......

''شام ڈھل گئی......'' رامش قدرے توقف سے بولا تھا ''اب یہ مناسب نہیں لگتا!''

''جی بہتر!'' علمہ اس کا مدعا سمجھ گئی...... ''آج کی یہ شام اور آپ کا یہ احسان میں کبھی نہیں بھلا سکتی......''

''علمہ پلیز......'' رامش نے جیسے احتجاجاً کہا تھا

علمہ گاڑی سے اتری تھی...... وہ آہستگی سے چلتی ہوئی گھر کے اندر چلی گئی تھی تب رامش کی گاڑی نے حرکت کی تھی!!

☆

جیسے تیسے کر کے علمہ نے وہ تین ماہ گزارے تھے...... زرباب لوٹا تو علمہ کو احساس ہوا کہ خزاں رسیدہ درخت پر بہار لوٹے تو کیسا لگتا ہے...... اس کے مردہ تن میں زندگی بھر گئی...... آنکھوں میں روشنی ہوگئی...... اسے لگا، وہ تین ماہ اس نے اندھیرے میں رہتے ہوئے گزارے ہیں...... تین ماہ کے بوجھل رتجگے پرسکون نیند میں ڈھلنے لگے تھے...... زرباب بہت خوش تھا...... زندگی کی اس تبدیلی نے اسے سرتاپا بدل کر رکھ دیا

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

تھا......اس کے لیے تو "زندگی کے معنی ہی تبدیل ہو گئے تھے......" وہ ہر بات پر مسکرا دیتا تھا...... ہر جملے پر ہنس دیتا تھا، ہر چیز سے خوش ہو جاتا تھا...... علمہ نے اس کے اندر پیدا ہونے والی تبدیلی خاص طور پر محسوس کی تھی......اس نے زرباب سے اس کا ذکر بھی کیا......زرباب اس کی اس بات پر بھی ہنس دیا......

"ہاں جان زرباب......ایسا ہی ہے! جب پوری دنیا اپنی ہتھیلی پر نظر آنے لگے تو ایسا ہی ہوتا ہے......انسان بہت پر اعتماد، بے فکر اور خوش باش ہو جاتا ہے...... ہر منظر میں دل بستگی کا کوئی سامان دکھائی دینے لگتا ہے...... ہر آواز میں کوئی خوشخبری سنائی دینے لگتی ہے...... سچ بتاؤں علمہ...... مجھے اپنے وجود پر دو پروں کا احساس ہونے لگا ہے...... مجھے لگتا ہے میں اڑ سکتا ہوں...... میں ستاروں کو چھو سکتا ہوں...... میں چاند پر جا سکتا ہوں......پچھلی زندگی کو یاد کروں تو ایک خواب کی طرح سے لگتی ہے......ایک ڈراؤنے خواب جیسی! وہ چھوٹا سا گھر......وہ تنگ گلیاں......وہ بے نام سا محلہ......اور ایک خطرناک سی نوکری...... جہاں ہر لحظہ برخاست ہو جانے کا خوف ننگی تلوار کی طرح سر پر لٹکا کرتا تھا...... جہاں باس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ دیکھنے کے لیے میں گدھوں کی طرح بے تکان کام کیا کرتا تھا اور شام کو ڈھیر ساری تکان اور پژمردگی سمیٹ کر گھر کی طرف چل دیتا تھا......اوہ گاڈ! علمہ...... یہ سب کچھ ایک ڈراؤنا خواب ہے میرے لیے! وہ بے تحاشا قرض......وہ بڑھتی مہنگائی کا خوف...... جیب میں پڑے خالی بٹوے کا احساس...... کیسے دل کو کاٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے یہ سب کچھ! کتنا افسردہ اور پریشان حال تھا اپنا "کل"......اور کتنا پُرسکون اور مطمئن ہے اپنا "آج"! آج......جس میں سب کچھ ہے......سب کچھ!"

علمہ کھلی آنکھوں سے اس کا پُر مسرت، دمکتا ہوا چہرہ دیکھ رہی تھی......

"پر ایک بات آپ بھول بھی تو رہے ہیں زرباب!" وہ کچھ سوچ کر بولی......

"وہ کیا؟؟"

"وہ یہ......کہ اسی کل......کے دامن میں ہمارے اس ساتھ کی یادیں بھی تو بندھی ہوئی ہیں......ڈھیر ساری یادیں، ڈھیر ساری باتیں......اور ڈھیر ساری راتیں......جو ہم نے ایک دوسرے کی ہمراہی میں گزاریں......ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے، ایک دوسرے کو تسلی دیتے ہوئے......ایک دوسرے کا غم بانٹتے ہوئے......ہم اس کل کو کیوں بھلائیں؟" زرباب نے اسے اپنے بازو کے حلقے میں سمیٹ لیا......

"ہم کل کو اس لیے بھلا دیں جان زرباب کہ ہمارا آج اور ہمارا آنے والا کل اتنا چمکیلا اور روشن ہے کہ ہمیں ان افسردہ سی یادوں اور راتوں کو یاد کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے......آنے والے کل میں بھی ڈھیر ساری یادیں، ڈھیر ساری باتیں اور ڈھیر ساری راتیں ہوں گی......چلو......اس بہانے......ہم اپنی پہلی رات کی ابتدا کرتے ہیں!"

اس نے اپنا چہرہ علمہ کے بالوں میں چھپا لیا......علمہ اس سے کہہ نہ سکی کہ وہ اپنا بیتا ہوا کل کبھی نہیں بھلا سکتی...... بیتا ہوا کل تو ایک پونجی کی طرح ہوتا ہے......آنے والے کل میں کئی مرتبہ کام آتا ہے......علمہ نے اس پونجی کو سنبھال کر دل کے خانے میں رکھ لیا تھا......

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تین ماہ چیونٹی کی سی رفتار سے چلتے ہوئے گزرے تھے اور اب یہ پندرہ دن جیسے پر لگا کر اڑتے چلے جا رہے تھے...... علمہ کا جی چاہتا وہ دن کو اڑتالیس گھنٹوں کا اور رات کو پچاس گھنٹوں کا کر دے...... پھر وہ سوچتی کہ یہ اڑتالیس اور یہ پچاس گھنٹے بھی تو آخر کار گزر ہی جائیں گے...... بالآخر وہ وقت آ ہی جائے گا جب زریاب پھر سے تین ماہ کے لیے واپس چلا جائے گا اور وہ پھر لمحہ گننے اور پل پل کاٹنے کا کام کرنے کو رہ جائے گی

''زریاب...... میرے لیے یہ بہت مشکل ہے...... آپ مجھے اپنے ساتھ ہی لے چلیں!'' اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کہہ ڈالا ہر چند کہ وہ چاہتی تھی کہ زریاب خود اس سے یہ کہے......

''ممکن ہوتا تو ضرور لے جاتا جانم...... مجھے تم سے دور رہنا پسند تو نہیں ہے......'' وہ اپنے لیپ ٹاپ پر کوئی رپورٹ بنا رہا تھا، اسی محویت میں اس نے علمہ کو جواب دیا...... ''ناممکن کیوں؟؟''

''کیونکہ وہاں میں کسی ایک جگہ پر نہیں ٹکتا...... مسلسل سفر میں رہتا ہوں اور رپورٹس بناتا ہوں...... دوسرے یہ کہ ہر تین ماہ بعد پندرہ روز پاکستان میں گزارنے ہیں...... تم افشاں کو لے کر اتنی فٹنگ نہیں اٹھا پاؤ گی...... تم یہاں سکون اور آرام سے رہ رہی ہو...... کچھ دنوں میں تم اس روٹین کی عادی ہو جاؤ گی پھر اتنا محسوس نہیں ہوگا...... ابھی نیا نیا سیٹ اپ بدلا ہے اس لیے اتنا فیل کر رہی ہو......'' بات کے اختتام پر اس نے ایک تسلی بھری مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی تھی......

''لیکن...... لیکن یہ سیٹ اپ کب تک یونہی رہے گا زریاب...... کب تک یہ تین ماہ اور پندرہ دن ایک دوسرے کا تعاقب کریں گے؟ آخر کمپنی آپ کو یہاں پاکستان میں ہی سیٹ کیوں نہیں کر دیتی؟''

زریاب نے ایک گہرا سانس بھر کر لیپ ٹاپ آف کر دیا...... پھر اسے دیکھنے لگا......

''یہ سب باتیں تو تم اپنے رامش صاحب سے پوچھو...... مجھے تو بیٹھے بٹھائے اتنی اچھی آفر ہوئی تو میں تو کچھ پوچھنے کی پوزیشن میں ہی نہیں رہا...... اور سچ پوچھو تو میں تو خوش بھی ہوں اور مطمئن بھی...... دنیا گھومنے کا، سیکھنے کا بھرپور موقع مل رہا ہے، ایک اچھی، باعزت سیٹلڈ لائف تحفہ بن کر مل گئی ہے...... اور کیا چاہیے بھلا''

آنکھیں موند کر وہ تکیہ پر سر رکھ کر لیٹ گیا...... شاید کچھ دیر سستانا چاہتا تھا...... علمہ اٹھ کر باہر چلی آئی...... تیز ہوا سے اشوک کے درخت آپس میں ٹکرا رہے تھے...... مٹی کے ذرات اڑ کر اس کی آنکھوں میں چلے گئے...... وہ آنکھیں رگڑتی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی...... کیاری میں مالی پائپ ڈال کر چھوڑ گیا تھا...... پانی بہہ بہہ کر لان میں جمع ہو رہا تھا...... علمہ آنکھوں میں بھرتا ہوا پانی صاف کر کے لان میں بھرتے ہوئے پانی کو دیکھنے لگی...... وقت بھی پانی کی طرح بہہ رہا تھا...... دوبارہ نہ پلٹنے کے لیے...... ماضی کے اوراق میں جمع ہوتا جا رہا تھا...... بہتا ہوا وقت دامن میں بہت کچھ ڈالتا جا رہا تھا...... علمہ نے سر اٹھا کر اپنے گھر کی خوبصورت سی ایلی ویشن کو دیکھا...... پورچ میں کھڑی چمکتی ہوئی گاڑی کو...... سرسبز لان میں جمع ہوتے ہوئے پانی کو...... سب کچھ باعث خوشی تھا لیکن نجانے کیوں...... علمہ شاید خوش نہ تھی...... وہ تو محبت سے گندھی ہوئی لڑکی تھی...... اس کا خمیر محبت سے اٹھا تھا...... اسے جینے کے لیے محبت کا بہانہ درکار تھا...... اسے مرنے کے لیے بھی محبت چاہیے تھی......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

بنگلہ، گاڑی، روپیہ، پیسہ، نوکر چاکر، مرتبہ، عزت...... اس نے ان باتوں کی کبھی چاہ نہ کی تھی...... پل پل مہکاتی اور مہکتی محبت کے ساتھ وہ چھوٹے سے گھر، تنگ سی گلیوں اور بے نام سے محلے میں بھی راضی خوشی، ہنستی، مسکراتی رہ سکتی تھی...... محبت اس کی آتی جاتی سانس تھی...... لمحہ لمحہ اسے اس کی ضرورت تھی......

محبت کے احساس کے بغیر زندگی کی آسائشات کا اس کے نزدیک کوئی مطلب ہی نہ تھا وہ کیسے ان سے حظ اٹھا سکتی تھی؟ کیسے لطف اندوز ہو سکتی تھی؟ زرباب کے بغیر ہر چیز اپنے معنی کھو بیٹھتی تھی؟ وجود سے عدم بن جاتی تھی...... زرباب کو اس بات کا ادراک ہی نہیں تھا...... وہ خوش تھا...... وہ اپنا ماضی بھلا کر خوش تھا...... وہ آنے والے کل سے خوش اور مطمئن تھا...... آنے والا کل...... جہاں ہر پندرہ دن کے بعد تین ماہ کی قید تنہائی تھی...... جہاں عمر ایک دوسرے کی ہمراہی میں نہیں بلکہ بڑے سے بنگلے، چمکتی گاڑی اور دیگر آسائشات کے ہمراہ گزارنا تھی...... علمہ کے نزدیک زندگی کا یہ تصور نا قابل برداشت اور نا قابل قبول تھا...... زرباب کے لیے یہ زندگی کا انوکھا انداز تھا جسے وہ بھرپور طریقے سے جینا چاہتا تھا......

''یہ سب باتیں تو تم اپنے رامش صاحب سے پوچھو......'' علمہ کے سب سوالوں کے جواب میں اس کے اپنے پاس کہنے کے لیے بس اتنا سا جملہ تھا...... اس کا اپنا کوئی نکتہ نظر نہ تھا...... طرز فکر نہ تھا...... جو ہے، جہاں ہے، جیسا ہے کی بنیاد پر وہ اپنی تمام عمر گزارنے کے لیے پوری طرح راضی تھا......

علمہ کی لرزتی ہوئی انگلیاں کارڈلیس فون پر چند شناسا اعداد پر متحرک تھیں...... نمبر ملا کر اس نے فون کان سے لگایا...... یہ رامش کا سیل فون کا نمبر تھا......

''ہیلو......'' اگلے ہی پل اس کی گھمبیر، ٹھہری ہوئی آواز کان کے پردے سے ٹکرائی تھی......

''علمہ بات کر رہی ہوں......'' وہ مدھم لہجے میں بولی...... ''خیریت ہے......''

''جی...... شکر ہے خدا کا......''

''کہیے...... کیسے یاد کیا علمہ......''

''آپ سے کچھ پوچھنا تھا!''

''ضرور پوچھیں!'' وہ خوشدلی سے ہنس کر بولا......

''آپ کی کمپنی اتنی بڑی ہے...... زرباب کو آپ نے باہر ہی کیوں بھیجا؟''

رامش خاموش ہو گیا...... چند لمحوں تک کوئی بھی جواب نہ ملنے پر علمہ گھبرا کر کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ وہ بولا......

''پہلی وجہ تو یہ ہے علمہ...... کہ ہماری فرم کی جو برانچز دوسرے ملکوں میں کام کر رہی ہیں، میں انہی کو سپروائز کرتا ہوں...... ملک کے اندر فرم کا انتظام میرے دوسرے بھائی دیکھتے ہیں...... اس لیے میں اگر کسی شخص کو اپوائنٹمنٹ دوں گا تو وہ بہر صورت بیرون ملک کا ہوگا...... دوسرا مین ریزن...... یہ ہے...... کہ زرباب خود باہر کی جاب میں انٹرسٹڈ تھے...... میں نے ان کے سامنے آپشن کھلا رکھا تھا...... وہ اگر چاہتے تو میں بھائی صاحب سے بات کر کے انہیں یہیں اپنے ملک میں ہی کسی برانچ میں ریزن ایبل جاب دلوا سکتا تھا لیکن ان کے لیے یو کے والی پوسٹ زیادہ اٹریکٹو

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی......انہوں نے خود اسی کو پسند کیا......"

علمہ کا گلہ خشک ہو گیا اور ہتھیلیاں بھیگ گئیں......رامش نے جو کچھ کہا، اس نے نجانے کیوں علمہ کو ایک عجب سی خفت سے دوچار کیا تھا......

"مجھے احساس تھا علمہ......کہ زرباب کے یوں چلے جانے سے آپ ڈسٹرب ہوں گی......اسی لیے میں نے انہیں ہر تین ماہ بعد پاکستان آ کر رپورٹ دینے کا پابند کیا ہے......ورنہ اس جاب میں اس طرح کی گنجائش تھی نہیں......صرف آپ کی تنہائی کے خیال نے مجھے یوں طے شدہ قوانین میں تبدیلی پر مجبور کیا......"

علمہ بالکل خاموشی سے اس کی گفتگو سن رہی تھی......رامش نے اس کی حد سے بڑھی ہوئی خاموشی کو محسوس کیا......

"آپ کیا سمجھتی ہیں علمہ......آپ کے لیے کوئی پرابلم......میں دانستہ کیا نادانستہ بھی کری ایٹ کر سکتا ہوں؟؟ میں تو اس تکلیف کے بارے میں بھی سوچ کر خود سے شرمندہ رہتا ہوں......جو کبھی انجانے میں میری ذات سے آپ کو پہنچی ہو......کبھی میری وجہ سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آئے ہیں......آپ کے دل کو دکھ ہوا ہو......کوئی ٹھیس پہنچی ہو......آئی ایم سوری فار دیٹ......میں ان امکانات کے لیے بھی معذرت خواہ ہوں!"

"پلیز رامش......پلیز......" وہ بدقت تمام بولی......"مجھے شرمندہ نہ کریں......میں واقعی شرمندہ ہوں آپ سے......آپ کو شاید میرے یوں فون کرنے سے رنج پہنچا ہے!"

"ارے نہیں......بالکل نہیں......" وہ فوراً بولا......"یہ دل آپ کی طرف سے بدگمان نہیں ہو سکتا......"

"اچھا......میں......فون رکھتی ہوں......" علمہ کو لگ رہا تھا......اگر وہ کچھ دیر اور بات کرے گی تو شاید رونے لگے گی......

"جسٹ اے منٹ علمہ......" رامش کو کچھ خیال آیا۔ "ایک بات بتائیے......"

"جی!"

"اگر آپ چاہیں تو میں مسٹر زرباب کی پوسٹنگ یہیں کروا دیتا ہوں......میں بھائی صاحب سے بات کر سکتا ہوں......اگر آپ چاہیں تو......"

چند لمحوں کے لیے لائن پر خاموشی چھائی رہی......پھر علمہ بولی تھی......

"نہیں رامش......زرباب اگر اس طرح خوش ہیں تو میرے لیے ان کی خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے......میں......تنہا بھی رہ لوں گی!"

"پتہ ہے علمہ......میں جب بھی مسٹر زرباب سے ملتا ہوں......ان کے چہرے کو بہت رشک سے دیکھتا ہوں۔

He is a very lucky person" رامش بہت آہستگی سے بولا تھا......علمہ خاموش ہو گئی......

"اگر زرباب مجھ سے دور رہ کر بھی خوش ہیں......تو مجھے اس خوشی کا احترام کرنا چاہیے نا!"

"ہاں......" وہ کچھ سوچ کر بولا، "محبت تو......یہی ہے......"

علمہ اداسی سے مسکرا دی تھی......رامش جیسے شخص سے زیادہ محبت کو سمجھنے والا بھلا کون تھا فون رکھ وہ پلٹی......لمحہ بھر کے لیے ٹھٹکی......

دروازے پر زرباب کھڑا تھا......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''اتنی دیر سے کس سے بات کر رہی تھیں؟؟'' وہ قدرے چبھتے انداز میں بولا......

''میں......'' علمہ کہتے کہتے ٹھہر گئی...... نجانے زرباب سے یہ ذکر کرنا مناسب بھی تھا یا نہیں......

ہر چند کہ شادی کے بعد اس نے کبھی زرباب سے کوئی بات پوشیدہ نہ رکھی تھی......

پھر اس نے بہت اطمینان اور بھروسے سے زرباب کی آنکھوں میں دیکھا......

''رامش تھے!''

''رامش؟؟؟'' زرباب کی آنکھوں میں الجھن، بے یقینی، حیرانی اور پھر عجب سی بے اعتباری پیدا ہوئی......

''رامش صاحب سے؟؟'' اس نے جیسے پھر سے تصدیق کی......

''ہاں......انہی سے......''

''اتنی دیر تک......تم ان سے کیا بات کر رہی تھیں؟؟'' وہ اس کے قریب چلا آیا......

''بس یونہی......'' علمہ نے کترانا چاہا۔ ''کچھ خاص نہیں!''

زرباب چند لمحوں کے لیے اس کا چہرہ دیکھتا رہا......

''ہوں......'' پھر وہ آہستگی سے بولا، ''اچھا سنو...... رات کے کھانے پر عارف آ رہا ہے۔ ابھی میرے سیل پر اس کی کال آئی تھی۔ تم ملازمہ سے کہو ایک دو ڈشز زیادہ بنالے کھانا بہت اچھا ہونا چاہیے۔ میرا مطلب ہے...... عارف پہلی بار ہمارے ساتھ ڈنر کرے گا اسے اس بات کا احساس تو ہو کہ اس کے لیے کچھ اسپیشل کیا گیا ہے!''

''ٹھیک ہے!'' علمہ مدھم سا مسکرائی، ''آپ بے فکر ہو جائیں۔ کھانا میں خود ہی بنا لیتی ہوں۔ یوں بھی کافی دن ہو گئے کھانا پکائے ہوئے...... لیکن عارف کیا اکیلا ہی آ رہا ہے؟ رانیہ نہیں ہے اس کے ساتھ؟''

''اکیلا ہی آ رہا ہے...... یوں بھی بیوی کو گلے میں بندھی گھنٹی کی طرح ہر جگہ ساتھ ساتھ رکھنا ضروری تو نہیں ہے...... مرد کی اپنی ایک مکمل شخصیت ہوتی ہے......''

زرباب جواب دے کر پلٹ گیا...... علمہ مسخیر سی کھڑی رہ گئی...... اسے لگا، زرباب کے صرف الفاظ ہی نہیں لہجہ بھی تلخ تھا...... اسے لگا، زرباب کے ماتھے پر شکنیں تھیں، اسے لگا زرباب کی آنکھوں میں اس کے لیے محبت نہ تھی، بدگمانی تھی...... وہ زرباب کے پیچھے جانا چاہتی تھی لیکن جا نہ سکی...... اپنی جگہ ساکت کھڑی وہ خود سے سرزد ہونے والے کسی قصور کے بارے میں سوچتی رہی...... پھر کوئی جواب نہ ملنے پر تھکے تھکے سے قدموں سے کچن کی جانب بڑھ گئی تھی......

☆

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

عارف اکیلا کیوں آیا تھا، اس کا جواب علمہ کو جلد ہی مل گیا..... کھانا شروع ہونے سے قبل ہی وہ خود شروع ہو گیا تھا۔ اس کے پاس شکووں اور شکایتوں کا ایک انبار تھا جس کے بوجھ تلے اس کا دل ناتواں نجانے کب سے کراہ رہا تھا......

رانیہ کے گھر میں بحیثیت ایک گھر داماد کے اس کی بالکل بھی عزت نہ تھی...... اس کے ساس سسر اسے بے حد حقیر جانتے تھے اور حقارت سے برتتے تھے...... خود رانیہ خود کو کسی رانی سے کم نہیں جانتی تھی...... عارف کے ساتھ اس کا سلوک کسی ادنیٰ درجے کے ملازم کا سا ہوتا تھا...... بات بے بات وہ اسے بھری محفل میں بھی جھڑک کر رکھ دیا کرتی تھی...... عارف اپنے سسر کے آفس میں جاب کرتا تھا لیکن تنخواہ کے بجائے اسے صرف جیب خرچ ملتا تھا وہ بھی سراسر ناکافی...... تمام روپے پیسے کا حساب کتاب رانیہ خود کیا کرتی تھی۔ عارف کو کسی بات کی آزادی نہ تھی...... رانیہ ہر وقت، ہر گھڑی اس کے سر پر سوار رہا کرتی تھی۔ آج بھی وہ اپنی کسی دوست کے گھر گئی تو عارف کو یہاں آنے کا موقع مل سکا تھا ورنہ عام حالات میں ممکن نہ تھا کہ وہ رانیہ کے بغیر اکیلا چلا آتا......

عارف شادی سے قبل ایک قطعاً مختلف امیج کا حامل شخص تھا۔ اپنے گھر میں وہ سب سے خود سر، سب سے اکھڑ اور سر پھرا ہوا کرتا تھا۔ جو جی میں آئے کہہ جاتا تھا، جو من میں سماتی کر گزرتا تھا...... اسے کسی بھی بات کے لیے کسی کی اجازت یا تائید کی ضرورت نہ پڑتی تھی...... رانیہ سے شادی کے بعد اس طرح کی صورت حال سے گزرنا یقیناً اس کے لیے باعث ذلت اور باعث تکلیف تھا۔ بہت بے اختیار ہو کر وہ ان تمام باتوں کا اظہار کر بیٹھا تھا ورنہ آج تک تو وہ ہمیشہ یہی تاثر دیتا چلا آ رہا تھا کہ رانیہ سے شادی کا فیصلہ اس کی بہت بڑی خوش نصیبی تھی جس نے اس کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی...... ”خوش قسمت تو آپ ہیں بھائی......“ زرباب کے سامنے بیٹھا وہ شکست خوردہ سا کہہ رہا تھا، ”زندگی سب کچھ ہی دے دیا آپ کو...... وہ سب کچھ جو پانے کے لیے میں نے رانیہ جیسی متکبر لڑکی سے شادی کا فیصلہ کیا، آپ کو بنا چاہے ہی مل گیا...... you are a very lucky person“......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ نے چونک کر عارف کی جانب دیکھا تھا..... نجانے کیا بات تھی ایسی زرباب میں..... سبھی اس کی خوش قسمتی کے قائل تھے!! وہ ڈش رکھ کر پلٹی تو سامنے لگے بڑے سے مستطیل آئینے میں اسے اپنا عکس نظر آیا..... وہ چند لمحے اپنے عکس میں کچھ تلاش کرتی رہی پھر سر جھکا کر کمرے سے نکل گئی۔ دونوں بھائی اپنے دکھ سکھ شیئر کر رہے تھے، ان کے درمیان بیٹھنا اسے مناسب معلوم نہ ہوا..... وہ کچن میں چلی آئی..... اسٹول پر بیٹھ کر برتن سمیٹتی ملازمہ کو دیکھنے لگی..... اس کے ذہن میں عارف کی باتیں گونج رہی تھیں.....

پھر بہت پرانی ایک آواز اسے سنائی دی۔ یہ اس کی مرحومہ ساس کی آواز تھی.....

''گھر میں قدم رکھتے ہی تم لڑکیوں کو پورے گھر پر حکومت کرنے کا خواب دکھائی دینے لگتا ہے..... مگر یاد رکھو..... یہ میرا گھر ہے..... اور یہاں وہی ہوگا..... جو مجھے منظور ہوگا..... میں کبھی دو سگی بہنوں کو ایک گھر میں نہیں لاؤں گی..... دونوں ایکا کر کے مجھے ایک کونے میں بٹھا دیں گی.....''

پھر ایک اور آواز اسے سنائی دی..... یہ..... شاید ثوبیہ تھی.....

''ہمارا بھائی قیمتی سوٹ پہن کر بڑی گاڑیوں میں گھومے گا..... شاندار آفس میں بیٹھا کرے گا..... لوگ اس کی قسمت پر رشک کریں گے..... ورنہ زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا؟ علمہ بھابھی جیسی غریب مسکین سی ایک لڑکی آپ پسند کر کے لے آئیں گی جسے عمر بھر پالتا رہے گا..... معیار زندگی نیچے جاتا رہے گا..... کیا ہاتھ آئے گا بھلا اس کے..... عمر بھر کی محرومیوں کے سوا؟؟ زرباب بھائی کی طرح اس کے کندھے بھی شادی کے دوسرے سال ہی جھک جائیں گے.....''

پھر ایک تیسری آواز اس نے سنی..... عارف کی آواز..... ابھی کچھ دیر قبل جو کچھ اس نے زرباب سے کہا تھا.....

''خوش قسمت تو آپ ہیں بھائی..... زندگی نے سب کچھ ہی دے دیا آپ کو..... وہ سب کچھ جو پانے کے لیے میں نے رانیہ جیسی متکبر لڑکی سے شادی کا فیصلہ کیا..... آپ کو بنا چاہے ہی مل گیا you are a very lucky person......''

علمہ اپنے خیالوں سے چونک اٹھی..... زرباب اسے ڈھونڈتا ہوا کچن تک چلا آیا تھا..... ''کب سے آوازیں لگا رہا ہوں..... تمہیں خبر ہی نہیں ہے..... نجانے کون سے خیالوں میں گم رہتی ہو آج کل.....''

علمہ گڑبڑا کر کھڑی ہوئی.....

''عارف؟''

''چلا گیا ہے.....''

''اتنی جلدی..... چائے بھی نہیں پی؟''

''رانیہ کا فون آ گیا تھا..... اسے جانا پڑا..... مجھے چائے بنا دو..... مجھے اپنی پیکنگ بھی کرنی ہے.....''

وہ نروٹھے سے انداز میں کہہ کر پلٹ گیا..... علمہ کا دل نامانوس انداز میں دھڑکا..... تو پھر پیکنگ کا وقت آ گیا..... اس قدر جلدی..... ابھی تو بہت کچھ ان کہا، ان سنا ہی تھا.....

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ دل گیر سی ہو کر چائے بنانے لگی...... پھر اسے خیال آیا...... زرباب کا لہجہ اس قدر مختلف کیوں تھا؟ اس کے انداز میں برہمی کیوں تھی؟ چہرے پر ایک عجیب ناگواری کی سی کیفیت تھی...... کیوں، کیوں، کیوں...... علمہ بے چین ہو گئی...... زرباب جسمانی طور پر ہی نہیں...... دلی طور پر بھی اس سے دور ہو رہا تھا......

☆☆☆

وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی کی ناٹ درست کر رہا تھا۔ جب اس کی نظر کمرے کے دروازے پر کھڑی علمہ سے ٹکرائی...... زرباب نے لمحہ بھر کے لیے علمہ کے بے چین انداز اور اداس نظر پر غور کیا پھر وہ دوبارہ اپنے عکس کی جانب متوجہ ہو گیا...... قیمتی گھڑی اٹھا کر کلائی پر باندھی...... پرفیوم کا اسپرے کیا...... بالوں کو ایک بار پھر سے سنوارا اور پھر ہینگر سے اپنا کوٹ نکالنے لگا...... ''لائیں زرباب...... میں پہنا دیتی ہوں......'' علمہ تیزی سے آگے بڑھی......

زرباب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا...... ''میں خود پہن لوں گا...... یہ کوئی اتنا مشکل کام نہیں ہے......'' بظاہر اس نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا لیکن اس کے انداز میں جو اجنبیت اور بے گانہ پن تھا اس نے علمہ کو ششدر کر دیا......

''زرباب......'' اس کے لبوں سے زرباب کا نام یوں نکلا جیسے مالا سے موتی ٹوٹ کر گرا ہو......

زرباب نے اس کی پکار پر دھیان نہ دیا...... وہ کوٹ پہن کر اپنا آپ اپنے آئینے میں جانچ رہا تھا...... علمہ آہستگی سے جا کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو گئی......

''آپ...... ناراض ہیں زرباب؟ کچھ غلطی ہوئی مجھ سے؟''

زرباب نے لمحہ بھر کو اسے دیکھا...... علمہ کو لگا اس کی نظر میں گہرے طنز کی چھاپ تھی!

''نہیں......'' پھر وہ بولا تھا...... ''میں بھلا کیوں ناراض ہونے لگا!''

''آپ مجھے یوں دیکھتے ہیں جیسے کسی اجنبی کو دیکھتے ہوں...... ایسا کیوں ہے زرباب؟''

''علمہ......'' زرباب اپنا بریف کیس اٹھا کر، ٹھہر کر بولا، ''کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ کسی کے ساتھ عمر کے کتنے ہی برس گزار کر بھی ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے دو منزلوں کے مسافر کچھ دیر کے لیے کسی سائے تلے اکٹھے ہوئے ہوں...... ہوتا ہے نا ایسا؟؟''

علمہ کھلی آنکھوں سے اس کا وجیہہ چہرہ دیکھ رہی تھی...... زرباب اس کے قریب سے گزر کر باہر چلا گیا...... پھر کچھ وقت افنان کے ساتھ گزار کر وہ ایئرپورٹ روانہ ہو گیا تھا...... علمہ نے اسے سی آف کرنے کو اس کے ساتھ جانا چاہا لیکن زرباب نے اسے اس کی بھی اجازت نہ دی......

''کیا فرق پڑتا ہے......'' وہ بولا تھا...... ''جنہیں رخصت ہونا ہو...... وہ نہ مڑ کر دیکھتے ہیں اور نہ کسی کے روکے سے رک جاتے ہیں......''

''میں نے کب کہا زرباب...... کہ آپ مڑ کر دیکھیں...... یا میری آواز پر رک جائیں...... یا میرے کہنے پر نہ جائیں...... میں نے تو اب تک صرف سنا ہی ہے زرباب...... کہا تو کچھ بھی نہیں اور کچھ نہ کہنے پر بھی...... نجانے وہ کون سا ناکردہ گناہ ہے...... جو میرے نامے میں درج ہو گیا ہے......''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

علمہ نے اس کی باہر جاتی ہوئی گاڑی کو پورچ کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر دیکھتے ہوئے سوچا تھا ڈرائیور اسے چھوڑنے جا رہا تھا......

زرباب پچھلی نشست پر ساکت و صامت بیٹھا تھا...... اس نے مڑ کر پیچھے کھڑی علمہ کو دیکھنے کی کوشش نہ کی تھی!

☆

پوچھے ہے جیا

تم کون پیا!!

تم زندگی تھے!

یا اجنبی تھے؟؟

پر میرے لیے

اک روشنی تھے!!

تم روٹھ گئے

تو ایسا لگے

ہر سمت گھٹا......

ہر سمت دھواں......

دن اور رات عجب سی بے کیفی کا شکار ہو کر رہ گئے تھے...... زرباب کی یاد اب بھی پہلے کی طرح بے قرار رکھتی تھی لیکن پہلے اس بے قراری میں بھی ایک خوشی چھپی ہوئی ہوتی تھی...... اب کی بار اس بے قراری میں اداسی اور دل گیری تھی...... ایک خوف تھا...... وسوسہ اور اندیشہ تھا...... وہ کیوں اس سے گریزاں ہوا تھا؟

اس کے انداز میں ہمیشہ والی گرم جوشی اس مرتبہ ناپید کیوں ہوئی تھی؟

اسے علمہ سے شکایت کیونکر ہوئی تھی؟ علمہ نے تو اپنی جانب سے اسے وہی محبت وہی توجہ وہی ہمیشہ والا سکون دینے کی پوری کوشش کی تھی...... پھر ایسا کیوں ہوا کہ زرباب اتنی بے دلی اور بے گانے پن سے الوداع کہہ کر گیا تھا؟ بہت سے سوالیہ نشان تھے جو اس کے اردگرد چکراتے رہتے تھے اور علمہ کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہ تھا......

زرباب کا فون پہلے ہر دوسرے دن آ جایا کرتا تھا لیکن اب کئی کئی روز گزر جاتے تھے اور وہ فون نہ کرتا تھا...... علمہ اپنے سیل فون یا لینڈ لائن نمبر کی بیل بجنے پر ہر کام چھوڑ کے دیوانہ وار بھاگتی تھی لیکن کبھی سیما کا فون ہوتا تو کبھی ارما کا...... اور کبھی کبھار رامش کا...... جو اکثر اس کا حال احوال پوچھا کرتا تھا...... نجانے کیا بات تھی علمہ اب تک اپنی اداسی اور پریشانی کسی سے بھی شیئر نہ کر پائی تھی۔

زرباب کی بے التفاتی کا ذکر کسی سے کرنا اس کے لیے شاید ممکن ہی نہ تھا...... زرباب اس کا لباس تھا...... اس کا سائبان...... اس کی محبت

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

......زرباب کے لیے کسی سے کچھ کہنا اپنی محبت کی بے توقیری کو محسوس کرنا تھا...... علمہ اپنی محبت کی بے توقیری محسوس کرتی تو جینا اس کے لیے آسان نہ رہتا......سو کسی خوش کن لمحے کی چاہ میں وہ بہت سے اداس دنوں کو بناء جیے ہی گزارے جاتی تھی۔ سیما کے یہاں بیٹا ہوا اور ارما کے یہاں ایک پیاری سی بیٹی نے جنم لیا تو بے کیف دنوں نے کچھ عرصے کے لیے اس خوبصورت بنگلے کو خیر باد کہا...... علمہ نے ان دونوں کو پھر سے اپنے پاس بلا لیا تھا...... چار بچوں کی موجودگی سے گھر، گھر لگنے لگا...... کہیں افنان اور گڑیا کھیلتے ہوئے نظر آتے تو کہیں سیما کا بیٹا اور ارما کی بیٹی رو رو کر شور مچائے رکھتے......وہ دونوں ان کے رونے سے عاجز آ جاتی تھیں لیکن علمہ ان کے رونے سے بھی خوش ہوا کرتی تھی ...... وہ اپنے اندر کے سناٹے اور اس بڑے، خوبصورت سے گھر کے سناٹے سے اکتا گئی تھی...... اسے آوازوں کی، ہلچل کی، ہنگامے کی ضرورت تھی...... خواہ وہ ہلچل چھوٹے بچوں کے رونے کی آوازوں کی ہی کیوں نہ ہوتی...... وہ ہنگامے چھوٹے چھوٹے کھلونے کے پیچھے لڑائی کی صورت ہی کیوں نہ برپا ہوئے ہوتے......

ایسا ہی ایک دن تھا جب افنان اور گڑیا آگے پیچھے بھاگ رہے تھے...... سیما اور ارما برآمدے کی دھوپ میں بیٹھی کینو چھیل چھیل کر مزے سے کھا رہی تھیں اور علمہ ارما کی بیٹی کو نہلا کر کپڑے پہنا رہی تھی جب ملازمہ نے کسی کی آمد کی خبر دی...... چند لمحوں میں عارف وہاں موجود تھا...... علمہ نے مسکرا کر گرم جوشی سے اس کا استقبال کیا جبکہ سیما اور ارما قدرے بے مزہ سی ہو کر وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئیں......

عارف ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا...... نجانے کیوں اس کا چہرہ اور آنکھیں بھی خالی خالی سی لگتی تھیں...... وہ افنان اور گڑیا کو دیکھ رہا تھا......

''کیسے ہو عارف...... بہت دن بعد آئے ہو...... رانیہ کو لے آتے ساتھ؟'' علمہ ارما کی بیٹی کو اندر لٹا کر آئی تو عارف کو گم صم سا پا کر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی......

عارف نے اپنے خیالوں سے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

''رانیہ کو......'' وہ یوں بولا جیسے علمہ نے کسی اجنبی کے متعلق کچھ پوچھا ہو......

''ہاں...... مصروف تھی کیا؟''

''شاید......'' وہ چند لمحوں بعد بولا ''مجھے تو ایسا لگتا ہے بھابی...... سبھی مصروف ہیں وہاں...... سوائے میرے ایک میں ہی فارغ ہوں......''

علمہ کو اس کا طرز تکلم کچھ عجیب سا معلوم ہوا تھا...... اس نے عارف کو غور سے دیکھا...... اس کی رنگت زرد ہو چلی تھی...... چہرے پر وحشت کا ڈیرا تھا...... اس نے کافی دنوں سے شیو بھی نہیں بنائی تھی......

''کیا بات ہے عارف...... ایسا لگتا ہے تم کچھ بیمار رہے ہو پچھلے دنوں!'' وہ ہمدردی سے بولی......

''میں بیمار ہی ہوں بھابی...... پچھلے دنوں سے نہیں...... ایک طویل عرصے سے...... شاید کئی سالوں سے......''

''کیا بیماری ہے؟'' علمہ گھبرا گئی......

''حسد، شک، وہم، وسوسے...... مقابلہ بازی...... ایسی بہت سی بیماریاں...... نجانے کب سے لاحق ہیں......'' وہ گم صم سا بولا

علمہ کو عارف کی ذہنی حالت پر شک گزرا...... وہ اسے اپنے حواسوں میں نہ لگتا تھا......

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"عارف...... تمہیں آرام کی ضرورت ہے...... تم کچھ دیر کے لیے ریسٹ کرو...... اندر لیٹ جاؤ...... میں چائے بنا دیتی ہوں......"

"نہیں نہیں......" وہ گھبرا کر بولا، "میں اب چلوں گا...... بس آپ سے ملنے آیا تھا...... مل لیا...... اب میں جاؤں گا!"

"کہاں جانا ہے...... گھر ہی جاؤ گے...... تو یہ بھی تو تمہارا ہی گھر ہے......"

عارف بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا......

"بھابھی...... ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا!"

"کس لیے؟" علمہ ہونق رہ گئی......

"میں آپ سے ہر بات کی معافی مانگ رہا ہوں...... اب تک میری طرف سے آپ کو جو بھی تکلیف پہنچی......"

"لیکن مجھے تو تمہاری جانب سے کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچی عارف!"

"آپ کا دل بہت بڑا ہے...... اتنے بڑے دل والے بھی کبھی کبھی بہت بڑی چوٹ کھاتے ہیں!" علمہ کے دل کو اس کے الفاظ سے دھچکا سا لگا تھا...... لیکن عارف اس کے چہرے کا رنگ دیکھنے کے لیے رکا نہیں...... وہ تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا......

☆

زرباب کو گئے تین ماہ بہت آہستگی سے گزر گئے تھے...... کوئی آہٹ، کوئی چاپ کیے بنا...... اس عرصے میں علمہ نے صرف اپنے دل کی دھڑکنوں کو گنا تھا...... دوسرا کوئی کام اسے نہیں تھا...... اور اب وہ صرف زرباب کی آمد کی خبر سننا چاہتی تھی۔ اب دن کاٹنا بھی مشکل ہو رہے تھے اور راتیں بھی...... ایسے میں زرباب کے فون کی خبر اس کے لیے بہت خوشگوار ثابت ہوئی تھی...... وہ اس وقت لان کی عقبی دیوار پر مالی سے بیل چڑھوا رہی تھی...... ملازمہ نے اسے فون کی بابت بتایا تو وہ مالی کو سیڑھی پر ہی چھوڑ کر بھاگتی ہوئی اندر چلی آئی...... اس کا سانس پھول رہا تھا...... افنان ریسیور سنبھالے زرباب سے محوِ گفتگو تھا...... علمہ نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے ریسیور لے لیا......

"ہیلو زرباب!" اس نے کھنکتے لہجے میں کہا...... اسے امید تھی زرباب اسے اپنی آمد کے بارے میں مطلع کرے گا......

دوسری جانب چند لمحے خاموشی چھائی رہی پھر وہ بولا......

"تم نے افنان سے فون کیوں لیا......؟ مجھے اس سے بات کر لینے دو!"

علمہ کو لگا ڈھیروں پانی اس کے اوپر سے گزر گیا ہو...... اس نے فون افنان کو دے دیا وہ زرباب سے مختلف کھلونوں کی فرمائشیں کر رہا تھا...... پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد اس نے فون علمہ کو تھما دیا اور بھاگتا ہوا باہر چلا گیا......

"ہیلو زرباب...... کیسے ہیں آپ!" اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا...... "میں ٹھیک ہوں......" وہ مصروف سے انداز بولا......

"آپ...... کب آ رہے ہیں؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"کچھ کہہ نہیں سکتا...... میں نے اس مرتبہ اپنی چھٹی کینسل کروالی ہے۔ مجھے اسکاٹ لینڈ جانا ہے...... کمپنی کا کام بھی ہے اور یہاں جو دوست وغیرہ ہیں وہ بھی اصرار کر رہے ہیں، ہو سکتا ہے میں تین ماہ بعد ہی آسکوں...... تمہیں کوئی پرابلم تو نہیں ہے؟؟ ویسے ہونا تو نہیں چاہیے...... رقم میں نے تمہارے اکاؤنٹ میں بھیج دی ہے چیک کر لینا......"

علمہ دونوں ہاتھوں میں ریسیور تھامے خاموش کھڑی تھی...... دل اسے پکار رہا تھا، لب بہت کچھ کہنا چاہتے تھے، پوچھنا چاہتے تھے لیکن وہ فون بند کر چکا تھا...... علمہ کو کافی دیر بعد احساس ہوا کہ وہ مسلسل انگیج ٹون سن رہی ہے...... اس نے فون کریڈل پر رکھ دیا...... دوپٹے کے پلو سے آنکھیں پونچھتی ہوئی وہ پھر لان میں چلی گئی تھی۔

☆

عارف اور رانیہ کی علیحدگی کی خبر اسے ثوبیہ نے دی تھی...... خبر سن کر علمہ سے کچھ دیر کے لیے سانس لینا دشوار ہو گیا تھا...... عارف رانیہ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر ثوبیہ کے پاس یواے ای چلا گیا تھا۔ وہاں ثوبیہ کے شوہر نے اس کے لیے چھوٹی موٹی نوکری کا بندوبست کر دیا تھا۔ اب وہ وہیں رہائش پذیر تھا...... گہرے دکھ کے بوجھ تلے علمہ خاموش تھی لیکن ثوبیہ بے حد جذباتی پن سے بول رہی تھی...... "اچھا ہی ہوا بھابی اس چڑیل نما سے پیچھا چھوٹا عارف کا...... زندگی کو مذاق بنا دیا تھا اس نے...... وہ کوٹھی نہیں قید خانہ تھی جہاں بولنے، ہنسنے، حتیٰ کہ سانس لینے پر بھی پابندی تھی...... عارف نے شاید کبھی آپ سے کچھ کہا نہ ہو لیکن سچ یہ ہے کہ عارف نے ایک بے حد غلط فیصلہ کیا تھا جس کی اس نے جی بھر سزا بھگتی ہے...... اب کچھ عرصہ تڑپے گا ضرور لیکن پھر پرسکون ہو جائے گا......"

"خدا کرے ایسا ہی ہو......" علمہ مدھم آواز میں بولی......

"آپ عارف کے لیے اچھی سی لڑکی ڈھونڈیں بھابی...... بالکل آپ جیسی ہو...... خوبصورت، خوب سیرت، سلیقہ شعار...... زندگی کو جنت بنا دینے والی لڑکی...... آپ تو زرباب بھائی کو لگی ہوئی دعا ہو...... سچ ہی تو ہے...... عارف بھائی نے امی کو دکھ دیا تھا اور زرباب بھائی نے ان کی بھرپور خدمت کی تھی...... دونوں نے ہی اپنے کیے کا پھل پایا ہے......"

ثوبیہ کے الفاظ کئی دن اس کے تعاقب میں رہے تھے...... وہ سوتے جاگتے ان الفاظ کی بازگشت سنا کرتی تھی......

"بہت خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ ثوبیہ...... جنہیں کسی کی دعا لگ جاتی ہے اور وہ اپنے کیے کا پھل پا لیتے ہیں...... ورنہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ابر کی صورت اپنا آپ برسا کر بھی خالی رہتے ہیں...... وجود سے عدم بن جاتے ہیں...... اپنا آپ گنوا کر بھی ناقابل اعتبار ٹھہرتے ہیں...... کچھ ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں!"

☆

شام سے جو بادل چڑھتے چلے آرہے تھے انہوں نے یکبارگی سیاہ چولا پہنا، گھنگھور زلفیں کھولیں اور زور و شور سے آہ و بکا کرنے لگے...... ہوا بھی ان کی ہم نوا بن گئی...... ان کے کہنے پر اپنے پر کھول کر افق تا افق چیختی چنگھاڑتی، دلوں کو سہمانے لگی...... درخت سر پٹخنے لگے...... آپس میں

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لپٹ لپٹ ایک دوسرے کا احوال سننے لگے...... مینہ موسلا دھار برسنا شروع ہوا تو چند گھنٹوں میں گھٹنوں گھٹنوں پانی کھڑا ہو گیا......

علمہ افنان کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی...... ہاتھ میں تسبیح لیے، جو یاد آتا، پڑھتی جا رہی تھی...... اسے ایسے موسم سے خوف محسوس ہوتا تھا اور فی الوقت تنہائی اس کے خوف میں مزید اضافے کا باعث تھی...... دل میں شدید خواہش تھی کہ کاش کوئی اپنا چلا آئے، جس کے آنے سے دل کو جکڑتا خوف اپنی موت آپ مر جائے...... لیکن کس اپنے کی خواہش کرتی وہ! وہ تو اپنوں کو ترسی ہوئی ایک معصوم تنہا عورت تھی......

کال بیل کی آواز نے اسے مزید خوف سے دوچار کیا تھا...... اس طوفانی بارش میں کون دیوانہ تھا جو گھر سے نکلا تھا اور یہاں تک چلا بھی آیا تھا......

''کون ہے!'' علمہ نے انٹر کام پر پوچھا......

''میں ہوں...... رامش!''

تسلی و اطمینان کے کئی باب وا ہوئے تھے! علمہ کو اپنے اندر توانائی دوڑتی محسوس ہوئی...... افنان کو سینے سے لگائے، دوسرے ہاتھ میں چھتری لیے وہ گیٹ تک چلی آئی...... وہ باہر کھڑا بری طرح بھیگ رہا تھا...... علمہ نے چھتری اسے دینا چاہی لیکن وہ انکار کرتا پورچ میں چلا آیا......

اسے کھانسی ہو رہی تھی......

''رامش...... آپ اندر آئیں......'' علمہ اندر کی جانب بڑھتے ہوئے بولی......

''نہیں......'' رامش نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا، ''میں یہاں ٹھیک ہوں......''

''لیکن کیوں؟'' علمہ حیران ہوئی، ''آپ بھیگے ہوئے ہیں...... آپ کو کھانسی ہو رہی ہے...... آپ اندر آ کر چینج کریں...... میں آپ کو چائے بنا کر دیتی ہوں......''

''آپ مجھے ایک کرسی دے دیں......'' وہ کھانستے ہوئے بولا، ''میں یہیں ٹھیک ہوں...... میری گاڑی پچھلے مین روڈ پر بند ہو گئی ہے...... میں نے ڈرائیور کو فون کیا ہے وہ دوسری گاڑی لے کر آتا ہی ہوگا...... اتنی دیر کے لیے آپ کی چھت مستعار لی ہے میں نے!''

علمہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے...... اپنے ہی دیئے ہوئے گھر کی چھت کو مستعار لیے ہوئے وہ شخص کتنا اونچا، کتنا عظیم لگا تھا اسے...... وہ چاہتی بھی تو بیان نہ کر پاتی......

''رامش...... پلیز!'' وہ نرمی اور التجا سے بولی، ''میں نے کبھی آپ سے اس طرح کی ریکویسٹ نہیں کی...... آج کر رہی ہوں۔ اندر آ جائیے...... یہاں بہت سردی ہے اور آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے ہیں...... پلیز......''

رامش کے چہرے پر سخت تذبذب تھا...... پھر وہ سر جھکا کر علمہ کے پیچھے چل دیا...... لاؤنج میں دونوں آگے پیچھے پہنچے تھے......

''آپ......''

علمہ نے کچھ کہنا چاہا تھا اس سے پہلے ہی ہر طرف گھپ اندھیرا ہو گیا...... لائٹ چلی گئی تھی...... مائی گاڈ......'' رامش بے اختیار بولا......

''میں کینڈلز جلاتی ہوں......'' اندھیرے میں علمہ کی پرسکون آواز ابھری تھی......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کچن میں آ کر اس نے کینڈل اسٹینڈ پر لگی تمام کینڈلز جلا دیں...... پھر دوسرے اسٹینڈ کی کینڈلز جلا کر اس نے لاؤنج میں کھڑے رامش کو دیکھا تھا......

''میں یہ اسٹینڈ ادھر کمرے میں رکھ دیتی ہوں...... الماری میں زرباب کے کپڑے ہیں آپ لباس تبدیل کر لیں ورنہ آپ کی طبیعت مزید خراب ہو سکتی ہے......

''علمہ...... میرا خیال ہے...... میں چلتا ہوں......''

''جب تک ڈرائیور آئے گا میں کم از کم چائے تو پلا سکتی ہوں آپ کو!''

رامش کو احساس ہوا کہ علمہ کے لیے یہ صورتحال کسی بھی پریشانی کا سبب نہ تھی...... وہ بالکل مطمئن تھی...... افنان کو مسلسل گود میں لیے وہ عجب طرح کا تحفظ محسوس کر رہی تھی...... پھر اس کے لہجے میں اتنی قطعیت اور اپنائیت تھی کہ کسی طرح کے انکار کا جواز ہی نہ تھا......

علمہ کچن میں آ کر چائے بنانے لگی۔ اس کے دل میں اب کسی طرح کا کوئی ڈر خوف نہ تھا...... آندھی، طوفان، شائیں شائیں کرتے، سر ٹکراتے درخت، گھپ اندھیرے میں ڈوبا ہوا گھر، کہیں کہیں لہراتے موم بتیوں کے شعلوں کے سائے...... اسے کسی چیز سے خوف محسوس نہ ہو رہا تھا...... رخساروں پر کسی کے دست تسلی نے بہت نرمی سے تھپکی دی تھی......

چائے کے دو کپ بنا کر وہ لاؤنج میں آئی تو رامش زرباب کا شلوار سوٹ پہنے صوفے پر بیٹھا تھا...... اس کی انگلیوں میں سگار تھا! علمہ نے پہلی مرتبہ اسے سگار پیتے دیکھا تھا......

علمہ نے اس کا کپ اس کے سامنے رکھا......

''شکریہ!'' وہ مدھم آواز میں بولا......

وہ دوسرا کپ لے کر مقابل صوفے پر بیٹھ گئی تھی......

''آپ یوں تنہائی میں خوفزدہ نہیں ہوتیں؟'' رامش نے اسے سامنے پا کر سگار ایش ٹرے میں ڈال دیا تھا......

''کبھی ہو بھی جاتی ہوں...... لیکن...... کیا کیا جا سکتا ہے؟'' وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی......

''آپ...... زرباب کے پاس چلی جائیں......'' وہ کچھ دیر بعد بولا، ''میں نہیں سمجھتا آپ کا یوں تنہا رہنا مناسب ہے......''

''زرباب...... کو ایسے ہی مناسب لگتا ہے!'' علمہ آہستگی سے بولی......

''کیوں......'' وہ بے اختیار بولا پھر شرمندہ سا ہو گیا،

''سوری...... میں آپ کی زندگی میں زیادہ ہی مداخلت کرنے لگا ہوں شاید......''

علمہ خاموشی سے چائے پینے لگی......

''یا پھر میں بھائی صاحب سے کہہ کر زرباب کی پوسٹنگ یہیں کروا دیتا ہوں......'' رامش نے اپنے طور پر ہی فیصلہ کیا تھا...... ''کب تک

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

یونہی تنہائی کی زندگی گزاریں گی آپ!"

"آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے!" دفعتاً علمہ بولی، "آپ...... کب تک یوں تنہائی کی زندگی گزاریں گے؟ اپنے بارے میں کبھی سوچا ہے آپ نے؟"

"میں کہاں تنہا ہوں علمہ...... آپ مجھے تنہا نہ سمجھا کریں!" وہ دھیرے سے بولا......

"پھر بھی رامش...... ایسی باتوں سے زندگی نہیں گزرتی......"

"گزرتی......"

"گزر رہی ہے......"

"کسی کو اپنی زندگی میں شامل کر کے تو دیکھیں...... اپنے لیے نہ سہی، کسی اور کے لیے سہی!"

اس لمحے لائٹ آ گئی تھی...... علمہ نے اٹھ کر موم بتیاں بجھا دیں...... باہر گاڑی کا ہارن بجا تھا......

"میرا خیال ہے ڈرائیور آ گیا......" رامش اٹھ کھڑا ہوا، "میں چلتا ہوں!"

"جو کچھ میں نے کہا، اسے یاد رکھیے گا...... اس انتظار لاحاصل کی کیفیت سے نکل آئیں رامش یہی ہم سب کے لیے بہتر ہے!"

رامش نے بے حد چونک کر اسے دیکھا تھا...... کچھ دیر کے لیے وہ اس کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑا رہا تھا......

"انتظار لاحاصل!" پھر وہ زیر لب بولا، "آپ کیسے جانتی ہیں؟؟"

علمہ نے جواب نہ دیا...... سر جھکا کر رہ گئی تھی......

"خدا حافظ!" رامش آہستگی سے بول کر چلا گیا تھا...... "دروازہ بند کر لیں!"

علمہ اپنی جگہ پر آ بیٹھی...... افنان سو گیا تھا...... علمہ اسے بستر پر لٹانے کے خیال سے اٹھ کر کمرے میں چلی آئی...... افنان کو بستر پر لٹا کر، اس کے ماتھے پر سے بال سمیٹ کر علمہ کچھ دیر اس کے قریب بیٹھی اس کا چہرہ دیکھتی رہی...... وہ بالکل زرباب پر گیا تھا...... وہی آنکھیں، وہی لب، وہی پیشانی...... علمہ نے جذب کے عالم میں اس کی پیشانی چوم لی...... پھر یکایک اسے خیال آیا...... باہر کا گیٹ کھلا تھا...... وہ اتنے بڑے گھر میں اکیلی تھی...... پھر یہ خطرناک موسم! وہ اٹھی پھر اس کے ہونٹوں سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی...... دروازے پر کوئی کھڑا تھا...... علمہ کا دل سہا پھر خوشی سے کھل اٹھا...... وہ زرباب تھا...... زرباب کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا!

"زرباب......" علمہ تیزی سے اس کے قریب پہنچی تھی...... اس کے ہاتھوں نے زرباب کے کاندھوں کو چھوا، "زرباب...... آپ...... یوں اچانک...... بغیر کسی اطلاع کے...... میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو" زرباب کے ہاتھوں نے آہستگی سے اس کے ہاتھوں کو تھاما پھر خود سے الگ کر دیا......

"کون تھا یہاں...... کچھ دیر پہلے......" اس کے لہجے میں سرد مہری، آنکھوں میں بے اعتباری، چہرے پر بلا کی اجنبیت تھی......

علمہ ساکت رہ گئی۔ اس سے کچھ جواب نہ دیا گیا...... وہ زرباب کی بے اعتبار آنکھوں میں اپنا مقام تلاش کرنے لگی......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''بولو...... جواب دو!'' زرباب نے اس کے کاندھے پکڑ کر اسے جھنجھوڑ دیا: ''کون تھا یہاں؟؟ اس موسم میں، اس تنہائی میں...... اس برستی بارش میں...... کس کے ساتھ تھیں تم؟؟''

علمہ کسی پتھر کے بت کی مانند ساکت کھڑی تھی......

''میں نے خود...... اپنی آنکھوں سے اسے یہاں سے نکل کر جاتے دیکھا ہے علمہ...... اس کے قدموں کے نشان ہمارے بیڈروم تک جا رہے ہیں...... اس کا لباس میرے واش روم میں موجود ہے...... اس کی انگوٹھی...... اس کا سگار باکس...... سب میرے کمرے میں پڑا میرا منہ چڑا رہا ہے...... میری ناموس کا مذاق اڑا رہا ہے...... تم نے علمہ...... تم نے...... مجھے جیتے جی مار دیا...... مار دیا مجھے......'' یکا یک زرباب نے دونوں ہاتھوں سے اس کا گلا پکڑ لیا......

''تمہاری جیسی معصوم صورت اور مکروہ سیرت عورتوں کا مر جانا بہتر ہے...... تمہیں مر جانا چاہیے علمہ...... جو اپنے شوہروں کے اعتماد، اعتبار اور عزت کو دھجی دھجی کر کے بکھیر دیتی ہیں علمہ...... تمہیں مر جانا چاہیے......''

علمہ کے لبوں سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلی تھیں...... افنان اٹھ کر رونے لگا...... پھر وہ بستر سے اتر کر دوڑتا ہوا ان دونوں تک چلا آیا تھا......

''مما کو چھوڑو...... مما کو چھوڑو......'' وہ زرباب کا پائنچہ کھینچنے لگا......

زرباب ہوش میں آ گیا تھا...... اس نے علمہ کو چھوڑا تو وہ کٹے ہوئے درخت کی طرح فرش پر گری تھی...... افنان اس کا چہرہ تھام کر زور زور سے رونے لگا...... اسے آوازیں دینے لگا......

''زرباب......'' وہ کراہی......

''زرباب......'' پھر وہ قدرے ہوش میں آ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی......

''زرباب!'' پھر وہ پوری طاقت سے چیخی تھی، ''زرباب...... آپ ایسا نہیں کہہ سکتے...... زرباب آپ ایسا نہیں کر سکتے...... زرباب جھوٹ ہے یہ...... بہتان ہے...... خدا کے واسطے مجھے چھوڑ کر نہ جائیں...... خدا کے واسطے مجھے چھوڑ کر مت جائیں زرباب......''

اپنا سامان واپس لے جاتے زرباب کے کانوں سے اس کی آوازیں ٹکرا رہی تھیں لیکن وہ اندھا اور بہرا ہو چکا تھا...... ٹیکسی والے کو اس نے واپس ایئرپورٹ چلنے کے لیے کہا تھا!

☆

اس نے پھر کبھی دوبارہ مڑ کر نہ دیکھا تھا...... کتنے ہی دن، کتنے ہی ماہ و سال زمانے کی گردش میں گم ہوتے چلے گئے تھے...... یو کے لوٹنے کے بعد اس نے سب سے پہلا کام جو کیا تھا وہ کمپنی کو ریزائن کرنا تھا...... رامش حسن کی کمپنی میں ملنے والی پُر آسائش نوکری کو لات مار کر اس نے ایک دلی سکون محسوس کیا تھا...... یوں بھی پچھلے ماہ اسے اسکاٹ لینڈ میں جس نوکری کی آفر ہوئی تھی وہ اس نوکری کی نسبت زیادہ معقول اور پُرکشش تھی...... وہ پاکستان گیا بھی اسی لیے تھا کہ وہاں جا کر علمہ سے یہ کہہ سکے کہ وہ رامش حسن کی دی ہوئی، خیرات میں ملی ہوئی یہ نوکری ٹھکرا رہا ہے۔ اس کے تمام انتظامات مکمل تھے اس لئے اسے کسی بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا اور نئی نوکری اس کی جھولی میں پکے ہوئے پھل کی طرح آن گری...... سب کچھ

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پیچھے رہ گیا تھا......سب کچھ......

اس کے قدم ایک بار جو چلے تو پھر تھمنا بھول گئے تھے......وہ آگے، آگے اور بہت آگے چلتا گیا...... پیچھے رہ جانے والوں میں اسے اگر کسی کی یاد ستاتی تھی تو وہ اس کا بیٹا تھا......اپنے بیٹے کے سوا اس نے کبھی بھی کسی کو یاد نہ کیا تھا......وہ کسی کو یاد بھی کیوں کرتا؟؟ کسی نے بھلا اسے دیا ہی کیا تھا؟ سوائے ایک احساس زیاں کے! زندگی کے کئی قیمتی برس ضائع ہو جانے کا احساس رگ جاں کو چھیدتا ہوا، کاٹتا ہوا احساس......ایسا احساس جو اسے یورپ کی برفیلی سردی کو بھلا دیتا تھا......اسے آتش دان میں دہکتی لکڑیوں کی ضرورت نہ پڑتی تھی......اس کے دل کے اندر ہزار ہا آتش دان دہک اٹھتے تھے!

وہ کیچڑ سے بنے مردانہ جوتوں کے نشان......جو اس کے کمرے تک چلے گئے تھے......

کھلی ہوئی الماری......واش روم میں لٹکتا، گیلا، مردانہ سوٹ جس سے نکلتی خوشبو کو وہ اچھی طرح پہچانتا تھا......وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی ہیرے کی انگوٹھی......اس نے کئی بار اس کی انگلی میں دیکھی تھی......سگار باکس بھی اس کے لیے انجان نہ تھا......لاؤنج کی میز پر رکھے ایش ٹرے میں پڑا سگار کا ٹکڑا اس وقت بھی دھواں چھوڑ رہا تھا......سینٹر ٹیبل پر چائے کے دو مگ تھے وہ نجانے کب سے وہاں تھا......نجانے کتنا وقت اس نے وہاں گزارا تھا......نجانے ان دونوں نے آپس میں کتنی باتیں کی تھیں......نجانے وہ دونوں کتنا ہنسے تھے......نجانے ان دونوں نے کیا کچھ ڈس کس کیا تھا......شادی سے قبل کا معاشقہ، شادی کے بعد کا رابطہ......زرباب کا اندھا اعتماد......زرباب کی بے وقوفیاں......وہ سب کچھ ڈس کس کر کے کتنا ہنسے ہوں گے......وہ جب دروازے پر کھڑا تھا......علمہ مسکرا رہی تھی......علمہ کی آنکھوں میں گزرے لمحوں کی یاد تھی......علمہ اسے دیکھ کر ڈر گئی تھی......

علمہ کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا......پھر اس نے خود پر قابو پا لیا تھا!

کیوں یاد کرتا وہ یہ سب کچھ؟ کیوں؟ کیا حاصل تھا اس یاد سے؟ یورپ میں اس یاد کو بھلانے کے لیے ''بہت کچھ'' تھا......زرباب اس ''سب کچھ'' میں کھو گیا......وہ کون تھا، کہاں سے آیا تھا، کس کو چھوڑ کر آیا تھا، اسے یاد نہ رہا تھا!

☆

کئی برس بعد اسے اپنا ایک پرانا کولیگ ملا تھا......زرباب جب رامش کی کمپنی کے توسط سے یہاں آیا تھا تب یہی کولیگ اس کے ساتھ تھا......وہ اسے جانتا تھا......زرباب نے اس سے کترا کر گزرنا چاہا تو اس نے زرباب کو کافی کی پیشکش کر دی......موسم کافی بہتر تھا اور کافی کا موڈ بھی تھا......دونوں کافی شاپ پر چلے آئے تھے۔

''بہت آگے چلے گئے ہو تم......'' عبدالباری کافی کا مگ اس کے سامنے رکھ کر بولا تھا......

''وقت بھی تو......آگے چلا گیا ہے......'' زرباب نے گرم کافی کا گھونٹ بھرا......

''ہاں لیکن......اتنے وقت میں اتنی ترقی......کم ہی لوگ کر پاتے ہیں......مجھے دیکھو......گنتی کی ترقیاں ہوئی ہیں ان دس سالوں میں......''

''دس سال؟'' زرباب کی آنکھوں میں دھندسی لہرائی، دس سال گزر گئے......پتہ ہی نہیں چلا۔'' عبدالباری ہنس دیا۔

''وقت گزرنے کا پتہ کب چلتا ہے میرے بھائی......وقت تو بہتا دریا ہے......اس کا بہاؤ اتنا تیز اور یکساں ہے کہ سانس لینے کی مہلت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نہیں ملتی...... خیر...... تم سناؤ...... فیملی کو لے آئے یہاں یا اب تک فیملی وہیں ہے؟''

زرباب لمحہ بھر کے لیے رکا...... پھر کافی کے گھونٹ بھرنے لگا......

''میں نے یہاں شادی کرلی تھی......'' پھر وہ بولا، ''سات سال پہلے!''

''اوہ......'' عبدالباری کو حیرت ہوئی پھر وہ اسے چھپا گیا...... ''اچھا...... خیر...... عام سی بات ہے!''

ان دونوں نے چند لمحے معمول کی گفتگو کی، موسم، یورپ اور لوگوں کے متعلق...... پھر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے تھے......

''زندگی رہی تو پھر کبھی ملیں گے......'' عبدالباری مصافحہ کرتے ہوئے بولا، ''ویسے بھی میرا ٹرانسفر ہوگیا ہے...... اٹلی میں ہوتے ہیں اپنے رامش صاحب...... انہوں نے اپنے پاس بلالیا ہے!''

زرباب کا دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا...... اتنی سردی میں بھی اس نے اپنے کانوں کے قریب پسینے کے قطرے ابھرتے محسوس کیے......

''رامش!'' وہ نہ چاہتے ہوئے بھی آہستگی سے بول پڑا تھا......

''ہاں...... رامش حسن! وہ بھی گذشتہ آٹھ برسوں سے یونہی ملک ملک پھر رہے ہیں......''

''شادی...... نہیں کی انہوں نے؟''

''شادی؟ کرلی ہے کب کی......'' عبدالباری مسکرایا، ''سنا ہے کسی بیوہ یا مطلقہ سے کی ہے۔ صحیح معلوم نہیں مجھے...... ایک بیٹا بھی ہے اس عورت کا...... رامش صاحب اسے اپنے بیٹے کی طرح عزیز رکھتے ہیں...... اکثر میں نے اسے ان کے ساتھ ہی دیکھا ہے!''

زرباب کو لگا، وہ کچھ دیر اور وہاں ٹھہرا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے گا...... اس کی آنکھیں دھواں دھواں ہورہی تھیں...... اسے کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا...... نجانے کس طرح وہ وہاں سے نکلا تھا...... کس طرح اپنی گاڑی تک پہنچا تھا...... پھر گاڑی کے سارے شیشے بند کرکے وہ بہت دیر تک اندر بیٹھا روتا رہا تھا!

☆

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کتنے ہی دن، کتنے ہی موسم، کتنے ہی ماہ و سال اور گزرے تھے......اسے ثوبیہ کی بیٹی کی شادی کا کارڈ ملا تو اسے حیرت ہوئی ا زندگی کس قدر جلد گزر جانے والی چیز کا نام ہے......

ثوبیہ کی بیٹی کی شادی؟؟ ابھی کل کی بات لگتی ہے......وہ ثوبیہ کی شادی کے لیے فکر مند تھا! کس دقت سے، لوگوں سے قرض لے کر، کتنا کچھ بیچ کر اس نے ثوبیہ کی شادی کی تھی......نجانے کیا کچھ یاد آ گیا تھا! وہ سر جھٹک کر خود کو ایئر پورٹ کی گہما گہمی میں مگن کرنے کی کوشش کرنے لگا......

ثوبیہ اور اس کا شوہر اب ابوظہبی میں رہائش پذیر تھے......ثوبیہ کے شوہر نے بھی ان برسوں میں کافی ترقی کر لی تھی......اس کا اپنا بزنس اور اپنا گھر تھا......ثوبیہ کو اپنے گھر میں خوش اور مطمئن دیکھ کر زرباب کو بہت خوشی اور اطمینان محسوس ہوا تھا لیکن ثوبیہ اس کے سینے سے سر لگا کر بہت روئی......اس کے آنسوؤں سے زرباب کی قمیض گیلی ہو گئی......

''میرے دونوں بھائی......دونوں بھائی خوش نہ رہ سکے......'' وہ سسکیاں لیتی رہی......

''قسمت کے لکھے کو کون ٹال سکتا ہے ثوبیہ......تم غم نہ کرو، میں جہاں ہوں، جیسا ہوں خوش ہوں......''

ثوبیہ کے آنسو تھمنے کا نام نہ لیتے تھے......وہ روئے جاتی تھی......زرباب کو اس کے آنسوؤں میں عجب سی کیفیت نظر آئی......یہ کیفیت عرصے بعد بھائی سے ملنے کی نہ تھی......یہ کیفیت بھائی کا دکھ محسوس کرنے کی نہ تھی......یہ بیٹی سے بچھڑنے کے خوف کی بھی نہ تھی......زرباب ثوبیہ کے آنسوؤں کی اس کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھا......

☆

شادی کی رسم بہت سادگی سے نہیں تو بہت دھوم دھڑکے سے بھی نہیں کی گئی تھی......سو پچاس مہمانوں کی موجودگی میں علینہ بیاہ کر اپنے پیا سنگ چلی گئی تھی......اس کے جانے کے بعد گھر کی فضا پر ایک سناٹا سا طاری ہو گیا تھا......ایسے سناٹے میں وہ واپس جانے کے لیے پیکنگ کر رہا تھا جب ثوبیہ اس کے لیے چائے بنا کر لے آئی......

''میں کچھ مدد کروں بھائی!''

''نہیں ثوبی......مجھے عادت ہے!'' اس نے ایک نظر بہن پر ڈال کر مسکرا کر کہا تھا......

''بھائی......اکیلے گھبراتے نہیں ہیں؟؟''

''نہیں......'' وہ مختصراً بولا......

''دوسری والی کو کیوں چھوڑا؟؟''

زرباب کے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے رکے تھے......

''میں نے نہیں چھوڑا......'' پھر وہ خود پر قابو پا کر بولا تھا'' وہ خود ہی زیادہ عرصہ نہیں رکی......ایک دن خدا حافظ کہہ کر چلی گئی......''

''پھر کبھی نہیں سوچا گھر بسانے کا؟''

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''نہیں...... میں خود کو مومن تو نہیں سمجھتا لیکن اتنا کافر بھی نہیں ہوں کہ بار بار ڈسا جاؤں''

''آپ...... اب تک بھابی سے بدگمان ہیں!''

زرباب نے ثوبیہ کی بات کا جواب نہیں دیا...... اسے اچانک ہی عبدالباری سے ہونے والی اپنی ملاقات یاد آ گئی تھی...... اس ملاقات میں ادا ہونے والے جملے اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے......

''آپ نے...... عارف کا نہیں پوچھا بھائی......'' ثوبیہ کچھ دیر بعد بولی تھی......

''میں جانتا ہوں...... اسے صحرا نوردی اور آوارہ گردی کی عادت پڑ گئی ہے...... ٹکتا نہیں ہے کسی بھی جگہ...... پھر کیا پوچھنا تھا اس کا...... پھر رہا ہوگا دربدر...... خاک چھانتا......''

''کبھی سوچتی ہوں بھائی...... اسے تو اس کے کیے کی سزا ملی...... آپ کو...... نجانے کس بات کی سزا ملی ہے......''

زرباب کی پیکنگ ہو چکی تھی...... اس نے بیٹھ کر چائے کا مگ اٹھا لیا......

''کس سزا کی بات کر رہی ہو؟''

''عارف کی سزا کی...... جو قدرت نے اسے دی ہے...... سکون قلب چھین لیا گیا ہے اس سے...... اور دنیا بھر کی خاک چھاننے کے لیے اسے چھن لیا گیا ہے......''

ثوبیہ کے لہجے میں بھائی کے لیے اتنا درد تھا کہ زرباب بری طرح چونکے بغیر نہ رہ سکا......

''بہت حاسد تھا وہ...... شروع سے ہی تھا...... اسی لیے امی اسے ہمیشہ ہم بہن بھائیوں میں فوقیت دیا کرتی تھیں...... ورنہ وہ...... ہم سے ہی حسد کرنے لگتا تھا!''

''ہاں......'' زرباب کھوئے کھوئے انداز میں بولا، ''ایسا ہی کچھ تھا!''

''آپ کی شادی ہوئی...... تو جیلس ہو گیا تھا وہ...... سب اسے چھیڑتے تھے کہ زرباب تو آسمان کا چاند توڑ لایا ہے اور چاند تو بس ایک ہی ہوتا ہے...... اب تمہارے لیے کیا بچا!''

ثوبیہ نے گہری سانس بھر کر زرباب کو دیکھا اور مسکرا دی...... اس کی آنکھوں میں آنسو تھے......

''پچھلے سال آیا تھا یہاں...... میرے پاس...... تبھی اپنی کہانی سنا کر گیا تھا......''

دونوں کے درمیان خاموشی کا وقفہ آیا...... زرباب پلک جھپکائے بنا ثوبیہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا! ''جیلس ہو گیا وہ آپ سے...... علمہ بھابی سے...... آپ دونوں کو ایک ساتھ...... ہنستا بولتا دیکھ کر اس کے اندر آگ سی بھڑک اٹھتی تھی...... تب اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ کسی ایسی لڑکی سے شادی کرے گا جس کے آگے علمہ بھابی بہت کم مرتبہ اور کم حیثیت معلوم ہوں گی...... کوئی ایسی لڑکی جو ہر لحاظ سے علمہ بھابی سے آگے ہو گی...... اور رانیہ سے مل کر اسے ایسا معلوم ہوا جیسے وہی ایسی لڑکی ہے جو علمہ بھابی کو ہر مقام پر شکست دے سکتی ہے...... شاید...... رانیہ کے خاندان کی بے تحاشا دولت

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے اسے ایسا سوچنے پر مجبور کر دیا تھا......"

"تم ...... تم کہنا چاہتی ہو ثوبیہ" زرباب بے چین ہو گیا...... اس کا جی چاہا وہ وہاں سے اٹھے اور بھاگ جائے...... اتنا دور...... اتنا دور...... جہاں ثوبیہ کی آواز اس تک نہ پہنچ سکے...... اس کے اندر کوئی بول رہا تھا...... پہلے سے...... وہی سب کچھ...... جو شاید ثوبیہ اب بولنے لگی تھی......"ایسا نہ ہو سکا جیسا عارف نے سوچا۔ رانیہ کسی مقام پر بھی علمہ بھابی کو شکست نہ دے سکی...... شکل، عقل، سیرت، عادت، مزاج، اخلاق...... ہر جگہ ہمیشہ...... علمہ بھابی کا پلڑا بھاری رہا اور رانیہ ہمارے تو کیا خود عارف کا دل ہی نہ جیت سکی...... بلکہ آنے والا وقت عارف کے لیے بد سے بدتر ثابت ہوتا رہا......

پھر آپ کی نوکری بھی قسمت سے اتنی اونچی ہو گئی کہ مقام اور مرتبے کا فرق بھی پہلا سا نہ رہا...... میں سمجھتی ہوں بھائی...... وہ بھی علمہ بھابی کی ہی قسمت تھی...... ان کی نیکیوں اور خدمت کا صلہ تھا جو کچھ آپ کو ملا......"

زرباب کا دل اس کی کنپٹیوں میں دھڑکنے لگا تھا...... وہ ایک ٹک ثوبیہ کو دیکھ رہا تھا......

"عارف کو رانیہ نے دھتکارا تو وہ دل کا بوجھ ہلکا کرنے آپ کے پاس گیا اور وہاں آپ کی خوبصورت، خوشگوار زندگی کو دیکھ کر ایک بار پھر سر سے پاؤں تک حسد کی آگ میں جل کر نہ صرف خود بھسم ہوا بلکہ آپ کی...... زندگی کو بھی...... شعلوں کی نذر کر گیا......"

"ثوبیہ...... ثوبیہ...... یہ کیا...... کہہ رہی ہو تم......" اس کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلا تھا......

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں بھائی...... ویسا کچھ نہیں تھا جیسا عارف نے آپ سے کہا...... جھوٹ تھا وہ سب کچھ...... ایک الزام تھا...... جس میں رتی برابر بھی سچائی نہ تھی...... ایک جلتا انگارہ تھا جو اس نے علمہ بھابی کے دامن میں چھپا دیا تھا......"

ثوبیہ رونے لگی...... زرباب کچھ دیر بیٹھا رہا پھر یکا یک خود بھی زور زور سے رونے لگا تھا...... اس کا جی چاہتا تھا وہ ماتم کرے...... خود پر تھپڑوں کی برسات کر دے...... اپنے اوپر تیل چھڑک کر آگ لگا لے...... وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا...... بس پھوٹ پھوٹ کر روئے جاتا تھا......

اسے سب یاد آ رہا تھا...... سب کچھ......

علمہ نے عارف کے لیے کئی ڈشز تیار کی تھیں...... بہت عرصے بعد وہ ان کے گھر آیا تھا......

"بھائی......" عارف کھانا کھاتے ہوئے بولا تھا، "کہنے کو...... جی تو نہیں چاہتا...... لیکن کہنا ضروری ہے...... آپ اپنے...... ان رامش صاحب سے ذرا محتاط رہا کریں!"

زرباب چمچ منہ تک لے جاتے جاتے رک گیا......

"میں نے کافی کچھ سنا ہے ان کے بارے میں......" عارف کے چہرے کے تاثرات زرباب کو سمجھ نہ آ سکے...... "مثلاً؟" وہ عارف کا چہرہ دیکھنے لگا......

"مثلاً یہ کہ آپ کی شادی سے پہلے ان کا کافی آنا جانا تھا آپ کے گھر...... ان کی والدہ نے تو باقاعدہ الزام لگایا تھا بھابی پر...... کہ انہوں

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نے......سوری......آپ کو شاید برا لگے......کہ انہوں نے راشد صاحب کو ورغلا کر اپنی زلفوں کا اسیر کرلیا ہے......وہ تو راشد صاحب کے معاملے کو رفع دفع کیا تھا......بھول گئے آپ......کیا کچھ نہ دیا تھا ان لوگوں نے جہیز میں؟ ایک معمولی سا اکاؤنٹنٹ کر سکتا ہے اپنی بیٹی کی شادی اس طرح؟؟......"

زریاب کو ڈائننگ ٹیبل کی ہر چیز حرکت کرتی نظر آ رہی تھی......کمرے کی دیواریں اس کے چاروں طرف گھوم رہی تھیں......

"اور پھر شادی کے بعد......کیا کچھ نہ ہوتا رہا آپ کی نظروں کے سامنے؟ لیکن آپ بہت معصوم اور......سادہ ہیں بھائی......" عارف نے بے وقوف کہنے سے گریز کیا......

"ہر موقع پر یہ حضرت فرشتہ بنے موجود ہوتے ہیں......لیکن انسان کیا فرشتہ بن سکتا ہے بھائی؟ بنا کسی غرض کے......بنا اپنے کسی مطلب کے......یوں کسی کے کام آ سکتا ہے؟ نہیں نا؟ اور مطلب؟ مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ معاف کیجئے گا بھائی......میں نے آپ کی غیر موجودگی میں ہمیشہ ہی انہیں......علمہ بھابی کے ساتھ ہی دیکھا ہے!"

عارف دفعتہً خاموش ہوا تھا......علمہ سویٹ ڈش لے آئی تھی......

"یہ لو عارف......تمہیں پسند ہے نا کسٹرڈ ٹرائفل......میں نے اسی لیے آج خاص طور پر بنایا ہے!" علمہ نے مسکراتے ہوئے ڈونگا عارف کے سامنے رکھا......

عارف نجانے کیوں نیپکن سے پسینہ پونچھنے لگا تھا......

"آپ لوگ میٹھا کھائیں......میں تب تک چائے بناتی ہوں!"

علمہ پلٹی تھی......عارف نے میٹھا نہیں کھایا......حالانکہ اسے کسٹرڈ ٹرائفل بہت پسند تھا......وہ چائے کے لیے بھی نہیں رکا......زریاب کو بالکل ساکت وصامت بیٹھا چھوڑ کر وہ خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا......

ایسے ہی زریاب خاموشی سے اٹھا......ثوبیہ اب ساکت وصامت بیٹھی تھی......زریاب اپنا سوٹ کیس اٹھا کر خاموشی سے نکل آیا تھا......

☆

اس کی فلائیٹ دو گھنٹے لیٹ تھی......چیکنگ کے مراحل سے فارغ ہو کر اب وہ لاؤنج میں بے مقصد بیٹھا تھا......ذہن کی دیواروں سے سوچ کی تنجلک بیلیں لپٹی ہوتی تھیں......ہر چند کہ وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا......وہ چاہتا تھا کہ اس کا ذہن ایک سادہ سلیٹ کی شکل اختیار کر لے جس پر کچھ تحریر نہ ہو......لیکن اس سلیٹ پر کبھی ثوبیہ کے جملے ابھر آتے تھے......کبھی عارف کے......اور کبھی عبدالباری کے......

کئی سال گزر جانے کے باوجود وہ کبھی عبدالباری کی گفتگو بھلا نہ پایا تھا......اس نے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو مسلا......

"مجھے چاکلیٹ چاہیے......نہیں یہ والی نہیں......یہ والی نہیں......مجھے بڑی چاکلیٹ چاہیے......"

اس کے برابر بیٹھا بچہ اپنی ماں سے ضد کر رہا تھا......زریاب نے ذہن بٹانے کے لیے بچے کو دیکھا......وہ سات آٹھ سال کا خوبصورت سا بچہ تھا......ماں اسے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی......چند لمحوں بعد ایک چودہ پندرہ برس کا لڑکا بھی آ کر وہاں بیٹھ گیا......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"دیکھو برہان اپنے بھائی کو سمجھاؤ۔ اس کی پسند کی چاکلیٹ نہیں ہے تو میں کہاں سے لاؤں......"

عورت نے عاجز آ کر اس نوجوان لڑکے سے کہا تھا...... وہ اپنے چھوٹے بھائی کو بہلانے کی کوشش کرنے لگا......

"پاپا بھی آ گئے ہیں......" دفعتہً وہ عورت بولی، "اب وہی تمہیں سمجھائیں گے!"

ان تینوں کے ساتھ زرباب نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا تھا...... ایک جھماکہ سا ہوا...... زرباب کے اردگرد سب کچھ اتھل پتھل کر رہ گیا......

"رامش حسن!" وہ بے اختیار کھڑا ہو گیا تھا......

رامش لحہ بھر کے لیے ساکت ہوا...... پھر زرباب نے اس کی آنکھوں میں اپنے لیے سخت تنفر دیکھا...... "رامش...... آپ!"

"دنیا اتنی بڑی نہیں ہے زرباب صاحب...... آپ کو اتنی حیرت کس لیے ہو رہی ہے......" وہ لاتعلقی سے بول کر اپنی فیملی سے باتیں کرنے لگا تھا......

زرباب کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ پاگل ہو جائے گا...... وہ عورت اگر رامش کی بیوی تھی...... وہ بچے اگر رامش کے تھے...... تو تو...... عبدالباری نے تو کہا تھا......

ان لوگوں کی فلائیٹ کا اعلان ہونے لگا تھا...... وہ اپنے ہینڈ بیگز سنبھالنے لگے......

"جسٹ اے منٹ رامش صاحب...... پلیز......" زرباب تیزی سے اس کے مقابل آ گیا...... "میں کچھ پوچھ سکتا ہوں......"

سنہرے فریم میں جڑے شیشوں کے پیچھے دو آنکھیں اس پر مرکوز تھیں......

"میں نے سنا تھا...... آپ نے علمہ سے شادی کر لی ہے؟؟"

"کیا تم اسے...... آزاد کر کے گئے تھے؟" وہ سخت لہجے میں بولا......

زرباب اپنی جگہ ساکت رہ گیا......

"اور اگر تم اسے آزاد بھی کر جاتے...... تو وہ کبھی مجھ سے شادی نہ کرتی...... اسے اپنی عزت اپنی ناموس...... دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز تھی...... افسوس کہ اس کی قسمت میں تمہارے جیسے بدبخت شخص کا ساتھ درج تھا...... جو نہ اس کی محبت کو سمجھ سکا...... نہ اس کی عزت کو......" "وہ...... کہاں ہو گی اب؟" زرباب نے بمشکل پوچھا تھا......

رامش کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو دیکھنا بہت مشکل تھا...... لیکن زرباب ان آنکھوں میں دیکھتا رہا...... "اب پوچھ رہے ہو؟ اب تو......"

اس نے جملہ ادھورا چھوڑ کر گہرے گہرے سانس بھرے تھے "میں...... معافی مانگ لوں گا اس سے......" وہ گڑگڑایا "وہ مجھے معاف کر دے گی......"

"شاید...... کر دیتی...... اگر......" رامش کے لبوں سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلا تھا......

اسپیکر پر رامش حسن کے نام کا اعلان ہو رہا تھا...... فلائیٹ پر اس کا انتظار کیا جا رہا تھا...... اس نے اپنا بیگ اٹھایا......

"سنو...... سنو رامش......" زرباب پاگلوں کی طرح آگے بڑھا "کیا...... کیا رشتہ تھا تمہارے اور اس کے بیچ؟؟"

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رامش کچھ دیر اسے دیکھتا رہا......

''انتظار لا حاصل!'' پھر وہ دھیرے سے بولا تھا، ''یہی رشتہ تھا......یہی قدر مشترک!!''

پھر وہ اپنی بیوی اور بچوں کی تلاش میں نظر دوڑاتا آگے بڑھ گیا تھا......وہ عورت جو دیکھنے میں ہی اس سے بڑی نظر آتی تھی......وہ نوجوان بچہ......جو بیٹے کے بجائے اس کا چھوٹا بھائی لگتا تھا وہ ان کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا......اس کی چال میں اطمینان تھا......یقین تھا......اعتبار تھا......محبت نے اسے خالی رہنے نہ دیا تھا......

اور زرباب اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا......خالی دامن، خالی ہاتھ، خالی نظروں سے......

☆

پوچھے ہے جیا
تم کون پیا
یوں دور کھڑے
کیا سوچا ہے؟
ہر سانس میں ہیں
صدیوں کے گلے
سینے میں چھپا کر
ہم تو چلے
کس اور چلے
کیا تم کو پتہ!
پوچھے ہے جیا
تم کون پیا!!

شیشے کی دیوار کے پار نظر آتا وہ وجود ساکت و صامت تھا......نہ سینے سے سانسوں کے اتار چڑھاؤ کا پتہ چلتا تھا نہ پلکوں کی کسی مدھم جنبش سے کوئی در امید وا ہوتا تھا......

سسٹر مختلف مشینوں پر آتی ہوئی ریڈنگ لے کر باہر نکلی تو وہ پرائے معلوم ہوتے قدموں سے آگے بڑھا......

''اب آئے ہو؟'' وہ چونکا، بڑبڑایا......

''آ تو گیا نا......صبح کا بھولا اگر شام کو لوٹ آئے تو......''

''شام......'' وہ ہنسی، ''یہاں تو اندھیری رات اتر آئی اور اندھیری رات کے لیے ہر چہرہ اجنبی......بھولا بھٹکا!''

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"تم آنکھیں کھول دو......" وہ ملتجی ہوا، "ہزار ہا ستارے چمک اٹھیں گے...... تم مسکرا دو...... یہاں سے وہاں تک دیے ہی دیے چراغاں کریں گے......ایک بار......بس ایک بار......"

کیسا بے رحم جواب تھا......وہ ڈر گیا......اس نے ان ٹھنڈے، سفید پیروں کو مضبوطی سے تھاما......"میں......میں نہیں جانے دوں گا تمہیں......"

"میں نے بھی تو ایک دن یونہی روکا تھا تمہیں......بھول گئے!"

"میں تو مرد تھا......کیسے رکتا......مرد کو رکنا نہیں آتا......پلٹنا آتا ہے......شرمسار ہو کر......"

"میں شرمسار نہیں ہوں......اور میں پلٹ بھی نہیں سکتی......"

"اتنی کٹھور تو نہ تھیں......"

"میں کیا ہوں......میں کیا تھی......مجھے کچھ یاد نہیں پڑتا......ہر طرف دھند ہی دھند ہے......میں اس دھند میں آگے بڑھ رہی ہوں......میں رک نہیں سکتی......کوئی میرا ہاتھ پکڑے بادلوں میں محو پرواز ہے......"

"علمہ......" زریاب بڑبڑایا......

"علمہ......" وہ رویا......

"علمہ......" وہ چیخ پڑا......

"یہ کوما میں ہیں......" کوئی بولا تھا، "جب سے آپ انہیں چھوڑ کر گئے......"

زریاب نے مڑ کر دیکھا......سولہ سترہ برس کے اس نوجوان کو وہ پہلی نظر میں پہچان گیا تھا......"افنان......" اس کے لب ہلے......

"پہلے ان کی گویائی چلی گئی تھی......مگر یہ دیکھتی تھیں اور صرف دروازے کی طرف دیکھتی تھیں......پھر ان کی آنکھیں بھی تھک گئیں انہوں نے آنکھیں بھی بند کر لیں......اب صرف ان کا دل دھڑکتا ہے اور رگوں میں خون چلتا ہے......زندگی سے بس اتنا ہی ناطہ رہ گیا ہے ان کا......ایک انتظار لاحاصل کے لیے زندگی کو بس اتنا ہی چاہیے!"

"میں......میں آ گیا ہوں افنان......میں سب کچھ چھوڑ کر......ہمیشہ کے لیے آ گیا ہوں میرے بیٹے!" وہ آگے بڑھا......

"مت کہیں مجھے بیٹا......آپ کا بیٹا نہیں ہوں میں......میں صرف اس بستر پر لیٹی اس عورت کا بیٹا ہوں......خون کا DNA مل جانے سے کوئی بیٹا نہیں بن جاتا......اور ایک شخص ہے جو میرا کچھ نہیں لگتا لیکن اس نے مجھے پڑھایا لکھایا......مجھے جینا سکھایا......میں اس کا بیٹا ہوں......میری ماں کا زندگی سے جتنا بھی رابطہ ہے......اسی کی بدولت ہے......آپ کہاں سے چلے آئے......اور کیوں......"

"کیونکہ......تمہاری ماں......میرا انتظار کر رہی تھی......" وہ آنسوؤں سے بھیگے ہوئے چہرے کے اندر سے کہیں بولا......

مشین سے آتی بیپ کی آواز لحہ بھر میں بدلی......اور ایک یکساں ٹون میں بدلنے لگی......افنان نے چونک کر اپنی ماں کی طرف دیکھا تھا......

"ماما......ماما......" وہ دیوانوں کی طرح آگے بڑھا......پھر وہ چیخنے لگا تھا......

ڈاکٹرز اور نرس اسٹاف بھی چلے آئے......انتظار لاحاصل ختم ہونے کو تھا......زریاب کے ہاتھوں میں وہ سفید، بے جان پیر تھے......

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

''میں ...... نہیں جانے دوں گا تمہیں ...... نہیں جانے دوں گا!''

ڈاکٹرز اپنی سی کوشش کر چکے تھے ...... انہوں نے بے جان جسم سے آلات اتارنے شروع کیے ...... ''علمہ ...... علمہ ......'' وہ ان پیروں پر جھکا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ......

تبھی افنان نے اس کے ہاتھ اپنی ماں کے پیروں سے ہٹا دیئے ......

''پاپا ......'' وہ بولا، ''ماں کو ساری عمر ...... کبھی کسی نامحرم نے نہیں چھوا ...... جب تک ...... سانس کی ڈور تھی ...... آپ چھو سکتے تھے ...... اب میری ماں کو مت چھونا! اب آپ ان کے کچھ نہیں ہو ......''

زرباب پھٹی پھٹی آنکھوں سے بیٹے کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھنے لگا ...... شدت ضبط و غم سے اس کی آنکھیں سرخ ہو کر باہر نکل پڑ رہی تھیں ...... لیکن وہ اپنی ماں کی نگرانی نہیں بھولا تھا ......

زرباب دیوار سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا ...... افنان نے ٹھیک کہا تھا ...... اب وہ اس بے جان وجود کا کچھ نہیں لگتا تھا ...... نرس اسٹاف نے اسے سر سے پاؤں تک سفید چادر سے ڈھانپ دیا ...... پھر وہ اسٹریچر باہر لے جانے لگے ......

دیوار سے لگ کر کھڑے زرباب کے برابر سے وجود سفید چادر میں چھپا گزر رہا تھا ...... وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی تھے ......

انتظار لاحاصل انجام پذیر ہوا تھا ...... کاریڈور سے اسٹریچر لے جائے جانے کی آواز آ رہی تھی ...... لمحہ بہ لمحہ دور جاتی آواز ...... تم کون پیا!

تم کون پیا!

......❀......

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY